جہانِ حمد

تذکرہ

خوشبوؤں کا سفر

صاحبِ کتاب نعت گویانِ اردو (پنجاب)

بلغ العلیٰ بکمالہٖ
کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ
صلوا علیہ وآلہٖ

طاہر سلطانی

جہانِ حمد پبلی کیشنز کراچی پاکستان

Marfat.com

اردو حمد و نعت کے حوالے سے یادگار اور منفرد کتابیں شائع کرنے والا ادارہ

جہانِ حمد پبلی کیشنز کی مطبوعات

دستِ دعا
مجموعہ نعت
شاعر: صبا اکبر آبادی
صفحات: ۲۲۴
قیمت: ۲۰۰ روپے

نکہت و نور
مجموعہ نعت
شاعر: شاعر لکھنوی
صفحات: ۱۶۸
قیمت: ۱۵۰ روپے

حمد میری بندگی
مجموعہ حمد
شاعر: طاہر سلطانی
صفحات: ۱۳۶
قیمت: ۱۰۰ روپے

نعت میری زندگی
مجموعہ نعت
شاعر: طاہر سلطانی
صفحات: ۱۴۴
قیمت: ۱۵۰

اردو حمد کا ارتقاء
اردو حمد کا اجمالی جائزہ
تصنیف و تالیف: طاہر سلطانی
صفحات: ۶۳۰
قیمت: ۴۰۰ روپے

سرور کائنات ﷺ
منظوم سیرت
شاعر: گہر اعظمی
صفحات: ۵۱۰
قیمت: ۳۰۰ روپے

امام احمد رضاؒ
علمی تالیف طاہر سلطانی
صفحات: ۵۴۴
قیمت: ۳۰۰ روپے

علامہ اقبال
فن و شخصیت
تالیف: طاہر سلطانی
صفحات:
قیمت: ۲۰۰ روپے

انتخاب مناجات
ترتیب و پیشکش: طاہر سلطانی
صفحات: ۵۰۰
قیمت: ۳۰۰ روپے

گلشنِ حمد
غیر مسلم حمد گو شعراء کا تذکرہ (اولین)
تصنیف و تالیف: طاہر سلطانی
صفحات: ۱۶۰
قیمت: ۲۰۰ روپے

محمد ﷺ
(نعتیہ انتخاب)
ترتیب و پیشکش: طاہر سلطانی
صفحات: ۱۳۶
قیمت: ۶۵ روپے

ذکر آمد مصطفی ﷺ
نعتیہ انتخاب
مرتب: طاہر سلطانی
صفحات: ۱۶۸
قیمت: ۵۰ روپے

کتابیں منگوانے کیلئے منی آرڈر ضروری ہے کتاب وی پی نہیں ہوگی۔ ڈاک خرچ اس میں شامل نہیں ہے

نوشین سینٹر، دوسری منزل، کمرہ نمبر 19، اردو بازار، کراچی۔ فون: 021-2210869
ای میل: tahirsultani@gmail.com
Cell: 0300-2831089,0302-2200485

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

”خوشبوؤں کا سفر“

صاحبِ کتاب نعت گویانِ اُردو (پنجاب)

تصنیف و تالیف

طاہرؔ سلطانی

Marfat.com

111084

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب * خوشبوؤں کا سفر (تذکرہ نعت گو شعراء، پنجاب)

تصنیف وتالیف * طاہر سلطانی

کمپوزنگ * جہانِ حمد کمپوزنگ سینٹر۔ 0302-2200485

کمپوزر * عبدالرحمٰن طاہر.....عبداللہ حسّان طاہر

طباعت * شوکت پرنٹرز، کراچی

نگران طباعت * حافظ محمد نعمان طاہر

قیمت * [redacted] روپے

دیگر ممالک میں * ۱۵ ڈالر

ناشر * جہانِ حمد پبلی کیشنز

Jahan-e-Hamd Publications

Nausheen Center, 2nd Floor,Room-19, Urdu Bazar Karachi

Mob: 0300-2831089, Ph: 2210869

E-mail: tahirsultani@gmail.com

Marfat.com

انتساب

سلطان الطریقت، گنج حقیقت، برہان الشریعت

حضرت ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف داتا گنج بخش قدس سرہٗ

مغزنِ سخا، معدنِ وفا، شیخ الاتقیاء

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا قدس سرہٗ

برہان ملت، سلطان الطریقت، گنج حقیقت

حضرت فریدالدین مسعود

المعروف بابا فریدالدین شکر گنج قدس سرہٗ

اور

عالمِ بے مثل شیخ طریقت

حضرت علامہ سیّد سعید احمد شاہ کاظمی قدس سرہٗ

سے معنون کر کے روحانی مسرت محسوس کر رہا ہوں

عالمِ اسلام کے تمام اولیاء اللہ، ہمارے سر کا تاج ہیں

دعا ہے کہ اللہ عزّ وجل حضور پُر نور رسولِ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

ہمیں بزرگانِ دین سے حقیقی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(طاہر سلطانی)

Marfat.com

ترتیب

☆ پہلی بات .... طاہر سلطانی (۶)

☆ حمدیہ و نعتیہ تذکروں کا اجمالی جائزہ .... طاہر سلطانی (۱۳)

☆ اردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری .... شہزاد احمد (۴۵)

☆ ایک نکاتی ایجنڈا .... شبیر احمد انصاری (۶۳)

① حفیظ تائب .... (۶۶)

② مظفر وارثی .... (۷۵)

③ حافظ لدھیانوی .... (۸۳)

④ علیم ناصری .... (۹۲)

⑤ عاصی کرنالی .... (۱۰۳)

Marfat.com

۶	ریاض مجید	۱۱۱
۷	خالد شفیق	۱۲۴
۸	جعفر بلوچ	۱۳۲
۹	راجا رشید محمود	۱۴۸
۱۰	ریاض حسین چوہدری	۱۶۷
۱۱	مسرور بدایونی	۱۷۸
۱۲	اقبال نجمی	۱۸۶
۱۳	گوہر ملسیانی	۱۹۶
۱۴	تابش صمدانی	۲۰۷
۱۵	نسیم سحر	۲۱۴
۱۶	صابر کاسگنجوی	۲۲۳
۱۷	عثمان ناعم	۲۳۰
۱۸	فیروز شاہ	۲۴۱
۱۹	یوسف طاہر قریشی	۲۵۲
۲۰	صلاح الدین ناصر	۲۶۵

Marfat.com

"خوشبوؤں کا سفر"

✿

پہلی بات

طاہر سلطانی

نعت رسول مقبول ﷺ اللہ عزّ وجل کی سنت ہے۔ اس اہم سنت پر انبیاء کرام، صحابہؓ کرام، علمائے کرام، مشائخ عظام نے انتہائی عقیدت ومحبت سے عمل کیا...... کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان عظیم ہستیوں نے حمد باری کے بعد نعت رسول کو اپنے خاص وظائف میں شامل کیا یہی وجہ ہے حمد ونعت دنیا کی ہر زبان میں ہر صنف میں کہی جا رہی ہے۔ عربی زبان میں حمد ونعت کا خزانہ موجود ہے، بے شمار شعراء نے حمد ونعت کہی ہیں۔ صحابہؓ کرام نے بھی حمد ونعت کہنے کی سعادت حاصل کی۔ جن صحابہؓ کرام کا نعتیہ کلام دستیاب ہے۔ اُن میں بالخصوص امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امیر المومنین حضرت علی حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خواتین میں ام المومنین حضرت عائشہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شامل ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تو عربی نعتیہ شاعری میں بڑا مقام ہے ان خوش بخت ہستیوں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ ﷺ بھی آپ کے کلام کو بے حد پسند فرماتے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نعتیہ کلام ملاحظہ فرمائیں اُن کی فکر ان کا لہجہ خاص عطائے خداوندی ہے۔

واحسن منک لم ترقط عینی
واکمل منک لم تلد النساء
خلقت مبراء من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

Marfat.com

پیارے آقا، میری ان آنکھوں نے آپ سے
زیادہ حسین و جمیل کسی کو نہیں دیکھا اور آپ
سے زیادہ کامل کسی ماں نے نہیں جنا، آپ ہر
عیب اور نقص سے پاک پیدا فرمائے گئے گویا
خالق نے آپ کی مرضی کے مطابق آپ کو بنایا

حضرت کعب بن زہیر کا قصیدہ ''بانت صاد'' کا جواب کہاں اس قصیدے کو حضور پُرنور آنحضرت ﷺ نے بہت پسند فرمایا۔

فارسی میں شیخ سعدیؒ کی رباعی تو ہر خاص و عام میں یکساں مقبول ہے۔ نعت کی محفل ہو یا نعتیہ مقالہ ہو یا نعتیہ مذاکرہ شیخ سعدی کی رباعی کے ذکر کے بغیر گفتگو مکمل نہیں ہوتی۔

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

مولانا عبدالرحمن جامیؒ کا فارسی نعتیہ کلام بلندیوں کی حدوں کو چھو چکا ہے۔
آپ کا نعتیہ کلام ۔

تنم فرسودہ جاں پارا ز ہجراں یارسول اللہ
دلم پژمردہ آوارا ز عصیاں یارسول اللہ
چوں بازوئے شفاعت راکشائی برگنہگاراں
مکن محروم جامی را درا آں یارسول اللہ

مولانا کا کلام آج بھی سامعین کی آنکھوں کو نم کر دیتا ہے۔

عربی اور فارسی زبان کے بعد خزینہ حمد و نعت سے اردو زبان سب سے زیادہ فیضیاب ہوئی اردو زبان میں نعتیہ کلام کے حوالے سے جن شعرائے کرام کو اللہ عز وجل کی جانب سے عزت و شہرت حاصل ہوئی اُن میں امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی، علامہ محسن کاکورویؒ، مولانا امیر مینائی، صوفی بیدم وارثی، حمید صدیقی لکھنوی، مولانا اکبر وارثی مولانا حسن رضا خاں بریلویؒ، مولانا حسرت موہانی، مولانا الطاف حسین حالی،

Marfat.com

علامہ محمد اقبال، مولانا ظفر علی خاں، مولانا ضیا القادری ، بہزاد لکھنوی، صبا اکبر آبادی، شاعر لکھنوی، مولانا اختر الحامدی، حفیظ تائب، مظفر وارثی، ستار وارثی، فدا خالدی، اعظم چشتی، قمر انجم، محمد علی ظہوری، ادیب رائے پوری، علامہ ریاض الدین ریاض سہروردی وغیرہ شامل ہیں۔

تذکرہ گوئی کی روایت قدیم ہے سینکڑوں تذکرے مختلف زبانوں میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ اُردو میں بھی تذکرہ گوئی کا رواج رہا ہے بلکہ آج بھی تذکرہ گوئی کا سلسلہ جاری وساری ہے۔

اس سلسلے کی ایک کڑی کتاب ''خوشبوؤں کا سفر'' بھی ہے۔ خوشبوؤں کا کارواں رواں دواں ہے اور اس کارواں کے خوشبخت مسافر خوشبوئے حمد ونعت سے اپنے مشام جاں کو معطر ومنزہ کر رہے ہیں۔

کتاب ''خوشبوؤں کا سفر'' پنجاب کے ممتاز و معروف نعت گویان اُردو کے تذکروں سے مزیّن و منور ہے۔ کتاب میں شامل نعت گویان اُردو، عصر حاضر میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ان مکرم حضرات کو نعت گوئی میں خاص مقام ہے بلکہ ان حضرات نے فروغ نعت کے لیے کارہائے نمایاں بھی انجام دیئے ہیں جو آپ کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

ہمارا مقصد حیات تو یہ ہے کہ زندگی کی بقیہ سانسوں کو فروغ حمد ونعت کے لیے وقف کر دیا جائے اور ان مقدس اصناف سے وابستہ خوش نصیب شخصیات کی خدمات کو سراہا جائے نیز ان حضرات کے کارہائے نمایاں کو اُجاگر کیا جائے۔ سو پنجاب کے چند ممتاز و معروف نعت گویان اُردو کا تذکرہ مع نمونہ کلام ''خوشبوؤں کا سفر'' حاضر ہے۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ ان خوشبخت انسانوں کے فن و شخصیت سے آگہی حاصل کیجیے اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیئے۔

مدح خوانوں کے نوری قافلے میں بے شمار معزز نعت گویان اردو شامل ہیں۔

وطن عزیز کے صوبہ پنجاب میں عصر حاضر کے چند ممتاز و معروف نعت گویان جن کے انٹرویو زیر نظر کتاب کی زینت بنے ہیں۔ یقیناً ہمارے قارئین بالخصوص دنیائے حمد ونعت سے تعلق رکھنے والے حضرات کے لیے یہ کتاب انتہائی مفید اور معلوماتی ثابت ہوگی۔ اس سے

Marfat.com

قبل راقم ۶۳۲ صفحات پر مشتمل کتاب ''اردو حمد کا ارتقا'' میں ۲۲ ممتاز معروف شعراو شاعرات کے انٹرویو و تعارف پیش کر چکا ہے۔ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ انشا اللہ آئندہ شہر حمد و نعت کراچی کے ۵۰ شعراو شاعرات کا تذکرہ و انٹرویوز پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی۔

کچھ عرصہ قبل پاکستان اور بیرون ممالک کے صاحب کتاب نعت گویان اردو سے گفتگو کا سلسلہ شروع کیا تھا، تقریباً ۸۰ شعراء و شاعرات سے بالمشافہ اور قلمی رابطہ ہوا۔ ''جہانِ حمد'' کے ۷ اویں شمارے میں جن معزز و محترم شعرا کا تعارف و گفتگو شامل ہے اُن شعرائے کرام میں، حفیظ تائب مرحوم، مظفر وارثی، حافظ لدھیانوی، علیم ناصری، عاصی کرنالی، ڈاکٹر ریاض مجید، راجا رشید محمود، خالد شفیق، جعفر بلوچ، ریاض حسین چوہدری، مسرور بدایونی، اقبال نجمی، گوہر ملسیانی، یوسف طاہر قریشی، تابش صمدانی، نسیم سحر، صابر کاسنجوی، عثمان ناعم شامل ہیں۔ ان تمام نعت گویان کے لئے یہی کہا جاسکتا ہے کہ

سلام ان کی عظمتوں کو

راقم نے اندرون ملک اور بیرون ممالک میں مقیم صاحبِ کتاب نعت گویان اردو کی خدمت میں سوالنامہ ارسال کیا جن شعراء کرام نے ہماری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے جوابات سے نوازا ہم اُن شعراء کرام کے بے حد ممنون ہیں، نیز جن شعراء و شاعرات نے جواب دینے کی زحمت گوارا نہیں کی ہم ان کے لیے بھی دعا گو ہیں۔ سر دست ہم وطن عزیز پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ۲۰ ممتاز و معروف نعت گو شعراء کا تعارف پیش کرتے ہیں، اللہ عزّ و جل ہماری سعی کو قبول فرمائے۔ آمین

پہلے ذکر کروں گا حضرت حفیظ تائب مرحوم کا، آپ عصر حاضر میں صف اوّل کے نعت گو شمار کیے جاتے تھے۔ آپ نے فروغ نعت کے لیے ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ حکومت نے تائب مرحوم کو صدارتی ایوارڈ سے بھی نوازا، جناب مظفر وارثی کو اللہ رب العزت نے نعت گوئی کے حوالے سے بے پناہ شہرت عطا کی مخصوص لب و لہجہ اور منفرد ادائیگی مظفر وارثی کی وجہ شہرت و شناخت ہے۔ آپ کو بھی تمغۂ حُسن کارکردگی مل چکا ہے۔ حافظ لدھیانوی پاک و ہند کے پہلے شاعر ہیں کہ جن کے ۲۵ نعتیہ مجموعے شائع ہو

Marfat.com

چکے، انہیں حکومت کی جانب سے سیرت ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔

حضرت علیم ناصری قادرالکلام شاعر تھے۔ عروض پر مکمل دسترس رکھتے تھے، مجموعہ نعت ''طلع البدر علینا'' کو صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ڈاکٹر عاصی کرنالی دنیائے حمد و نعت کا ایک اہم ستون ہیں۔ حمد و نعت پر پی ایچ ڈی کر چکے ہیں، کئی مجموعہ ہائے نعت شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ تمغۂ برائے حسن کارکردگی بھی حاصل کر چکے ہیں، ڈاکٹر ریاض مجید کو یہ امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ پاکستان میں اردو نعت پر پی ایچ ڈی کرنے والے پہلے خوش نصیب انسان ہیں فیصل آباد میں فروغ نعت کے لیے اہم کردار ادا کیا بلکہ آج بھی کوشاں ہیں، فروغِ نعت کے حوالے سے حکومت نے آپ کو صدارتی ایوارڈ عطا کیا۔ آپ کے مجموعہ ہائے نعت اہلِ علم سے پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔

جناب راجا رشید محمود کئی حوالوں سے منفرد شناخت رکھتے ہیں۔ ماہنامہ ''نعت'' کے دو سو سے زائد شمارے تواتر سے شائع کر چکے ہیں الحمدللہ ہنوز یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ فروغِ نعت کے حوالے سے ان کے مقابل کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ پچیس سے زائد مجموعہ ہائے نعت شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ وطن عزیز میں آپ کے خانوادے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ جناب راجا رشید محمود، ان کی صاحبزادی شہناز کوثر، راجا اختر محمود کو صدارتی ایوارڈ مل چکے ہیں۔

جناب خالد شفیق نے فروغ نعت کے لیے وہ کارنامہ انجام دیا جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ انہوں نے ماہنامہ ''شام و سحر'' نعت نمبر کے چھ شمارے شائع کیے جو اپنی مثال آپ ہے۔ مجموعہ نعت ''عالم افروز'' کو حکومت پاکستان سیرت کمیٹی نے اوّل انعام سے نوازا۔

پروفیسر جعفر بلوچ نے نعت پر بہت کچھ لکھا کہنہ مشق شاعر ہیں۔ اردو حمد پر پی ایچ ڈی کرنے کا ارادہ کیا تھا، کچھ کام بھی کر لیا تھا نہ معلوم یہ کام کیوں مکمل نہ ہو سکا۔ جعفر بلوچ کا مجموعہ نعت ''بیعت'' منظر عام پر آ چکا ہے۔ حکومت کی جانب سے انہیں اعزاز سے بھی نوازا گیا ہے۔

جناب ریاض حسین چوہدری نے اردو نعت گوئی میں اپنے منفرد لب و لہجے کی وجہ سے اپنی شناخت قائم کی، ریاض حسین کے کئی مجموعہ ہائے نعت مقبولیت کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ پروفیسر اقبال نجمی نہ صرف خوبصورت نعت گو شاعر ہیں بلکہ وہ محقق و ادیب اور ایک

Marfat.com

کامیاب مدیر بھی ہیں، تاریخ نعت میں ان کا کام اور نام سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا۔ کوئی لاہور کوئی فیصل آباد اور کوئی کراچی کو شہر نعت کہتا ہے۔ میں کہتا ہوں اس فہرست میں ایک نام اور شامل کر لیں وہ نام ہے ''گوجرانوالہ'' گوجرانوالہ شہر کو یہ مقام دلانے میں اہم کردار محمد اقبال نجمی کا ہے۔ اقبال نجمی کے مجموعہ ہائے حمد و نعت حمدیہ و نعتیہ ادب میں بہترین اضافہ ہیں محمد اقبال نجمی کو حکومت کی جانب سے صدر لغاری نے صدارتی ایوارڈ دے کر اُن کی پذیرائی کی۔ اقبال نجمی نے حمد کے دو خصوصی نمبر اور نعت کے خصوصی نمبر بھی شائع کیے ہیں ان نمبروں کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مسرور بدایونی بزرگ شاعر ہیں، فیصل آباد میں قیام ہے حمد و نعت کے کئی مجموعے شائع ہو کر عوام الناس میں مقبول ہو چکے ہیں۔ ان کا منفرد کام حمدیہ قطعات کا مجموعہ ہے جسے فیصل آباد شہر سے ڈاکٹر ریاض مجید نے شائع کیا، جناب گوہر ملسیانی معروف ادیب و شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر تعلیم بھی ہیں۔ آپ کی کئی نثری کتابیں اور کئی مجموعہ ہائے نعت شائع ہو چکے ہیں جنہیں اہلِ قلم نے سراہا ہے۔

حضرت تابش صمدانی صوفی منش انسان تھے وہ پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے۔ آپ کے کئی مجموعہ ہائے نعت و مناقب شائع ہوئے اور مقبولیت بھی حاصل کی۔ آپ خوش فکر شاعر تھے، صمدانی مرحوم نامور عالم دین علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔

نسیم سحر کا تعلق راولپنڈی سے ہے، کافی عرصہ سے آپ کا قیام جدہ شہر میں ہے، آپ اپنی معاشی مصروفیات کے باوجود وہاں فروغِ نعت کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

آپ کا مجموعہ نعت ''یہ جو سلسلے ہیں کلام کے'' نعتیہ ادب میں قابلِ قدر اضافہ ہے۔

جناب صابر کاسگنجوی ممتاز شاعر ناصر کاسگنجوی کے شاگرد ہیں آپ کا مجموعہ نعت اسلام آباد سے شائع ہوا، اسلام آباد اور کراچی کے طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں شرکت کرتے رہتے ہیں۔

عثمان ناعم کہنہ مشق شاعر ہیں مجموعہ نعت ''روحِ کونین'' واہ کینٹ سے شائع ہوا۔ کراچی میں پروفیسر علی حیدر ملک کی رہائش گاہ پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

آپ کا مجموعہ نعت ایمان افروز شاعری سے مزین ہے۔

جناب محمد فیروز شاہ مجموعہ نعت ''باوضو آرزو'' لے کر نعتیہ ادب میں حاضر ہوئے۔

Marfat.com

نبی کریم ﷺ سے عقیدت و محبت نمایاں ہے، اُن کی نعتیہ شاعری کیف و سرور کی وادیوں میں ارتقا پذیر ہے۔ "باوضو آرزو" ۲۰۰۴ء میں میانوالی سے شائع ہوا۔

جناب یوسف طاہر قریشی کا تعلق چنیوٹ سے ہے، اللہ والے لوگ ہیں نعتیہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں، آپ کا یادگار مجموعہ نعت "روحِ عالم" ہے جو غیر منقوطہ ہے۔

صلاح الدین ناصر، کا تعلق راولپنڈی سے ہے آج کل امریکہ میں قیام ہے۔ مجموعۂ نعت "یہ میری عقیدت" شائع ہو چکا ہے، ہمہ وقت فروغ نعت کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

"جہانِ حمد" بلا امتیاز انتہائی محدود وسائل کے باوجود فروغِ حمد و نعت کے لیے اخلاص کے ساتھ اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے "جہانِ حمد" کو پہلے کبھی گورنمنٹ یا نجی اداروں کی سرپرستی حاصل نہیں رہی ہے اور نہ آج ہے۔

"جہانِ حمد" پر حضور پرنور آنحضرت ﷺ کے صدقے میں اللہ عزّ وجل کا خاص کرم ہے کہ "جہانِ حمد" اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ اس نے مجھ جیسے ناکارہ انسان کو یہ کام سونپا۔ اس کرم پر مالک ارض و سما کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

"جہانِ حمد" کے ۱۶ ویں شمارے علامہ اقبال حمد و نعت نمبر کی اشاعت کے بعد اہلِ علم و قلم اور اہلِ محبت حضرات کے خطوط موصول ہوئے، راقم اپنے کرم فرماؤں کا بے حد ممنون ہے کہ آپ صاحبان نے اپنی محبتوں سے نوازا، آپ کی محبتیں اور دعائیں شامل حال رہیں تو انشاء اللہ "جہانِ حمد" ارتقاء کی منزلیں طے کرتا رہے گا۔ کتاب میں شامل شعرائے کرام میں حضرت حفیظ تائب، حضرت علیم ناصری اور تابش صمدانی اب دنیا میں موجود نہیں، راقم تمام مرحومین کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت ان کے درجات بلند فرمائے۔

دعا ہے اللہ رب العزت اپنے حبیب آنحضرت ﷺ کے صدقے میں ہماری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ہماری مغفرت فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

Marfat.com

''خوشبوؤں کا سفر''

حمدیہ و نعتیہ تذکروں کی بہاریں .... ایک اجمالی جائزہ

طاہر سلطانی

عمومی طور پر تو ہندوستان میں تذکرہ نویسی کا آغاز میر تقی میر کی ''نکات الشعراء'' سے ہوا: نوز یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ تاہم اس امر کا جائزہ لینا ہے کہ دینی ادب خصوصاً حمدیہ و نعتیہ ادب میں تذکرہ نگاری کی صورت حال کیا ہے۔

ہماری توجہ اس جانب برادرم شہزاد احمد نے مبذول کرائی۔ سو ہم آسانی سے دستیاب شدہ حمدیہ و نعتیہ تذکروں کا اجمالی جائزہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ میں ڈاکٹر طلحہٰ برق اور جناب راجا رشید محمود کے تذکروں تک رسائی حاصل نہ کر سکا آئندہ ہر دو حضرات کی کتابوں پر ضرور لکھوں گا (انشاء اللہ)۔ اُردو نعتیہ ادب میں با قاعدہ پہلا ''تذکرہ نعت گو شعرا'' رفیع الدین اشفاق (بھارت) کا ہے۔

یہ ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو پچاس کی دہائی میں لکھا گیا۔

اس کے بعد ۱۹۷۴ء میں بیک وقت ۲ کتابیں ڈاکٹر طلحہ رضوی برق کی ''اردو کی نعتیہ شاعری'' اور ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی ''اردو کی نعتیہ شاعری'' پاکستان اور بھارت سے شائع ہوئیں۔

نعتیہ تذکروں کے حوالے سے ڈاکٹر ریاض مجید (پی ایچ ڈی مقالہ)، پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی علامہ اختر الحامدی، حفیظ تائب، علامہ شمس بریلوی، ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی، راجا رشید محمود

Marfat.com

پروفیسر یونس شاہ، ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری، ڈاکٹر شمس بدایونی، ڈاکٹر شاد رشاد عثمانی ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ڈاکٹر یحییٰ نشیط، پروفیسر شفقت رضوی، خالد شفیق، حمایت علی شاعر گوہر ملسیانی، اقبال نجمی، نور احمد میرٹھی، شہزاد احمد، قمر وارثی، سید محمد قاسم، رئیس احمد اور راقم طاہر سلطانی کے نام سامنے آئے ہیں۔

تذکرہ گوئی بڑے جان جوکھوں کا کام ہے اور جب بات ہو حمد و نعت کی تو پھر یہ کام مزید مشکل ہو جاتا ہے۔

قربان جایئے ربّ ذوالجلال کی شان کریمی کے وہ جس سے جو چاہے کام لے۔ خوش نصیب ہیں یہ حضرات جن کے نام سطورِ بالا میں بیان ہوئے ہیں کہ اللہ ربُّ العزت نے انہیں پاکیزہ و منزہ اصناف کی ترویج و اشاعت کی سعادت سے نوازا۔

اردو میں نعتیہ شاعری: تذکرہ نگار...... ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق

یہ اس دور کی بات ہے جب اردو ادب میں حمد و نعت خال خال لکھی جاتی تھی۔ ۱۹۵۰ء کی دہائی میں ایک مردِ مجاہد ایک عاشقِ رسول رفیع الدین اشفاق نے "اردو میں نعتیہ شاعری" پر تحقیقی کام کا مصمم ارادہ کیا۔ اللہ کریم کے فضل و کرم اور سرورِ انبیاء آنحضرت ﷺ کے طفیل انہوں نے یہ عظیم کارنامہ ۱۹۵۵ء میں انجام دیا "اردو کی نعتیہ شاعری" پر ان کے تحقیقی مقالہ پر اُن کو ناگپور یونیورسٹی (بھارت) نے پی ایچ ڈی کی سند ۱۹۵۵ء عطا کی رفیع الدین اشفاق کے اوّلین نعتیہ مقالے کو ۱۹۷۶ء میں علاؤ الدین خالد نے کراچی سے شائع کیا۔

آیئے دیکھتے ہیں ان کی تحقیق کے خدوخال کیا تھے۔ اس حوالے سے "اردو میں نعتیہ شاعری" کی فہرست مضامین پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

باب اوّل: (الف) نعت کی تعریف

Marfat.com

(ب) مضامین نعت کے ماخذ ۔ ۱۔(قرآن) ۲۔(حدیث)

(ج) نعتیہ شاعری بحیثیت صنف سخن (د) لوازم نعت

(ہ) نعتیہ شاعری کے محرکات (و) نعت کی قسمیں

(۱) رسمی نعت، (۲) مقصدی نعت، (۳) اصلاحی نعت

باب دوم: اردو نعتیہ شاعری کے ماخذ

(الف) عربی نعت (ب) فارسی نعت

(ج) نعت گوئی پر ہندوستانی ضمیات کا اثر

باب سوم: اردو میں نعت گوئی

(الف) آغاز (ب) قدیم دور کے اردو نعت گو شعراء اور نعتیہ مخطوطات

حضرت سید محمد حسینی۔ سید محمد اکبر حسینی۔ نظامی۔ صدرالدین۔ عبدالملک بھروچی

سلطان محمد قلی قطب شاہ۔ مُلّا وجہی۔

غواصی۔ صنعتی۔ ابن نشاطی۔ نصرتی۔ سید بلاقی۔ طبعی۔ مختار۔ قدرتی۔ فتاحی۔ قصہ برنی کا

باز و فاختہ۔ قصیدۂ معجزہ۔ قصیدۂ معجزہ (جنونی)۔ نور نامہ

وفات نامہ سرور کائنات ﷺ (دریا)۔ وفات نامہ سرور کائنات ﷺ (امامی)

۲۴۔ شمائل النبی ﷺ (عبدالحمد ترین)۔ وَلی

باب چہارم: قدما کا دور

سراج۔ سودا۔ نوازش علی شیدا۔ باقر آگاہ۔

باب پنجم: نظیر اکبر آبادی

باب ششم: متوسطین کا دور

مولوی کرامت علی خاں شہیدی۔ حکیم مومن خاں مومن۔ راجہ مکھن لال مکھن

Marfat.com

لطف علی خاں لطف۔نواب اختر محل اختر۔مولوی غلام امام شہید۔منشی شنکر لال ساقی

باب ہفتم: متاخرین کا دور

امیر مینائی۔سید محمد محسن کاکوروی۔شائق حیدر آبادی۔ صحو(متوفی ۱۳۲۴ھ)

باب ہشتم: دورِ جدید اور اس عصر کے دیگر شعراء

خواجہ الطاف حسین حالی۔مولانا شبلی۔مولانا احمد رضا خاں بریلوی۔نظم طباطبائی حمزہ۔معلی

باب نہم: دورِ حاضر

عزیز لکھنوی۔علامہ اقبال۔مولانا ظفر علی خاں۔امجد حیدر آبادی۔کشن پرشاد شاد۔طوفان۔ حسرت حیدر آبادی۔نواب فصاحت جنگ جلیل۔اکبر میرٹھی۔دلورام کوثری۔سید محمد ہادی۔ زاہدہ خاتون۔الیاس برنی۔حفیظ جالندھری۔بہزاد لکھنوی۔ماہر القادری۔نور جہاں نور انیسہ شروانی۔عرش ملسیانی۔رسول جہاں بیگم بیدل۔حمید لکھنوی۔نوشابہ خاتون تہنیت النساء بیگم تہنیت۔بشیر زواری۔درد کاکوروی۔برگ یوسفی۔

نعت رسول اللہ ﷺ............................ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

ہدیۂ نیاز بحضور حضرت رسالت پناہ ﷺ........مولانا محمد طیب

مقالہ کا خلاصہ .... فہرست ماخذات

ہمیں یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے ''اردو نعتیہ شاعری'' کا عالمانہ محققانہ جائزہ پیش کیا ہے۔اس جائزے میں ان کے تفکر و تدبر نے اردو نعتیہ ادب کو ایک شاہکار تذکرہ کی شکل میں یادگار خزانہ فراہم کیا ہے جو نہ صرف اردو نعت پر کام کرنے والوں کے لئے بلکہ ایک عام قاری کے لیے بھی نعتیہ ادب سے آگہی کا بہترین و موثر ذریعہ ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

''اُردو کی نعتیہ شاعری''

تذکرہ نگار......ڈاکٹر طلحہٰ برق رضوی

ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور ڈاکٹر طلحہٰ برق رضوی کی کتابیں ''اُردو کی نعتیہ شاعری'' کچھ عرصہ زیر بحث رہیں کہ آیا دونوں کتابوں میں اوّلیت کس کو حاصل ہے؟ دونوں کتابیں ۱۹۷۴ء کو پاکستان اور ہندوستان سے شائع ہوئیں اب یہ فیصلہ کیسے ہو کہ پہلے کون سی کتاب منظر عام پر آئی۔ ڈاکٹر فرمان صاحب کی کتاب پر صرف سنہ درج ہے۔ جبکہ ڈاکٹر طلحہٰ برق رضوی کی کتاب پر سنہ کے ساتھ ماہ جنوری بھی درج ہے۔

دنیائے نعت کے چند قلمکاروں نے طلحہٰ برق رضوی کی کتاب کو اوّلیت کا درجہ دیتے ہوئے یہ دلیل پیش کی ہے کہ ان کی کتاب پر ماہ و سال دونوں درج ہیں۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے مضمون ''کتاب سے پہلے'' کے اختتام پر ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۲ء درج ہے۔ اس بحث میں الجھے بغیر ہم صرف اتنا عرض کریں گے کہ یہ دونوں عظیم قلمکار ہمارے لیے نہ صرف قابل احترام ہیں بلکہ یہ دونوں عظیم انسان روشنی کا منارہ ہیں۔ ''اردو کی نعتیہ شاعری'' کے تذکرہ نگار ڈاکٹر طلحہٰ برق رضوی عاشق رسول ﷺ ہیں درس و تدریس ان کا اوڑھنا بچھونا رہا ہے۔ ''اردو کی نعتیہ شاعری'' اُن کے عشق رسول ﷺ کا بین ثبوت ہے۔

چند برس قبل ڈاکٹر طلحہٰ برق رضوی صاحب پاکستان تشریف لائے تھے آپ سے نہ صرف یہ کہ راقم کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا بلکہ بزمِ جہانِ حمد کے تحت معروف نعت گو دلی عالم جلالی مرحوم کی رہائش گاہ پر ان کے اعزاز میں نعتیہ مشاعرے کا انعقاد بھی کیا گیا۔

مشاعرے میں ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی۔ سہیل غازی پوری۔ حیرت الہٰ آبادی مرحوم۔ تاجدار عادل۔ ڈاکٹر نسیم احمد۔ تنویر پھول۔ گہر اعظمی۔ صدیق فتح پوری۔ ذکی عثمانی۔

Marfat.com

خادم عظیم آبادی۔ آسی سلطانی اور راقم نے نعتیہ کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔
ڈاکٹر طلحہٰ برق رضوی کی کتاب ''اُردو کی نعتیہ شاعری'' ہماری پہنچ سے باہر رہی سو ہم یہاں پروفیسر شفقت رضوی کی تحریر سے استفادہ کرتے ہیں۔
اُردو کی نعتیہ شاعری کے بارے میں شائع ہونے والی پہلی کتاب ہماری معلومات کے مطابق ڈاکٹر طلحہٰ برق رضوی کی ہے جو نہایت مختصر ہے اور صرف ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کیا ہے ایک مضمون کی شکل ہے۔ آخر میں شفقت رضوی نے ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید کے مضمون سے اقتباس پیش کیا ہے۔ کتاب کو نعت کا ایک تفصیلی و جامع جائزہ تو قرار نہیں دیا جاسکتا لیکن مطالعہ نعت کے حوالے سے مطبوعہ کُتب میں اُسے اوّلیت کا اعزاز حاصل ہے۔
ہم ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید اور پروفیسر شفقت رضوی کی تحریروں کے حوالوں سے آگہی حاصل کرتے ہوئے ڈاکٹر طلحہٰ برق رضوی کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اُردو کی نعتیہ شاعری: تذکرہ نگار......ڈاکٹر فرمان فتح پوری

نامور ادیب و شاعر محقق و ماہر تعلیم، ڈاکٹر فرمان فتح پوری کا نام اور کام اُردو ادب میں خاص اہمیت کا حامل ہے سو سے زائد کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔
ضعیفی کی طرف مائل ہونے کے باوجود اُن کا قلم بھرپور رعنائی اور قوت و توانائی کے ساتھ رواں دواں ہے۔
ڈاکٹر فرمان فتح پوری اپنی کتابوں میں ''پیش لفظ، دیباچہ پہلی بات۔ ابتدایہ، عرض مصنف وغیرہ کے بجائے ''کتاب سے پہلے'' کے عنوان سے اپنی تحریر شامل فرماتے ہیں۔

Marfat.com

''اردو کی نعتیہ شاعری'' میں ڈاکٹر صاحب کا مضمون، کتاب سے پہلے ۱۵ ستمبر ۱۹۷۲ء کو تحریر کیا گیا، گویا ڈاکٹر صاحب نے کتاب ۱۹۷۲ء میں مکمل کر لی تھی۔ طباعت ۱۹۷۴ء کو لاہور میں ہوئی۔ آیئے کتاب کی فہرست مضامین پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

۱۔ کتاب سے پہلے (طبع اوّل) ۲۔ کتاب سے پہلے (طبع دوم)

۳۔ نعت ایک صنف سخن کی حیثیت سے:

نعت اور قصیدۂ رسالت، نعت کا مفہوم، نعت کی ہیئت اور موضوع، موضوع کی اہمیت اور ہماری بے اعتنائی۔

۴۔ عربی فارسی نعت اور اُردو پر اُس کے اثرات:

حسّان بن ثابت، کعب بن زہیر، بوصیری، سعدی، امیر خسرو، جامی، قدسی اور بعض دیگر شعرا

۵۔ اُردو میں نعت گوئی کی مقبولیت اور اس کے اسباب ومحرکات:

نعت ذریعۂ نجات وکارِ ثواب، نعت سے علماء صوفیا کی دلچسپی اور نعتیہ مشاعرے، میلاد شریف کی محفلیں اور سیرت النبی ﷺ کے جلسے، محفل سماع مسلک طریقت اور صوفیاء کرام۔

۶۔ اُردو میں نعتیہ شاعری کی روایت اور اس کا مبصرانہ جائزہ:

رسمی نعت گوئی اور اس کی مختلف صورتیں، اُردو میں حقیقی نعت گوئی کے دور کا آغاز، محسن کاکوروی، کی نعتیہ شاعری اور اس کی خصوصیات، امیر مینائی، مولانا حالی اور مولانا ظفر علی خاں کی نعتیہ شاعری، علامہ اقبال کی شاعری اور نعت کے موضوع سے اُس کا رشتہ، بعض صوفی وعالم شاعر اور اُن کا نعتیہ کلام، چودھری دلو رام کوثری ایک ہندو عاشقِ رسول، منظوم تاریخِ اسلام وسیرتِ نبوی کے مختلف مجموعے اور شاہ نامۂ اسلام، عہدِ حاضر کے چند نعت گو شعرا اور ان کا نعتیہ کلام۔

۷۔ تبرکات (عربی فارسی)

Marfat.com

شیخ سعدی، شاہ عبدالعزیز دہلوی، خواجہ نظام الدین اولیاء، امیر خسرو، عبدالرحمٰن جامی، جان محمد قدسی، اسداللہ خاں غالب، شاہ نیاز احمد بریلوی، علامہ اقبال۔

۸۔ منتخب نعتیں (اُردو)

امیر مینائی، اسمٰعیل میرٹھی، علامہ اقبال، اختر شیرانی، احسن مارہروی، اصغر گونڈوی

اختر حیدرآبادی، اکبرالہ آبادی، اکبزوارثی میرٹھی، اقبال سہیل، احسان دانش، احمد ندیم قاسمی

محمد اعظم چشتی، اسیر بدایونی، اختر (ہری چند)، آزاد (جگن ناتھ)

اختر حسین اختر، اطہر نفیس، ابراہیم خلیل شیخ، بیدم وارثی،، بیدل جبلپوری، بہزاد لکھنوی

بیان میرٹھی، حفیظ تائب، ثروت حسین، عبدالکریم ثمر، جوہر (مولانا محمد علی)، جوش ملیح آبادی

جگر مرادآبادی، حالی (الطاف حسین)، حسرت موہانی، حسن رضا خاں بریلوی، حفیظ جالندھری

حمید صدیقی لکھنوی، عبدالرحمٰن راسخ دہلوی، رضا بریلوی (مولانا احمد رضا خاں)

روش صدیقی، شاہ محمد تقی بریلوی، ساغر نظامی، سحر انصاری، شہیدی (کرامت علی)

شہید (غلام امام)، شفیق کوٹی، شارق ایرانی، شاعر لکھنوی، شہزاد احمد، شوقی (اقبال حسین)

ضیاء القادری بدایونی، ظفر (مولانا ظفر علی خاں)، ظفر (سراج الدین)، غلام مصطفیٰ عشقی

عبدالعزیز خالد، عاصی کرنالی، عارف عبدالمتین، فیض الحسن سہارنپوری، فرمان فتح پوری

کیف ٹونکی، کوثر دلورام، قاضی نذرالاسلام، قیصر وارثی، منور بدایونی، ماہر القادری

محشر رسول نگری، منظور حسین شور، مظہر عرفانی، ناظر (خوشی محمد)، نیر واسطی، وحشت کلکتوی

وحید ہسوی، یوسف ظفر۔

کتاب کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ کتاب کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت و طباعت کا اعزاز ''جہانِ حمد پبلی کیشنز'' کو حاصل ہو رہا ہے۔ انشاءاللہ

ہم ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے شکر گزار ہیں کہ انھوں ہم پر اعتماد کیا اور جہانِ حمد پبلی کیشنز کو یہ سعادت بخشی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

''تذکرہ نعت گویان اُردو''

تذکرہ نگار...... پروفیسر یونس شاہ

''تذکرہ نعت گویان اردو'' کا سن اشاعت ۱۹۸۲ء تذکرہ نگار پروفیسر یونس شاہ ہیں جن کا تعلق ایبٹ آباد سے ہے۔ یونس شاہ نے جلد اول میں ۱۰۹ اشعرا کا تذکرہ کیا ہے۔ جو ہمیں اُردو نعتیہ ادب کے حوالے سے مفید معلومات فراہم کرتا ہے۔

تذکرہ نعت گویان اُردو، حصہ دوم ۱۹۸۴ء کو'' مکہ بکس'' لاہور نے شائع کیا۔

دوسرے حصے میں ۱۱۷ اشعرا کرام کا تذکرہ موجود ہے۔ یونس شاہ کا یہ کام تاریخ نعت میں کارنامہ ہے۔ اس متبرک کام کے حوالے سے ہم یونس شاہ کو نہ صرف تحسین پیش کرتے ہیں بلکہ ہم ان کے ممنون ہیں کہ انہوں نے نعتیہ ادب کو دو حصوں پر مشتمل شہکار کتابیں دیں۔

ہم دعا گو ہیں کہ یونس شاہ دنیائے حمد و نعت کو اپنی تصانیف سے فیضیاب کرتے رہیں۔

☆☆☆☆☆

''عصر حاضر کے نعت گو''

تذکرہ نگار...... گوہر ملسیانی

گوہر ملسیانی کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ معروف نعت گو منفرد نثر نگار ہیں درس و تدریس کے پیشہ سے منسلک ہیں۔ آپ کے مجموعہ ہائے نعت ''مظہرِ نور''۔ ''متاعِ شوق'' شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کا تذکرہ ''عصر حاضر کے نعت گو'' شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔

گوہر ملسیانی ۱۹۸۳ء میں تذکرہ نگار کی حیثیت سے سامنے آئے اُن کی کتاب ''عصر حاضر کے نعت گو'' کو گوہر پبلی کیشنز صادق آباد نے شائع کیا۔ ۲۷۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

حصہ اوّل میں مصنف نے ان موضوعات پر گفتگو کی ہے۔
۲۔نعت کے معنی۔۳۔نعت کے اصطلاحی معنی۔۴۔نعت کی تعریف۔۵۔نعت کی اہمیت ۔۶۔اصناف شاعری میں نعت کا مقام۔۷۔نعت ایک صنف سخن کی حیثیت سے۔۸۔عربی میں نعت۔۹۔فارسی میں نعت۔۱۰۔اردو میں نعت۔۱۱۔اردو نعت کی تدریجی ترقی۔
حصہ دوم میں عصر حاضر کے ۲۶ نعت گویان اردو کا تذکرہ کیا گیا ہے۔
حصہ سوم میں ۱۹ شعرائے کرام کا تذکرہ موجود ہے۔
آخر میں کتابیات کے عنوان سے ان کتابوں کی فہرست دی گئی ہے جن سے مصنف نے استفادہ کیا ہے۔گوہر ملسیانی کا تذکرہ ''عصر حاضر کے نعت گو'' اردو نعتیہ ادب میں بیش بہا اضافہ ہے گوہر ملسیانی خوش نصیب ہیں کہ اللہ ربُّ العزّت نے اُن سے ایک بڑا کام لیا۔
ہم مصنف کے درجات کی بلندی کے لیے دعا گو ہیں۔

☆☆☆☆☆

''لاکھوں سلام''

تذکرہ نگار......شہزاد احمد

شہزاد احمد نے ''لاکھوں سلام'' میں دس ممتاز و معروف شعراء کرام کا تذکرہ کیا ہے۔
وجہ تذکرہ ان شعرائے کرام کی وہ تضامین ہیں جو ان حضرات نے امام اہلسنّت شاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمتہ اللہ علیہ کے ایمان افروز معرکتہ لآراء اور روح پرور سلام پر لکھی ہیں۔
شعرائے کرام کے اسمائے گرامی ملاحظہ کیجیے۔
علامہ شمس الحسن صدیقی شمس بریلوی۔علامہ سیّد محمد مرغوب اختر الحامدی۔سید محفوظ علی صابر

111084
Marfat.com

القادری بریلوی۔ سیّد اشرف علی ہلال جعفری۔ اسلم بستوی۔ عزیزؔ حاصل پوری۔ مولانا سیّد حبیبؔ احمد نقشبندی محسنی تلہری۔ مولانا عبدالسلام شفیق۔ محمد عثمان عارفؔ نقشبندی۔ صوفی مسعود احمد رہبر چشتی...... شہزاد احمد کی اس کاوش کو موضوع کے اعتبار سے میری معلومات کے مطابق اوّلیت کا اعزاز حاصل ہے۔ ۳۲ صفحات میں ایک خزانہ جمع کر دیا گیا ہے۔

ہم دل کی گہرائیوں سے شہزاد احمد کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کتاب کو

''انجمن ترقی نعت'' نے شاہ فیصل کالونی نمبر ۵ کراچی نمبر ۲۵، پاکستان سے شائع کیا۔

شہزاد احمد تضامین کے حوالے وقیع کام کر چکے ہیں امید ہے وہ اپنا یہ منفرد کام جلد ہی منظر عام پر لائیں گے۔

☆☆☆☆☆

تذکرہ نعت گو شاعرات

تذکرہ نگار .... ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری

ممتاز محقق و ادیب ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری کی کتاب تذکرہ ''نعت گو شاعرات'' کو ۱۹۸۴ء میں ادارہ تصنیف و تحقیق پاکستان نے کراچی سے شائع کیا۔

نواب اختر محل سے تسنیم، امۃ اللہ عائشہ تک ۵۰ ممتاز و معروف شاعرات کا تذکرہ شامل ہے۔ تذکرہ کو اوّلیت حاصل ہے کہ اس سے پہلے نعت گو شاعرات کا کوئی تذکرہ ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ ہم ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری کی اس اوّلین کاوش کو اردو نعتیہ ادب کا بیش بہا خزانہ تصور کرتے ہیں۔ کتاب کے ناشر قمطراز ہیں کہ یہ تذکرہ ۱۹۷۸ء کے آغاز میں کتابت، تصحیح وغیرہ کے مراحل سے گزر کر پریس کے حوالے کر دیئے جانے کے لیے تیار

Marfat.com

کر دیا گیا تھا۔ تو گویا یہ کتاب اردو نعتیہ ادب کو چھ برس بعد میسر آئی۔ ''تذکرہ نعت گو شاعرات'' آئندہ کے مورخین کے لیے روشن منارہ ہے۔ اس اعلیٰ تحقیق پر ڈاکٹر سلمان شاہ جہاں پوری کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ ۱۱۲ صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت ۱۵ روپے ہے آخر میں قارئین کرام کی معلومات کے لیے تذکرہ میں شامل شاعرات کے اسمائے گرامی پیش کر رہے ہیں۔

اختر، نواب اختر محل۔ اختر سیّدہ سردار بیگم۔ ادا جعفری، عزیز جہاں بیگم۔ افضل بدایونی، افضل خاتون۔ ا۔ک بیگم بدایونی۔ امت الکریم۔ انور، انوری بیگم۔ انیسہ ہارون شروانیہ۔ بتول۔ بیگم عروج۔ پروین، بڑی بیگم ام مشتاق۔ پنہاں، سپہر آرا خاتون۔ تہنیت، تہنیت النساء۔ حیا بریلوی، سکندر بانو۔ خورشید، خورشید آرا بیگم۔ ذیشان، ذیشان فاطمہ رحمت، رحمت النساء بیگم۔ سردار الوری، سردار بانو۔ سردار حیدر آبادی، منظور فاطمہ۔ سلمٰی حیدر آبادی، جمال النساء بیگم۔ شرم، شمس النساء بیگم۔ شفیق، کبیر النساء بیگم۔ شفیقاً بدایونی شمیم جالندھری، ۔ شیریں، نواب شاہجہاں بیگم۔ ضرورت، شرف النساء۔ عصمت، عصمت النساء۔ عفت مظفر نگری، آمنہ خاتون۔ فرخ لاہوری، بی بی سلطان۔ قمر چندوسی، قمر جہاں۔ قیصری بیگم۔ کنیز، منجھو خانم۔ کنیز، کنیز فاطمہ۔ کیفی۔ محبوب، زینت بی بی، محجوب، سیتاپوری۔ مخفی بدایونی، رسول جہاں بیگم۔ مریم قادری۔ مظہر، سعیدہ عروج۔ معین حیدر آبادی، مبارز النساء۔ نازش، برجیس جو دللین۔ نزہت، زاہدہ خاتون۔ نزہت، صالحہ۔ نسیم بریلوی، نسیم فاطمہ۔ نور، نور جہاں۔ نوشابہ خاتون۔ رابعہ نہاں۔ یاس آفتاب بیگم

ضمیمہ: بہتر، خیر النساء۔ تسنیم، امۃ اللہ عائشہ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

''تذکرہ شعرائے بدایوں دربار رسول ﷺ میں''

تذکرہ نگار......ڈاکٹر شمس بدایونی

طبع اوّل ۱۹۸۸ء۔ طبع ثانی ۱۹۹۷ء کتاب کا پیش لفظ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے تحریر فرمایا ہے
ڈاکٹر شمس بدایونی نے بدایوں کے ۵۷ شعراء کرام کا تذکرہ بڑی عرق ریزی سے کیا ہے۔
شعرائے بدایوں کے حوالے سے ڈاکٹر شمس بدایونی کا یہ کام انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔
انہوں نے انتہائی محبت ولگن سے یہ کام کیا ہے۔ ان کی یہ کاوش بدایوں کے شعراء کے حوالے سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

اس کام کے حوالے سے ڈاکٹر شمس بدایونی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔
کتاب ۱۹۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے ناشر محمد عبدالستار بدایونی ہیں۔
اللہ ربّ العزت مصنف کو مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز ان پر اپنا فضل وکرم فرمائے

☆☆☆☆☆

''کاروانِ نعت کے حدی خواں''

تذکرہ نگار......پروفیسر اکرم رضا

پروفیسر محمد اکرم رضا کا وطن عزیز کے نامور قلمکاروں میں شمار ہوتا ہے بالخصوص اُردو نعتیہ ادب کے حوالے سے آپ کے مضامین ومقالات کے علاوہ کئی کتابیں منظر عام پر آئیں ان کی ایک کتاب ''کاروانِ نعت کے حدی خواں'' کو خاصی پذیرائی حاصل ہوئی۔ کتاب کو ممتاز نعت گو ادیب، محقق، مدیر ''مفیض'' جناب اقبال نجمی نے اپنے ادارے ''فروغ ادب اکادمی'' گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ۱۹۸۹ میں شائع کیا۔ کتاب کو سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب کیا گیا ہے۔ کتاب میں پانچ ممتاز ومعروف صاحب کتاب نعت

Marfat.com

گویان اُردو کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۱۔ الحاج محمد یعقوب ضیاالقادری بدایونی ۲۔ صوفی محمد شریف غیر قادری

۳۔ سیّد محمد مرغوب اختر الحامدی ۴۔ حافظ سراج الحق حافظ لدھیانوی

۵۔ ریاض حُسین چوہدری

مصنف نے شعرائے کرام کا انتخاب بہت خوب کیا ہے۔

یعنی ''جو ذرّہ جس جگہ ہے وہیں آفتاب ہے''

مولانا ضیاالقادری رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں میں نے کہیں لکھا تھا کہ آپ نے پاکستان بالخصوص کراچی میں طرحی وغیر طرحی نعتیہ مشاعروں کی بنیاد رکھی۔ اُن کا شمار صف اوّل کے نعت گویان میں ہوتا ہے اُن کے تلامذہ کی تعداد اچھی خاصی ہے اُن کے چند شاگردوں نے بڑا نام کمایا اور اپنے استاد محترم کا نام بھی روشن کیا۔ بالخصوص اختر الحامدی، شکیل بدایونی صابر براری، وقار اجمیری اور مولانا رہبر چشتی کے نام نمایاں ہیں۔

سیّد محمد مرغوب اختر الحامدی کا شمار بھی صاحب طرز نعت گویان میں ہوتا ہے ان کا مجموعۂ نعت ''نعت محل'' شائع ہو چکا ہے۔ ''نعت محل'' کو نعتیہ ادب میں ایک اہم مقام حاصل ہے راجا رشید محمد (مدیر ماہنامہ ''نعت'' لاہور) اور شہزاد احمد مدیر ''حمد و نعت'' بھی آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔

حافظ لدھیانوی کے ۲۳ مجموعہ ہائے نعت اور تین مجموعہ ہائے حمد شائع ہو چکے ہیں قارئین بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حافظ صاحب نے فروغ حمد و نعت کے لیے کتنا زیادہ کام کیا ہے

صوفی محمد شریف قادری کے بارے میں پروفیسر اکرم رضا لکھتے ہیں کہ

صوفی محمد شریف قادری نامور عالم دین، خطیب، ماہرِ تعلیم، ادیب، طبیب اور شاعر تھے۔

Marfat.com

قدرت نے آپ کو بے پناہ صفات سے نواز رکھا تھا۔

آپ نے گوجرانوالہ ہی سے دو ماہناموں ''غیرت'' اور ''معرّف'' کا اجرا کیا یہ ماہنامے علمی وادبی اور مذہبی وروحانی مضامین شائع کرتے تھے اور ملک کے مشاہیر ادیب اور شاعران رسالوں کے لیے لکھا کرتے تھے۔ آپ اردو اور پنجابی کے علاوہ عربی اور فارسی میں بھی شعر کہتے تھے آپ کی باقیات میں بھی نعتوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔

ریاض حُسین چوہدری عصر حاضر کے معروف نعت گو شاعر ہیں۔ ان کے کئی نعتیہ مجموعے منصہ شہود پر نمودار ہو چکے ہیں۔

موصوف اپنے لب و لہجے کی وجہ سے دنیائے نعت میں اپنی شناخت رکھتے ہیں۔

ہماری دانست میں '' کاروانِ نعت کے حُدی خواں'' پروفیسر اکرم رضا کی بہترین کوشش و کاوش ہے۔ اردو حمدیہ ونعتیہ تذکروں میں مذکورہ تذکرے کو بھی خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

☆☆☆☆☆

اُردو میں نعت گوئی

تذکرہ نگار...... ڈاکٹر ریاض مجید

پاکستان میں اُردو نعت میں پی ایچ ڈی کرنے والے پہلے خوش قسمت انسان ڈاکٹر ریاض مجید کا نام دنیائے نعت میں سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا۔

ان کا مقالہ نعت ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا جو ہم جیسے لوگوں کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔

ریاض مجید، صاحب طرز شاعر ہیں وہ پنجابی اور اردو شاعری میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔

آپ کا شمار ممتاز نعت گویان میں ہوتا ہے۔ فروغِ حمد ونعت کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں

Marfat.com

بالخصوص فیصل آباد شہر میں ان کا کام اور نام منفرد اہمیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر ریاض مجید کا مقالہ ''اُردو میں نعت گوئی'' چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

ابواب کی تقسیم:

پہلا باب	نعت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم اور موضوع و فن
دوسرا باب	محرکات و ماخذات/عربی فارسی پس منظر
تیسرا باب	اُردوئے قدیم کے نعتیہ نمونے اور جنوبی ہند میں نعت گوئی کا جائزہ
چوتھا باب	شمالی ہند میں اُردو نعت گوئی کا جائزہ
پانچواں باب	عصرِ جدید کی نعت گوئی
چھٹا باب	عصرِ حاضر کی نعت گوئی

اس کے علاوہ ضمیمے میں مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت مضامین شامل ہیں۔

ضمیمے:

۱۔ احادیث نبوی میں لفظ نعت کا استعمال...... ۲۔ اسمائے رسولِ مقبول ﷺ

۳۔ شرحِ بردہ............................ ۴۔ میلاد نامے

۵۔ غیر مسلم شعرا کا نعتیہ کلام.............. ۶۔ خواتین کی نعت گوئی

۷۔ نعتیہ ریکارڈ اور فلمی طرزوں پر لکھی گئی نعتوں کا جائزہ

۸۱۷ صفحات پر مشتمل یادگار معلوماتی نعتیہ تذکرہ کو پروفیسر شہرت بخاری نے اقبال اکادمی پاکستان لاہور کے تحت شائع کیا۔

ڈاکٹر ریاض مجید کا مذکورہ نعتیہ تذکرہ تاریخ اُردو نعت کا اہم گوشہ ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

''ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید اور اوج کا نعت نمبر''

پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید نے علمی وادبی مجلّہ ''اوج'' کا نعت نمبر پروفیسر میاں مقبول احمد کی سرپرستی میں گورمنٹ کالج شاہدرہ، لاہور سے ۱۹۹۳ء۱۹۹۲ء میں شائع کیا۔ دو جلدوں پر مشتمل اوج کا نعت نمبر اپنی مثال آپ ہے۔ حمدیہ کلام، نعتیہ کلام، مقالات ومضامین وغیرہ مختلف عنوانات کے تحت صفحہ قرطاس پر اپنی جلوہ سامانیاں بکھیر رہے ہیں۔

مثلاً......نعت گوئی......سنّتِ رحمٰن......نعت......فکروفن......نعت......چیست

نگرنگر میں نعت......پنجاب میں نعت......پنجابی نعت (انتخاب)

اس کے علاوہ نعت گوشعراء سے......قلمی مذاکرہ شامل ہے۔

مذاکرے میں کم وبیش ۱۴۰ شعراء کی شرکت سے شہید آفتاب نقوی کے خلوص وعقیدت اور اُن کی محنت وعظمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ قلمی مذاکرے کے علاوہ ۱۴۰ شعرائے کرام کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک غیر معمولی کام ہے۔ جسے شہید آفتاب نقوی نے بڑی ہی جانفشانی سے انجام دیا ہے۔ جس طرح ماہنامہ ''شام وسحر'' کا نعت نمبر تاریخ کا سنہری گوشہ ہے۔ اسی طرح اوج کا نعت نمبر نعتیہ ادب کا یادگار حصہ ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید دنیا میں نہیں لیکن اُن کا کام ونام ہمیشہ ہمیشہ زندہ وتابندہ رہے گا۔ وہ ہردلعزیز شخصیت تھے۔

۱۹۹۶ء کو کراچی تشریف لائے تو راقم کو ''اوج'' کا نعت نمبر پیش کیا جو میری لائبریری میں محفوظ ہے شہید کی یاد دلاتا رہے گا۔

میری جانب سے شہید کے درجات کی بلندی کے لیے پُرخلوص دعائیں ہمیشہ جاری رہیں گی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

پاکستان کے نعت گوشعراء حصّہ دوم

تذکرہ نگار......سیّد محمد قاسم

سیّد محمد قاسم کا تذکرہ ''پاکستان کے نعت گوشعراء'' (جلد اوّل) ۱۹۹۳ء میں کراچی سے ہارون اکیڈمی نے شائع کیا ۳۶۸ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ۱۰۰ اصحاب کتاب نعت گویان اردو کا تذکرہ شامل ہے۔

سید محمد قاسم نے کئی برس کی محنت ولگن کے بعد یہ کام مکمل کیا۔ اس راہ میں جہاں رحمتوں کی بارشیں ہیں وہیں پر خار راستے بھی جن پر سے گزرنا ہر اس مسافر کا مقدر ہے جو رضائے الٰہی کے لیے سفر پر نکلا ہو مگر حقیقت تو یہ ہے کہ سب مصائب وآلام عارضی ہوتے ہیں یہ رکاوٹیں مختصر وقت کے لیے ہوتی ہیں۔ وگرنہ اس سفر نور کے مسافر کے لیے اللہ ربُّ العزّت نے انعام واکرام کے انبار لگا رکھے ہیں۔ اللہ عزّ وجل نے سیّد محمد قاسم کو ''پاکستان کے نعت گوشعراء'' کی جلد دوم کی صورت میں ایک انمول انعام دیا ہے۔ جس پر سیّد محمد قاسم اپنے رب کا جتنا بھی شکرادا کریں کم ہے۔

جلد دوم میں بھی ۱۶۶ شعراء کرام کا تذکرہ سید محمد قاسم نے اپنے مخصوص انداز میں بڑی مہارت سے کیا ہے۔

انہوں نے شعرا کرام کے نعتیہ کلام کے انتخاب میں بھی محتاط رویہ اختیار کیا۔

سیّد محمد قاسم کی ''پاکستان کے نعت گوشعرا'' کی دونوں جلدیں دنیائے نعت میں نہ صرف یہ کہ شاندار اضافہ ہیں بلکہ تاریخ اردو نعت کا یادگار اثاثہ ہیں۔

سیّد محمد قاسم کو ان کی مساعی جمیلہ پر پُر خلوص دعائیں اور دلی مبارک باد

پاکستان کے نعت گوشعراء (جلد دوم) کو وطن عزیز پاکستان کے مشہور ادارے ''حرا فاؤنڈیشن پاکستان'' اپنے روح رواں ممتاز ادیب وصحافی شبیر احمد انصاری کی نگرانی میں شائع کرنے کا اہتمام

Marfat.com

کر رہی ہے۔ حرا فاؤنڈیشن پہلے بھی بیسیوں معیاری کتابیں شائع کر چکی ہے۔ مثلاً نامور ادیب و محقق ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی۔۔ ڈاکٹر عزیز انصاری۔۔ ممتاز ادیب و شاعر و نقاد سرشار صدیقی۔۔ معروف شاعر تنویر پھول۔۔ راقم طاہر سلطانی۔۔ راؤ مبین علیگ راؤ عبداللہ عزمی اور کوثر بریلوی کی کتابیں شامل ہیں۔

ان کے علاوہ یہ ادارہ دیگر کتب بھی شائع کر چکا ہے۔ ادبی حلقوں بالخصوص نعتیہ وادبی حلقے میں ''حرا فاؤنڈیشن پاکستان'' اور ان کے روح رواں ڈاکٹر نظر کامرانی اور شبیر احمد انصاری کو عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہم سیّد محمد قاسم اور جناب شبیر احمد انصاری کو ''پاکستان کے نعت گو شعرا'' جلد دوم کی اشاعت پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

''حریمِ نعت''

کراچی کے معروف خوش الحان نعت خواں رئیس احمد کا مرتّب کردہ نعتیہ انتخاب ''حریمِ نعت'' ۱۹۹۵ میں منصہ شہود پر نمودار ہوا۔ مرتّب نے ۱۰۱ شعرا و شاعرات کے نعتیہ کلام کو سلیقے و قرینے سے پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ انہوں نے ایک صفحہ پر شاعر کے مختصر کوائف بھی درج کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ اس لیے ہم نے ''حریمِ نعت'' کو اپنے اس مضمون میں شامل کیا ہے۔

شعرا کی ترتیب حروف تہجی کے تحت کی گئی ہے۔

ہم رئیس احمد کی خوبصورت کاوش ''حریمِ نعت'' کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۲۲۴ صفحات پر مشتمل ''حریمِ نعت'' کی قیمت ۱۲۰ روپے رکھی گئی ہے۔ حضرت حسّان حمد و نعت بک بینک کراچی کی جانب سے اس کتاب کو ''اقلیم نعت'' کراچی نے شائع کیا۔

Marfat.com

''خوشبو سے آسمان'' تا ''آپ سراپا نور''

فروغ حمد و نعت کے لیے وطن عزیز میں جہاں دیگر ادارے کام کر رہے ہیں وہیں ''دبستانِ وارثیہ'' بھی اپنا کردار بحسن وخوبی ادا کر رہی ہے۔ دبستان وارثیہ کے روحِ رواں قمر وارثی جو معروف نعت گو بھی ہیں فروغ نعت کے لیے ہمیشہ کوشاں نظر آتے ہیں۔ ان کی دس سے زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں اس وقت میرے سامنے قمر وارثی کی مرتب کردہ وہ پانچ کتابیں موجود ہیں جن میں وہ کلام شامل کیا گیا ہے جو دبستان وارثیہ کے زیر اہتمام منعقدہ ماہانہ ردیفی نعتیہ مشاعروں میں شعرا کرام پیش فرماتے رہے ہیں۔ قمر وارثی نے ایک کام یہ بھی کیا کہ شعرائے کرام کے مختصر کوائف بھی کتاب میں شامل کر دیئے۔ کتابوں کی ترتیب کچھ اسطرح ہے۔

خوشبو سے آسمان ۱۹۹۵ء — جلوے حیات آراستہ ۱۹۹۶ء

مالک ارض وسما (مجموعہ حمد) ۱۹۹۹ء — مہکا مہکا حرف حرف ۱۹۹۹ء

آپ سراپا نور ۲۰۰۶ء

''جلوے حیات آراستہ'' ۲۸۸ صفحات پر مشتمل ہے شعرائے کرام کی تعداد ۳۶ ہے شعرا کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ نشتر اکبر آبادی، انجم شادانی، اختر لکھنوی، سجاد سخن، احمد علی صدیقی، ڈاکٹر ہلال جعفری، اقبال عالم، اقبال مخموں، شمس قادری، صابر براری، شفیق الدین شارق، راقم رحمانی جونپوری، ڈاکٹر شاہد الوری، قاری حبیب اللہ، مظہر اعظمی، محب لکھنوی، قمر وارثی، عابد سلطانی برہانپوری، اظہار جونپوری، کمال شاہ جہاں پوری، اختر سعیدی، امتیاز احمد راہی، مرزا منور بیگ منور، برجیس قدر اصغر، ڈاکٹر مبارک بقاپوری، رشید خان رشید، شاہین اقبال اثر، محمد علی گوہر، قلن بنارسی، عزیز الدین عزیز معینی، راقم طاہر سلطانی، شوکت علی شوکت قادری، سحر وارثی، یامین انصاری، کامران بشرا۔

Marfat.com

''مالکِ ارض وسما'' (حمد انتخاب) ۴۴ شعرا کا حمد یہ کلام شامل ہے۔ شعرا کے ناموں کی ترتیب اس طرح ہے۔ کمال میاں جمیلی سلطانی، ناصر کاسگنجوی، انجم شادانی، رفیق عزیزی سجادسخن، اعجاز رحمانی، ماجد خلیل، سہیل غازی پوری، شفیق الدین شارق، شفیق بریلوی منصور ملتانی، اختر لطیف، قاری حبیب اللہ حبیب، ذکی عثمانی، عزیز جبران انصاری عابد سلطانی برہانپوری، قمر وارثی، ضیاء الحسن ضیاء، کیفی بنارسی، جمیل نظر اکبرآبادی، احمد خیال تنویر پھول، مرزا منور بیگ منور، عزیز الدین عزیز معینی، سحر وارثی، ملن وارثی، شمع انصاری شوکت علی شوکت قادری، ناز انصاری، طاہر سلطانی، رسول بخش چشتی، امین بنارسی اور میاں قیصر

''مہکا مہکا حرف حرف'' (نعتیہ انتخاب) میں ۵۰ شعرا کا کلام و مختصر کوائف شامل کیے گئے ہیں۔ شعرا کے ناموں کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

ماجد خلیل۔ سہیل غازی پوری۔ شفیق الدین شارق۔ ڈاکٹر تاج صدیقی۔ ڈاکٹر مختار حیات احمد سعود قاسمی۔ ڈاکٹر اطہر نادر۔ شفیق بریلوی۔ منصور ملتانی۔ ذکی عثمانی۔ احسان کاکوروی ن،م نیازی۔ پروفیسر عزیز جبران انصاری۔ راقم رحمانی جونپوری۔ سرفراز صدف قاری حبیب اللہ حبیب۔ صوفی عابد سلطانی برہانپوری۔ قمر وارثی۔ محب لکھنوی۔ مراد علی نور عارف صدیقی۔ ڈاکٹر شوکت اللہ جوہر۔ بقا صدیقی۔ ضیاالحسن ضیاء۔ خورشید احمد ممتاز حضور بخش راہی۔ وفا بریلوی۔ فاروق فیصل۔ احمد خیال۔ یٰسین قریشی۔ جمیل نظر اکبرآبادی پرویز اختر۔ مرزا منور بیگ منور۔ تنویر پھول۔ صابر کاسگنجوی۔ محمد علی گوہر۔ عزیز الدین عزیز معینی۔ ملن بنارسی۔ شمع انصاری۔ زاہد شفیع۔ ڈاکٹر انیس الرحمٰن انیس۔ ڈاکٹر گلزار احمد راہی عزیز الدین خاکی۔ رئیس احمد رئیس۔ سحر وارثی۔ شوکت علی شوکت قادری۔

''آپ ﷺ سراپا نور'' (نعتیہ انتخاب) میں مرتب نے شعراء کے کوائف درج نہیں کیے ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ دبستان وارثیہ کے مشاعروں میں شرکت کرنے والے شعراء کم و بیش وہی ہیں جن کے کوائف مرتب نے پہلے ہی شائع کر دیے ہیں۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ ''دبستانِ وارثیہ'' کے ماہانہ ردیفی نعتیہ مشاعرے اب نہ صرف کراچی، اندرون پاکستان

Marfat.com

بلکہ بیرونِ ملک بھی منعقد ہو رہے ہیں۔ ہم قمر وارثی اور اُن کے معاونین کو کارہائے نمایاں انجام دینے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

''اذانِ دیر''

تذکرہ نگار...... طاہر سلطانی

راقم نے اذانِ دیر میں غیر مسلم شعرا کے حمدیہ کلام اور ان کا مختصر تذکرہ شامل کیا ہے۔

کتاب ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کو غیر مسلم حمد گو شعرا و شاعرات کے حوالے سے اُردو حمدیہ ادب میں اوّلین حیثیت حاصل ہے۔

کتاب کے بارے میں نور احمد میرٹھی لکھتے ہیں۔

میرے ساتھی جناب طاہر سلطانی نے (اذانِ دیر) کے نام سے غیر مسلم شعراء کا طیب و طاہر حمدیہ کلام یکجا کیا ہے۔ مختلف اَدوار اور مختلف علاقوں کے قابلِ ذکر شعراء کا حمدیہ کلام مرتب کر کے جناب طاہر سلطانی نے ایک اہم علمی، ادبی اور مذہبی فریضہ ادا کیا ہے۔ اس سے پہلے اس موضوع پر کوئی کتاب نظر سے نہیں گزری۔ اللہ تعالیٰ کا یہ انعام ہے جو جناب طاہر سلطانی کے مقدر کا جھومر بنا۔ بحُسن وخوبی اس وقت کی ضرورت اور بامقصد خدمت کی بجا آوری پر موصوف قابل صد مبارک باد ہیں۔

ان کے علاوہ پروفیسر شفقت رضوی، شہزاد احمد، صبیح رحمانی کی تحریریں بھی شامل ہیں۔

کتاب ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

''عقیدت کا سفر''

تذکرہ نگار......حمایت علی شاعر

حمایت علی شاعر کا شمار پاک و ہند کے معروف شعراء میں ہوتا ہے اُن کے کئی شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ نثری تصانیف بھی منظر عام پر آ کر پذیرائی حاصل کر چکی ہیں۔ ۱۹۹۹ء اُن کے لیے بڑا اہم برس ثابت ہوا، انہوں نے ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دیا جو کہ دنیائے نعت کے لیے ایک سرمایہ ہے۔ سات سو سالہ نعتیہ شاعری پر محیط تذکرہ ''عقیدت کا سفر'' اُن کی یادگار و شاندار و بے مثال تحقیق و تالیف ہے۔ انہوں نے اپنی تحقیق کا دائرہ ۷۰۱ھ تا ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۳۰۰ء تا ۱۹۷۷ء تک وسیع رکھا ہے۔ انہوں نے اُردو کی مانگ سنوارنے والے اور پھر اُن کے بعد اردو کو بامِ عروج تک پہنچانے والے نیز اُردو نعتیہ ادب کے حوالے سے معتبر و اہم شعراء کرام کا تعارف و کلام شامل کیا ہے۔ ''عقیدت کا سفر'' میں شامل شعراء کرام کے اسمائے گرامی ملاحظہ فرمائیے :

سید محمد حسینی، فخر الدین نظامی، محمد قلی قطب شاہ، خوب محمد گجراتی، ملا وجہی، عبداللہ قطب شاہ، نصرتی، سید میراں ہاشمی، ولی دکنی، سید محمود بحری، سید محمد فراقی، فاضل بٹالوی، سراج اورنگ آبادی، محبوب عالم، مرزا محمد رفیع سودا، میر حسن، میر تقی میر، شیخ قلندر بخش جرت، مرزا جان طپش، انشاء اللہ خاں انشاء، غلام ہمدانی مصحفی، سچل سرمست، محمد اسماعیل شہید، نظیر اکبر آبادی، سعادت یار خاں رنگین، میر غلام علی مائل، شیخ امام بخش ناسخ، کرامت علی شہیدی، سید علی شاہ غمگین، مومن خاں مومن، شیخ ابراہیم ذوق، بہادر شاہ ظفر، مصطفیٰ خاں شیفتہ، شاہ خاموش، میر ببر علی انیس، مرزا دبیر، اختر محل بیگم اختر، بیگم کیفی، نصر پھلواری، غلام امام شہید، قلق میرٹھی، قاسم نانوتوی، لطف بریلوی، مرزا فتح علی بیگ فتح، اللہ داد خاں لغاری صوفی، عبدالغفور نساخ، واحد علی وحید ہسوی، امداد اللہ خاں مہاجر مکی، امیر مینائی، میر مہدی مجروح، ذکریا خاں ذکی دہلوی، غلام محمد شاہ گدا، مرزا خاں داغ دہلوی، محسن کاکوروی، محسن کاکوروی، میاں داد خاں سیاح، حسن رضا خاں حسن بریلوی، شبلی نعمانی، احمد حسین مائل

Marfat.com

ابوالعلائی، خواجہ الطاف حسین حالی، محمد اسماعیل میرٹھی، احمد رضا خان بریلوی، شاد عظیم آبادی، غلام مصطفیٰ عشقی، اسیر بدایونی، شاہ ولایت علی عزیز، احقر بہاری، اکبر میرٹھی، محمد علی جوہر، بے نظیر شاہ وارثی، ریاض خیر آبادی، عزیز لکھنوی، قیس آروی، اصغر گونڈوی، علامہ اقبال، سید اعظم علی شائق، عبدالباری آسی لکھنوی، احسن مارہروی، آغا شاعر قزلباش، اکبر الہ آبادی، بہادر یار جنگ خلق، بیدم وارثی، سائل دہلوی، سہیل اعظم گڑھی، جلیل مانک پوری، اختر شیرانی، حسرت موہانی، آرزو لکھنوی، صفی لکھنوی، سیماب اکبر آبادی، سید سلیمان ندوی، صفی اورنگ آبادی، وحشت کلکتوی، مناظر احسن گیلانی، ظفر علی خاں، سید علی اختر حیدر آبادی، سردار عبدالرب نشتر، ابوالکلام آزاد، عبدالمجید سالک، جگر مراد آبادی، نوح ناروی، امجد حیدر آبادی، ہادی مچھلی شہری، حمید عظیم آبادی، شکیل بدایونی، تمنا عمادی، سراج الدین ظفر، حفیظ ہوشیار پوری، بہزاد لکھنوی، صوفی غلام مصطفیٰ تبسم، سید آل رضا، سعیدہ مظہر عروج اور ماہر القادری شامل ہیں۔

''عقیدت کا سفر'' کو موصوف نے مرحوم شعراء کے ذکر اور کلام سے مزین و منور کیا ہے۔ اُن کی کوشش یہی رہی کہ ۱۹۷۸ء تک کے شعراء کی نمائندگی ہوجائے۔ انہوں نے شعراء کی ترتیب بھی بہ اعتبار وفات قائم کی ہے۔ اس سے قطع نظر کہ ''عقیدت کا سفر'' ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی حمایت علی شاعر کا مذکورہ مقالہ ۱۹۷۸ء میں ''صریر خامہ'' کے نعت نمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ حمایت علی شاعر نے انتہائی عرق ریزی سے یہ کام کیا ہے اُن کی یہ کاوش قابلِ تعریف بھی ہے اور لائقِ تحسین بھی۔

الختصر یہ کہ ''عقیدت کا سفر'' اردو نعتیہ ادب میں بیش بہا خزانہ ہے۔ نعتیہ تذکروں میں ''عقیدت کا سفر'' کو منفرد مقام حاصل رہے گا۔ ہم حمایت علی شاعر کے درجات کی بلندی کے لیے دعا گو ہیں نیز دنیائے ادب پبلی کیشنز اور اس کے روحِ رواں اوج کمال کو اتنی اہم و یادگار کتاب شائع کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کتاب ۲۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت درج نہیں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

''اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر''

تذکرہ نگار...... پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی

ڈاکٹر عاصی کرنالی معروف نعت گو، ادیب و محقق اور ماہر تعلیم کی حیثیت سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔آپ کا تحقیقی مقالہ (پی ایچ ڈی) ''اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر'' پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

عربی حمد کے حوالے سے ۲۷ شعراء کا نمونۂ کلام اور مختصر تعارف شامل ہے، عربی نعت کے ۳۲ شعراء کرام کے کلام کے نمونے پیش کیے گئے ہیں۔حمد و نعت کے فارسی شعراء کی تعداد ۹۰ ہے، جنوبی ہند کے ۶۹ شعرائے حمد و نعت کو شامل کیا گیا ہے۔

جنوبی ہند کے ۱۳ صوفیہ کرام شعرا کا نمونۂ کلام اور تذکرہ مقالے میں شامل ہے۔ میر تقی میر سے سودا و امیر مینائی و محسن کاکوروی تک (حمد و نعت کا سفر) ۲۴ قدیم شعراء کا کلام و تذکرہ موجود ہے۔''عصر جدید'' (۱۸۵۷ء سے تشکیل پاکستان تک) حمد و نعت کے حوالے سے حالی سے بیدم وارثی تک ۱۶ شعراء کرام کے کلام و حالات پیش کیے گئے ہیں۔عصر حاضر (۱۹۴۷ء تا حال) اردو حمد و نعت کا جائزہ لیتے ہوئے ڈاکٹر عاصی کرنالی نے مولانا ضیاء القادری سے درد کاکوروی تک ۴۳ شعراء کا نمونۂ کلام اور مختصر تعارف شامل کیا گیا ہے۔ خواتین ہر شعبہ میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں چنانچہ شاعری میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں۔ڈاکٹر صاحب نے اردو شاعرات کی حمدیہ و نعتیہ شاعری کا بھی جائزہ لیا ہے اور ان کے حالات زندگی کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی ہیں۔شاعرات کی تعداد ۴۳ ہے۔مسلم شعراء کے علاوہ غیر مسلم شعراء نے بھی حمد و نعت کہی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے نعت کے حوالے سے ۳۳ شعراء کے حالات زندگی و نعتیہ شاعری

Marfat.com

کا جائزہ لیا ہے۔ اردو حمد کے حوالے سے دس غیر مسلم شعراء کا ذکر کیا ہے گویا کہ مقالے میں ۳۹۳ شعراء وشاعرات کا تذکرہ موجود ہے۔

ڈاکٹر عاصی کرنالی نے بڑی جانفشانی، انتہائی سلیقے اور قرینے سے مقالہ کو چار چاند لگائے، اُن کا طرز تحریر دلکش و دلنشیں ہے۔ زیر نظر مقالہ یوں بھی اہمیت کا حامل ہے کہ اس سے پہلے اردو میں پی ایچ ڈی کے دو مقالے شائع ہوئے ہیں جن میں صرف نعت پر گفتگو کی گئی ہے جبکہ مذکورہ مقالے میں حمد و نعت پر یکساں گفتگو کی گئی ہے جو ہماری نظر میں جامع اور انتہائی وقیع ہے۔ ڈاکٹر عاصی کرنالی صاحب نے تحقیق کا حق بحسن وخوبی ادا کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نہ صرف یہ کہ ہماری جانب سے بلکہ پوری دنیائے حمد و نعت کی جانب سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔

مذکورہ مقالہ ''اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر'' جون ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا اسے ''اقلیم نعت'' کراچی نے ''بزم ہنر'' کراچی کے تعاون سے شائع کیا۔

☆☆☆☆☆

''اُردو میں حمد گوئی''

تذکرہ نگار...... پروفیسر شفقت رضوی

''اردو میں حمد گوئی'' پروفیسر شفقت رضوی کی یادگار کاوش ہے۔ ان کی یہ کتاب اُردو ادب میں حمد کے موضوع پر پہلی نثری کتاب ہے۔ کتاب میں ۱۵ صاحب کتاب حمد گو شعرا کا تذکرہ شامل کیا گیا ہے۔ شعرائے کرام کے اسمائے گرامی......

مفتی سرور لاہوری۔ مضطر خیر آبادی۔ مظفر وارثی۔ طفیل دارا۔ حافظ لدھیانوی۔ لطیف اثر

Marfat.com

مسرور بدایونی۔ انوار عزمی۔ شیبا حیدری۔ منصور ملتانی۔ گہرا عظمی۔ جمیل عظیم آبادی اجمل نقشبندی۔ طاہر سلطانی۔

کتاب کا فلیپ ممتاز شاعر و ادیب، محقق خواجہ رضی حیدر نے لکھا ہے وہ فرماتے ہیں۔

''پروفیسر شفقت رضوی سماجی علوم کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ اور آپ کی متعدد تصانیف اہل علم کے درمیان معروف و مقبول ہیں۔ انہوں نے متعدد موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بھی اُن کے حصہ میں رکھی ہے کہ اُردو نثر میں حمدیہ شاعری کے حوالے سے پاکستان میں پہلی تجزیاتی کتاب بھی انہوں نے ہی تصنیف کی ہے۔ ''حمد صنف سخن ہی نہیں ایمان کا حصہ ہے۔'' اس عنوان سے اُن کا تفصیلی مضمون ۱۹۹۸ء میں ''جہانِ حمد'' کراچی میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کی پذیرائی نے خصوصی طور پر پروفیسر شفقت رضوی کے قلم کو مزید مہمیز کیا اور اُنہوں نے ''حمدیہ شاعری'' کے مختلف پہلوؤں پر مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یہ تمام مضامین ''جہانِ حمد'' کے ہی مختلف شماروں میں اشاعت پذیر ہوتے رہے اور بحمد اللہ اب ایک کتاب کی صورت میں آپ کے سامنے ہیں۔ پروفیسر شفقت رضوی کا یہ کام یقیناً رضائے الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے جس کا اجر و ثواب متعین ہے لیکن جہانِ حمد کے مدیر طاہر سلطانی جو خود نعت گوئی اور نعت خوانی کے حوالے سے معروف ہیں اس اجر و ثواب کے شریک ہیں۔ کیونکہ انہوں نے نہ صرف پروفیسر شفقت رضوی سے یہ مضامین لکھوائے بلکہ وہ اب انہیں کتابی صورت میں بھی شائع کر رہے ہیں۔ یہ کتاب حمدیہ شاعری کے تجزیاتی مطالعہ کے ضمن میں ایک اہم ترین اور بنیادی کتاب ثابت ہوگی۔ طاہر سلطانی نے آج سے بیس سال قبل ''فروغ نعت'' کے ساتھ حمد گوئی کی جو تحریک شروع کی تھی اس تحریک کے نتائج و اثرات آج ظاہر ہو رہے ہیں۔

طاہر سلطانی کی ترغیب پر بعض ایسے شعراء اور ادیب ''حمد و نعت گوئی'' کی جانب راغب

Marfat.com

ہوئے جو ایک عمر سے غیر مذہبی تخلیق کے سفر میں تھے۔ آج ان میں سے بیشتر کی تصانیف
''حمد و نعت'' کے حوالے سے منصۂ شہود پر آ چکی ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔
ایک ایسا کام جس کا نفع دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی۔ میں پروفیسر شفقت رضوی اور طاہر سلطانی کو ''اُردو میں حمد گوئی'' کی اشاعت پر مبارکباد دیتے ہوئے اپنے ممدوحین اور قارئین سے اُن کے حق میں دعائے خیر کا ملتمس ہوں۔'' قارئین محترم میں صرف اتنا عرض کروں گا ''اردو میں حمد گوئی'' میری نظر میں بہت بڑا اعزاز ہے جو پروفیسر شفقت رضوی کے سر پر تاج بن کر جگمگا رہا ہے۔
یہ کتاب ۲۱۶ صفحات پر مشتمل ہے اور اسے ۲۰۰۱ء میں جہان حمد پبلی کیشنز پاکستان کراچی نے شائع کیا۔

☆☆☆☆☆

''اُردو حمد کا ارتقاء''

تذکرہ نگار...... طاہر سلطانی

راقم کی کتاب ''اُردو حمد کا ارتقاء'' ۶۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب میں اردو حمد کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو ۲۰۰۴ء میں جہانِ حمد پبلی کیشنز کراچی نے شائع کیا۔ مذکورہ تذکرہ کو دنیائے حمد و نعت میں پذیرائی کا شرف حاصل ہوا۔ ممتاز شاعر و ادیب پروفیسر منظر ایوبی رقمطراز ہیں۔
فنی اور تکنیکی اعتبار سے طاہر سلطانی کا تذکرہ یقیناً قابلِ توصیف ہے۔ مروّجہ تذکرہ نویسی کے تقریباً تمام اصولوں اور ضابطوں کی پابندی بھی کی ہے اور ہر کلیے کو انہوں نے ملحوظِ خاطر بھی رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حمد نگاروں کے بارے میں ان کی تحریریں روانی، سادگی، صفائی اور

Marfat.com

ہمواری کی آئینہ دار ہیں۔ ہر تذکرہ نگار نہ ان صفات کا حامل ہو سکتا ہے اور نہ دینی طور پر دیدہ ریزی و دماغ سوزی کا متحمل !۔ طاہر سلطانی اس نوع کے آزمائشی مراحل سے بھی کامراں گزرے ہیں۔ بحث و تمحیص کے بعد یہ بات بڑے وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ طاہر سلطانی کا زیرِ نظر تذکرہ اپنے گوناگوں اوصاف کے سبب دنیائے شعر و ادب میں انتہائی افادیت کا حامل بھی ٹھہرے گا اور اب تک لکھے جانے والے تذکروں میں اپنی نوعیت کا واحد تذکرۂ حمد گویاں قرار پائے گا۔

نامور محقق ادیب و شاعر خواجہ رضی حیدر فرماتے ہیں۔

طاہر سلطانی نے حمد و نعت کے حوالے سے نہایت اہم، تخلیقی اور تحقیقی کام کیا ہے۔ ان کی کئی کتابیں بلاشبہ منفرد اور قابلِ ذکر ہیں۔ خصوصاً پیش نظر کتاب ''اُردو حمد کا ارتقاء'' ایک ایسی کتاب ہے جو اپنے موضوع پر سند قرار دی جاسکتی ہے۔ طاہر سلطانی کے ہاں عقیدت و انہماک کی فروانی مثالی ہے۔ وہ حمد و نعت کے حوالے سے رنگ نہیں بلکہ ترنگ کو عام کرتے ہیں۔ ایسی ترنگ جو ایک عاشقِ صادق کے یہاں ہوتی ہے۔

طاہر سلطانی کی یہ ترنگ ان کی ایمانی حلاوت اور جذبہ کی صداقت سے نہ صرف ہر لحہ فزوں تر ہو رہی ہے بلکہ تخلیقی اور تحقیقی سطح پر دوسروں کے لیے مہمیز کا کام بھی کر رہی ہے۔

میں طاہر سلطانی کو، صاحب کتاب حمد گویانِ اُردو کے اس تذکرہ کی ترتیب پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کارِ ایمان و عقیدت پر دنیا و آخرت میں بہتر اجر عطا فرمائے۔

منفرد لب ولہجہ کے شاعر عمدہ نثر نگار نامور پروڈیوسر تاجدار عادل کی رائے۔ ملاحظہ کیجیے۔

طاہر سلطانی جس ہمت، لگن، استقامت اور بے غرضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس پر میں انہیں ہمیشہ رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ (تاجدار عادل)

Marfat.com

''اردو حمد کا ارتقاء''...... طاہر سلطانی کا ایک ایسا مہتم بالشان کارنامہ ہے۔ جو ایک طرف تو حمد اور نعت کے حوالے سے تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے مشعلِ راہ ہے تو دوسری طرف ہمیں ایسے صاحبان اخلاص بندگانِ خدا کے طرزِ بندگی سے روشناس کراتا ہے۔ جو زندگی کی اندھیری راتوں میں خوشبو کی شمعیں روشن کرتے رہے اور جو ہمارے معاشروں میں پھیلی ہوئی دلوں کی تاریکی اور بے اطمینانی کو دور کرنے میں اپنے اپنے حصے کی روشنی پھیلاتے رہے۔

خود بھی اطمینان حاصل کیا اور ہمارے لیے بھی سکون کا سامان فراہم کر دیا۔

فہرست کے نام دیکھئے آپ یقیناً مجھ سے متفق ہوں گے۔ میری دعا ہے کہ اس موقع پر میں ان سے کہوں طاہر سلطانی خوش باش اور بامراد رہو۔ اور آپ میری آواز میں آواز ملا کر آمین کہہ دیں۔

معروف محقق وادیب مدیر حمد و نعت شہزاد احمد لکھتے ہیں۔

الحمدللہ! طاہر سلطانی نہ صرف ان خصوصیات سے متصف ہیں بلکہ وہ شعبۂ حمد نگاری میں قابلِ قدر اور اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ''صاحب کتاب حمد گو شعراء'' کا یہ بے مثال تذکرہ شعبۂ حمد نگاری میں نئی روایات کا امین ٹھہرے گا۔ بلکہ اپنے انفرادی موضوع کی مناسبت اور اوّلیات کے سبب شاہراہ حمد میں سنگِ میل ثابت ہوگا۔

یہی نہیں بلکہ آئندہ آنے والے وقت میں اس سے بھرپور استفادہ بھی کیا جائے گا۔

اردو حمد کا ارتقاء طاہر سلطانی کا مرتب کردہ یہ نیا تذکرہ صاحب کتاب حمد گویان کے اس تذکرے کو طاہر سلطانی نے وقیع سے وقیع تر بنانے کے لیے حتی المقدور کوشش کی ہے۔

اس حمدیہ تذکرے کی مدد سے آپ حضرات حمد گوئی کی تاریخ اور حمد گوئی کے فروغ وارتقا سے بخوبی واقف ہو جائیں گے۔ ''اُردو حمد کا ارتقاء'' حمدیہ ادب کا خزانہ ہے۔ اس تذکرے میں

Marfat.com

حمد نگاری کے سلسلے میں ہونے والی تمام کاوشوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔

۶۳۲ صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت ۴۰۰ روپے ہے۔

کتاب کو جہانِ حمد پبلی کیشنز، کراچی نے شائع کیا۔

☆☆☆☆☆

''گلشنِ حمد''

تذکرہ نگار... طاہر سلطانی

''گلشن حمد'' ۶۶ حمد گو مسلم شعرا کا تذکرہ ہے۔

معروف ادیب شبیر احمد انصاری رقم طراز ہیں۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ عہد آئندہ میں اسلامی ادب کا تحقیق نگار طاہر سلطانی کے نام اور کام سے صرف نظر نہ کر سکے گا۔ ان کی فکر رسا اور سعی بلیغ نے زیر نظر کتاب ''گلشن حمد'' میں حمد کے انتہائی خوش نما پھول کھلائے ہیں جو نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ممتاز شاعر تنویر پھول رقمطراز ہیں۔

''بزمِ جہانِ حمد'' کے روح رواں طاہر سلطانی فروغ حمد کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔

''گلشنِ حمد'' ان کا تازہ شاہکار ہے۔ مختصر یہ کہ دنیائے حمد و نعت میں طاہر سلطانی کا نام خصوصیت و اہمیت کا حامل ہے اور اس سلسلے میں ان کی مساعی کسی سے پوشیدہ نہیں۔

مجھے اپنی اس رائے پر اصرار ہے کہ طاہر سلطانی محض ایک فرد کا نام نہیں بلکہ وہ ایک ادارے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

Marfat.com

''گلشنِ حمد'' کو ۲۰۰۵ء میں جہانِ حمد پبلی کیشنز نے کراچی سے شائع کیا۔
کتاب ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

☆☆☆☆☆

''گلبانگِ وحدت''

تذکرہ نگار......نور احمد میرٹھی

نور احمد میرٹھی کسی تعارف کے محتاج نہیں ''بہر زباں بہر زماں'' جیسی یادگار کتاب پیش کر چکے ہیں۔ اللہ نے انہیں عزت، شہرت اور دولت سے خوب نوازا ہے۔ ''تذکرہ شعراء میرٹھ'' بھی منظر عام پر لا چکے ہیں الغرض خوب جم کر کام کر رہے ہیں۔

اُن کا تازہ شاہکار'' گلبانگ وحدت'' ۲۰۰۷ء میں شائع ہوا، کتاب ۵۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۲۱۱ غیر مسلم شعراء کی حمد نگاری اور ان کے تعارف سے مزین مذکورہ کتاب حمدیہ ادب میں شاندار اضافہ ہے۔ راقم ۲۰۰۵ء میں حمد گو غیر مسلم شعراء کا تذکرہ ''گلشنِ حمد'' پیش کر چکا ہے۔ شاید نور احمد میرٹھی کی نظر سے کتاب نہیں گزری بحر کیف دیے سے دیا جلتا ہے۔ کام آگے بڑھنا چاہیے ہمیں خوشی ہے کہ نور میرٹھی نے اس کام کو آگے بڑھایا راقم نور احمد میرٹھی کو اُن کی کاوش'' گلبانگ وحدت'' کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری

مقالہ نگار:۔ شہزاد احمد

ریسرچ اسکالر شعبۂ علوم اسلامی جامعہ کراچی

مدیر "حمد و نعت" کراچی

قیامِ پاکستان کے بعد سے آج تک شعبۂ نعت پر بہت زیادہ تحریری و تحقیقی کام ہوا ہے۔ نعت گوئی، نعت فہمی، نعت خوانی اور نعتیہ تحقیق و تنقید سب ضرب المثل بن چکے ہیں۔

سرزمین پاک دراصل نعت پاک کے خمیر سے گندھی ہوئی ہے۔ اس کی بنیادوں میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جان دینے والوں کا خون شامل ہے۔ انہوں نے اپنے خون سے اس لہلہاتے چمن کی آبیاری کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ پاک سرزمین ہمیشہ نعت پاک کے گلہائے مشک بُو سے مہکے گی۔

پاکستان کی فضا نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے بہت سازگار و ثمر بار ہے۔ یہاں پر تواتر و تسلسل سے ہونے والے نعتیہ کاموں کی وجہ سے ہی اسے "نعت کی صدی" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ بلاشبہ یہ نعت پاک رسالت مآب کا زرّیں ترین اور سُنہرا دور ہے۔

شعبۂ نعت میں خالصتاً "اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری" کی روایت زیادہ پُرانی نہیں۔ البتہ ابتدا ہی سے خال خال انفرادی طور پر نعت گو شعراء کا ذکر ضرور ملتا ہے۔ جس سے انکار ممکن نہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں 70ء کی نصف دہائی سے پہلے نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت اجتماعی یا کتابی صورت میں نہیں ملتی۔

انیسویں صدی میں 70ء کی نصف دہائی میں ہندوستان سے ڈاکٹر طلحہ رضوی برق کی کتاب "اُردو کی نعتیہ شاعری" جنوری 1974ء اور پاکستان میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی کتاب "اُردو کی نعتیہ شاعری" 1974 (دونوں میں نام کی مماثلت ہے) ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق اُردو میں نعتیہ شاعری 1976ء (اردو ادب کا سب سے پہلا نعتیہ تحقیقی مقالہ ہے جس پر فاضل مقالہ نگار کو 1955ء میں "ڈاکٹریٹ" کی سند تفویض کی گئی) سے لے کر آج تک اُردو

Marfat.com

نعت میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بہت مستحکم ہو چکی ہے۔ اس شعبہ میں بے تحاشا کام ہو رہا ہے کام یکجا نہ ہونے کی صورت میں اس کا صحیح رُخ ہمارے سامنے موجود نہیں۔ اگر نعتیہ تذکرہ نگاری کے شعبے پر با قاعدہ کام کا آغاز کیا جائے تو اس کی صحیح منظر کشی ہو سکتی ہے۔ "اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری" سے پہلے ہمیں عام اُردو شعراء کے تذکروں اور تذکرہ نگاروں کے حالات سے آگاہی ضروری ہے۔ ہمارا موضوع اُردو شعراء کے لکھے گئے عام تذکرے نہیں ہے۔ مگر نعتیہ تذکرہ نگاری سے پہلے از بس ضروری ہے کہ پہلے عام تذکرہ نگاری کی روایت بیان کر دی جائے۔

اُردو غزل گو شعراء کے تذکرے

سترہویں صدی کے وسط سے لکھے گئے اُردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری ہمارے اُردو شعر و ادب کی دنیا کا تاریخی و ادبی سرمایہ ہے۔ ان ابتدائی تذکروں نے نقدِ شعر و سخن کے ساتھ ساتھ اُردو ادب میں ادبی تاریخ نویسی، سوانح نگاری، خاکہ نگاری اور سیرت نگاری کے فن کو بہت فروغ دیا۔ نئی نئی راہیں شعر و سخن کے لئے وا ہوتی رہیں۔

بے حساب شعرائے کرام گوشۂ گمنامی میں جانے سے بچ گئے۔ اگر تذکرے اور تذکرہ نگاری کا فن معرضِ وجود میں نہ آتا تو آج ہمارے شعر و ادب کی ادبی تاریخ نامکمل ہوتی۔ ہم اپنے شعر و ادب کے عظیم، مثالی و تاریخی سرمائے سے محروم رہتے۔

تذکروں اور تذکرہ نگاری کے سبب ہمیں معروف و غیر معروف شعرائے کرام اور ان کی گرانقدر ادبی خدمات کے بارے میں مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ یہ تذکرے ادبی روایات و اقدار کے امین ہیں۔ جو حال کو اپنے ماضی سے استوار کرنے میں بہت معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ان تذکروں اور تذکرہ نگاروں کا شعر و ادب کی دنیا میں اہم کردار ہوتا ہے۔ جس کا احاطہ اور تفصیلاً ذکر کرنا مشکل ہے۔ ذیل میں صرف چند اہم تذکروں کا ذکر بمعہ مولف و سالِ اشاعت کے کیا جا رہا ہے تا کہ آپ بیک نظر اس موضوع پر ہونے والے کام کو دیکھ سکیں۔

تذکروں اور تذکرہ نگاری کی اہمیت و افادیت کے بعد اس تکلیف دہ امر کا اظہار بھی بہت ضروری ہے کہ ہمارے تذکرہ نگاروں نے عموماً غزل گوئی کو اصل شاعری سمجھا صرف غزل گو شعراء کی ادبی خدمات و حالات زندگی کو سنہری الفاظ میں رقم کیا۔ حمد و نعت اور سلام (بدرگاہ خیر الانام ﷺ) و مناقب لکھنے والے شعرائے کرام کو ہمیشہ نظر انداز کیا۔

Marfat.com

اس غلط طرزِ فکر و عمل کے تسلسل نے حمد و نعت، اور سلام و منقبت کے شعبے کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ جس کی وجہ سے

اللہ رب العزت کی بڑائی و عظمت بیان کرنے والے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف و ثنا بیان کرنے والے

بارگاہ رسالت میں ہدیۂ درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے والے اور

اہل بیت، صحابۂ کرام و اولیائے عظام کے حضور نذرانہ عقیدت و محبت پیش کرنے والے گوشۂ گمنامی سے ہمکنار ہوتے رہے۔ یہ غلط طرزِ عمل صدیوں پر محیط ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

طوفان بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

یہ شعر درحقیقت اُن نعت گو شعراء کے مصداق و حسبِ حال ہے جنہیں ہر دور میں نظر انداز کیا گیا۔

ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ شمع جسے خود اللہ تعالیٰ نے روشن کیا ہے۔ سب کے نظرانداز کر دینے کے باوجود بھی روشن رہی۔ ذکرِ رسول کی روشنی اطراف و اکنافِ عالم کو خیرہ کرتی رہی۔ بالآخر یہ صدی نعت کی صدی بن گئی۔ حمد و نعت کو ادب میں شامل نہ کرنے والے۔ اب پورے اہتمام سے نعتِ رسول ہی کو اعلیٰ ترین ادب کہنے پر مجبور ہیں۔ اپنی بقا کیلئے مجبوراً وہ نعتیں کہتے ہیں اس دور میں اگر وہ نعتیں نہیں کہیں گے تو وہ اعلیٰ ترین ادب حمد و نعت میں شامل ہونے سے رہ جائیں گے۔ حمد و نعت اور سلام (بدرگاہِ خیر الانام) و مناقب کو جو تواتر و تسلسل، مقام و مرتبہ اسلامی شاعری میں حاصل ہے۔ دوسری کسی اصناف سخن کو یہ اعزاز و افتخار حاصل نہیں۔

اُردو شاعری کی طرح اُردو تذکرہ نگاری کی روایت زیادہ پرانی نہیں۔ اُردو تذکرہ نگاری میں اوّلین تذکرہ ''نکات الشعراء'' از میر تقی میر کو سمجھا جاتا ہے۔ فارسی زبان میں لکھا جانے والا یہ تذکرہ سترہویں صدی عیسوی کے وسط ۱۷۵۲ء میں طبع ہوا۔ واضح رہے کہ اُردو تذکرہ نگاری، فارسی تذکرہ نگاری کی مرہونِ منت ہے۔ اُردو شعراء کے زیادہ تذکرے فارسی زبان میں لکھے گئے۔ البتہ اٹھارویں صدی عیسوی (۱۸۰۰ء) میں ''گلشنِ ہند'' کے نام سے میرزا علی لطف نے اُردو زبان میں تذکرہ لکھا۔ بعدازاں فارسی اور اُردو میں تذکرہ نگاری تسلسل کے ساتھ جاری رہی۔

Marfat.com

قیام پاکستان سے پہلے اور قیام پاکستان کے بعد چند تذکروں کے نام بمعہ مولف اور سالِ اشاعت کے ملاحظہ کیجئے۔

1- نکات الشعراء (فارسی)	میر تقی میر	1752ء
2- تحفتہ الشعراء (فارسی)	افضل بیگ قاقشال	1752ء
3- مخزن نکات (فارسی)	قیام الدین قائم	1754ء
4- چمنستان شعراء (فارسی)	لچھمی نرائین شفیق	1761ء
5- طبقات الشعراء (فارسی)	قدرت اللہ شوق	1774ء
6- تذکرۂ شعرائے اُردو (فارسی)	میر حسن	1777ء
7- گلزار ابراہیم (فارسی)	علی ابراہیم خلیل	1783ء
8- تذکرہ ہندی گویاں (فارسی)	غلام ہمدانی مصحفی	1794ء
9- گلشنِ ہند (اُردو)	میرزا علی لطف	1800ء
10- تذکرۂ حیدری (گلشن ہند۔ اُردو)	حیدر بخش حیدری	1802ء
11- تذکرۂ شعراء (فارسی)	ابن امین طوقان	1831ء
12- گلشنِ بے خار (فارسی)	مصطفیٰ خان شیفتہ	1834ء
13- انتخاب دواوین (اُردو)	امام بخش صہبائی	1842ء
14- گلدستۂ نازنیناں (اُردو)	کریم الدین	1844ء
15- سخن شعراء (اُردو)	عبدالغفور خان نساخ	1864ء
16- بہارستان ناز (اُردو)	فصیح الدین رنج	1864ء
17- انتخاب یادگار (اُردو)	امیر احمد مینائی	1873ء
18- بزم سخن (فارسی)	سیّد علی حسن خاں	1880ء
19- آبِ حیات (اُردو)	محمد حسین آزاد	1880ء
20- قاموس المشاہیر	نظامی بدایونی	1924ء
21- تذکرہ شاعرات پاکستان	شفیق بریلوی	1961ء
22- اُردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	1972ء

Marfat.com

23- آج کی شاعرات — سلطانہ مہر — 1973ء
24- سخنور (اول۔دوم) — ڈاکٹر سید عبداللہ — 1976-81ء
25- سخنور (چار حصے) — سلطانہ مہر — 1980-00ء
26- یادِ رفتگاں — سید سلیمان ندوی — 1983ء
27- یادِ رفتگاں (اول۔دوم) — ماہر القادری (مرتبہ طالب الہاشمی) — 1984ء
28- تاریخ رفتگاں (تین حصے) — صابر براری ضیائی — 1986ء
29- تذکرہ شعرائے بدایوں — شہید بدایونی — 1987ء
30- تاریخ شعرائے روہیل کھنڈ (چار حصے) — شایاں بریلوی — 1989ء
31- انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا — سید قاسم محمود — 1998ء
32- تحریک پاکستان اور علماء کرام — محمد صادق قصوری — 1999ء
33- تذکرہ شعرائے میرٹھ * — نور احمد میرٹھی — 2003ء
34- دبستانوں کا دبستان کراچی (اول دوم) — احمد حسین صدیقی — 2003-05ء

اُردو غزل گو شعراء کے عام تذکروں میں کسی نعت نگار کا احوال مشکل سے ملتا ہے۔ نور احمد میرٹھی نے شاید اس غلط روایت کے جمود کو توڑا ہے انہوں نے اپنے قابل ذکر اور اہم "تذکرہ شعرائے میرٹھ" میں حمد و نعت سے شعرائے کرام کے کلام کا آغاز کیا ہے۔ بعد میں غزل گوئی بھی زیر بحث رہی ہے کہ اصل میں جو اس تذکرہ شعرائے میرٹھ کی جان ہے۔ یہ نئی روایت اور اہم تبدیلی دیکھ کر نور احمد میرٹھی کے لئے دل سے ڈھیروں دعائیں نکلتی ہیں۔ یہ کام دیکھ کر اب یہ توقع ہو چلی ہے کہ آئندہ عام تذکرہ نگار بھی اس نئی روایت کو خوشدلی سے اپنائیں گے۔

نور احمد میرٹھی کی توجہ ایک اہم کام کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ وہ شعبۂ تذکرہ نگاری کے غواص و مشاق ہیں تذکرہ نگاری کے حوالے سے سب سے زیادہ کتب اُن کے پاس موجود ہیں۔ نور احمد میرٹھی اردو غزل گو شعراء کے عام تذکروں سے صرف ان نعت گو شعراء کو یکجا فرمادیں جنہیں مختلف تذکرہ نگاروں نے اپنے اپنے تذکروں میں نہ چاہتے ہوئے بھی جگہ دی ہے۔ اگر یہ تمام نعت گو شعراء کسی ایک تذکرہ میں جمع ہو جائیں تو یہ ایک اہم اور عظیم نعتیہ خدمت ہو گی۔ جسے فی زمانہ نور احمد میرٹھی ہی احسن طور پر انجام دے سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ صاحب مطالعہ اور حمد و نعت شناسی کے جذبۂ لازوال سے مالا مال ہیں۔

Marfat.com

اُردو ادب کے تقریباً تمام تذکرہ نگاروں نے نعت گو شعراء کے ذکر سے اجتناب برتا ہے۔ شعبہ نعت میں خالصتاً نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت زیادہ پرانی نہیں۔ دیگر اُردو تذکرہ نگاروں نے نعت گو شعراء کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔ اگر کہیں پر کسی تذکرہ نگار نے بادل نخواستہ یا تکلفاً کسی نعت گو شاعر کا ذکر کیا بھی ہے، تو سارا زور اُس کی غزل گوئی پر صرف کیا ہے۔ اکثر نے تو یہ زحمت بھی نہیں کی، یہی لکھ دیتے کہ موصوف نعت گو بھی تھے۔ نعتیہ نمونہ کلام دینا تو کُجا۔

اس روایت کی صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ محمد جمیل احمد نے ''اردو شاعری پر ایک نظر'' کے نام سے شعرائے کرام کا ایک تذکرہ تحریر کیا ہے۔ جس میں اردو شاعری اور شعرائے کرام کے حوالے سے شرح و بسط کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے۔ یہ کتاب 1985ء میں غضنفر اکیڈمی پاکستان کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

''اُردو شاعری پر ایک نظر'' میں دیگر شعرائے کرام کی طرح حضرت امیر مینائی رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر بھی غزل گو شاعر کی حیثیت سے دور دوم۔ دربار رامپور کے شعراء میں بڑے دھواں دھار طریقہ سے کیا ہے۔ صفحہ 268 تا 271 چار صفحات کے اس تعارف میں منشی امیر احمد امیر مینائی کا ابتدائی دور، دوسرا دور۔ رنگ تغزل، خمریات، سادگی اور تاثیر، فلسفیانہ خیالات، قصیدہ نگاری سب کا ذکر موجود ہے۔ سوائے نعت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

حضرت امیر مینائی وہ شخصیت ہیں کہ جنہیں اُردو نعت گوئی کا ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے اور آپ کے بغیر اُردو نعت گوئی کا تذکرہ نامکمل ہے۔ غزل سے زیادہ نعت پر کام کیا ہے۔ مگر عصر حاضر کا تذکرہ نگار آپ کی سب سے اہم اور اعلیٰ صفت سے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کر رہا ہے۔ یہی حال تقریباً تمام تذکروں اور تذکروں نگاروں کا ہے۔ اِلّا ماشاءاللہ کے علاوہ۔

اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کا آغاز

شعبہ نعت میں ''نعتیہ تذکرہ نگاری'' کی عمر زیادہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں 70ء کی نصف دہائی سے پہلے نعتیہ تذکرہ نگاروں کی کوئی اجتماعی کتابی روایت نہیں ملتی۔ البتہ انفرادی طور سے کہیں کہیں نعت گو شعراء کا ذکر ضرور ملتا ہے۔

اُردو نعتیہ ادب میں مختلف نعتیہ مقالات و تذکرے اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے لکھے گئے تحقیقی و معلوماتی مقالات، نعتیہ شروح و جائزے، نعتیہ ماہنامے، نعتیہ کتابی سلسلے اور مختلف وقتوں

Marfat.com

میں شائع ہونے والے متفرق نعت نمبر تمام کے تمام نعتیہ تذکرہ نگاری کے فروغ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے چند معروف مشاہیرِ نعت کے اسمائے گرامی ملاحظہ کیجئے۔ ڈاکٹر طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، علامہ اختر الحامدی، علامہ شمس بریلوی، ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کے نام سرِفہرست ہیں۔

ہم نے ابتدائی طور پر کیے گئے کام کے ساتھ بعد میں ہونے والے کاموں کا ذکر بھی کیا ہے۔ شعبہ نعت میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بہت تیزی سے آگے بڑھی بعد میں اس موضوع کو تقویت دینے والوں کے اسمائے گرامی بھی ملاحظہ کیجئے۔

بخت آور، پروفیسر یونس شاہ گیلانی، گوہر ملسیانی، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری، پروفیسر اشفاق احمد، ادیب رائے پوری، ڈاکٹر شمیم گوہر، افضال نقوی فضل فتحپوری، پروفیسر اکرم رضا، ڈاکٹر ریاض مجید، پروفیسر محمد شعیب، ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی، راجا رشید محمود، ڈاکٹر محمد اسمٰعیل آزاد فتحپوری، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، ڈاکٹر مظفر عالم جاوید، ڈاکٹر عاصی کرنالی، سید محمد قاسم اور حمایت علی شاعر قابلِ ذکر ہیں۔

بعد ازاں اس شعبے میں نمایاں ترین خدمات انجام دینے اور مستقل لکھنے والوں میں سید محمد قاسم، راجا رشید محمود، شہزاد احمد (کراچی)، نور احمد میرٹھی، طاہر حسین طاہر سلطانی، اور پروفیسر شفقت رضوی شامل ہیں۔ ہم نے یہاں جتنے بھی حضرات کے اسمائے گرامی درج کئے ہیں ان سب نے کسی نہ کسی طور پر نعتیہ تذکرہ نگاری کو رواج دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

نعتیہ تذکرہ نگاری کی حامل کُتب، مقالہ جات و انتخابِ نعت

ذیل میں ہم اُن کتب، مقالہ جات و انتخابِ نعت کی فہرست شائع کر رہے ہیں۔ کہ جن میں ''نعتیہ تذکرہ نگاری'' کی روایت اپنے عروج و کمال کو چھوتی نظر آتی ہے۔

الحمدللہ! ''اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری'' کا ایک اجمالی خاکہ آپ حضرات کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ جس کی مدد سے آپ اس شعبے میں ہونے والے اہم اور وقیع کاموں کو بیک نظر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اس موضوع پر اس نوعیت کا کوئی دوسرا کام تحریری طور پر ہمارے سامنے نہیں۔

Marfat.com

بعض کُتب بیک نظر دیکھنے پر محسوس ہوں گی کہ یہ تذکرہ نگاری پر مشتمل نہیں۔ مگر ہم نے صرف ایسی کُتب کو یکجا کیا ہے جس میں کہیں نہ کہیں تذکرہ نگاری کی روایت شامل ہے اگر ان تمام کُتب کا اجمالی تعارف دیکھنا چاہیں تو راقم الحروف کا مرتب کردہ حمد و نعت کراچی کا (نعت نمبر کُتب) ستمبر 2007ء ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں ان کُتب کے علاوہ اور بہت سی اہم کُتب حمد و نعت کا ذکر ہے۔

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق	اُردو کی نعتیہ شاعری	(پٹنہ بھارت)	1974ء
ڈاکٹر فرمان فتح پوری	اُردو کی نعتیہ شاعری	(لاہور)	1974ء
ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق	اُردو میں نعتیہ شاعری (ڈاکٹریٹ)	(کراچی)	1976ء
علامہ شمس بریلوی	کلام رضا کا تحقیقی اور ادبی جائزہ	(کراچی)	1976ء
ملک شیر محمد	مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری	(لاہور)	1976ء
علامہ اختر الحامدی ضیائی	امام نعت گویاں	(ساہیوال)	1977ء
راجا رشید محمود	اقبال واحمد رضا مدحت گران پیغمبر	(لاہور)	1977ء
ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی	عربی میں نعتیہ کلام (ڈاکٹریٹ)	(کراچی)	1978ء
بخت آور	آنحضرت کے دور کی نعتیہ شاعری	(لاہور)	1980ء
پروفیسر سید یونس شاہ گیلانی	تذکرہ نعت گویانِ اُردو (حصہ اول)	(ایبٹ آباد)	1982ء
گوہر ملسیانی	عصر حاضر کے نعت گو	(صادق آباد)	1983ء
ڈاکٹر انعام الحق کوثر	نبی کریم کا ذکر بلوچستان میں	(لاہور)	1983ء
پروفیسر سید یونس شاہ گیلانی	تذکرہ نعت گویان اُردو (حصہ دوم)	(ایبٹ آباد)	1984ء
ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری	تذکرہ نعت گو شاعرات	(کراچی)	1984ء

Marfat.com

پروفیسر اشفاق احمد	شاعری اور حسان بن ثابت	(ملتان)	1984ء
ادیب رائے پوری	مدارج النعت	(کراچی)	1986ء
ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد فتح پوری	نعتیہ شاعری کا ارتقاء	(الہ آباد۔بھارت)	1988ء
ڈاکٹر سید شمیم گوہر	نعت کے چند شعرائے متقدمین	(الہ آباد۔بھارت)	1989ء
افضال حسین نقوی فضل فتحپوری	اُردو نعت تاریخ و ارتقاء	(کراچی)	1989ء
پروفیسر محمد اکرم رضا	کاروانِ نعت کے حدی خواں	(گوجرانوالہ)	1989ء
ڈاکٹر ریاض مجید	اُردو میں نعت گوئی (ڈاکٹریٹ)	(لاہور)	1990ء
پروفیسر محمد شعیب	اسلامی نعتیہ شاعری اور شاہ ولی اللہ	(لاہور)	1991ء
ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی	اُردو شاعری میں نعت گوئی (ڈاکٹریٹ)	(بہار۔بھارت)	1991ء
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل آزاد فتحپوری	اُردو شاعری میں نعت (ڈاکٹریٹ)	(لکھنو۔بھارت)	1992ء
ادیب رائے پوری	مشکوٰۃ النعت (عربی کی نعتیہ شاعری)	(کراچی)	1993ء
سید محمد قاسم	پاکستان کے نعت گو شعراء (حصہ اول)	(کراچی)	1993ء
شہزاد احمد (کراچی)	کراچی کے نعت گو	(کراچی)	1993ء
شہزاد احمد (کراچی)	حیدر آباد کے نعت گو	(کراچی)	1993ء
ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی (شہید)*	مجلہ اوج (ہر دو نعت نمبر)	(لاہور)	1993ء
راجا رشید محمود	غیر مسلموں کی نعت گوئی (تذکرہ و انتخاب)	(لاہور)	1994ء
رئیس احمد*	حریم نعت	(کراچی)	1995ء

Marfat.com

راجا رشید محمود	خواتین کی نعت گوئی (تذکرہ و انتخاب)	(لاہور)	1995ء
اختر لکھنوی، قمر وارثی *	خوشبو سے آسماں تک (تذکرہ و ردیفی انتخابِ نعت)	(کراچی)	1995ء
شہزاد احمد (کراچی)	بارگاہِ رسالت کے نعت گو	(کراچی)	1996ء
قمر وارثی *	جلوے حیات آراستہ (تذکرہ و ردیفی انتخابِ نعت)	(کراچی)	1996ء
نور احمد میرٹھی	بہر زماں، بہر زباں صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلم شعراء کا عالمی تذکرہ	(کراچی)	1996ء
قمر وارثی *	آب و تابِ رنگ و نور (تذکرہ و ردیفی انتخابِ نعت)	(کراچی)	1997ء
طاہر حسین طاہر سلطانی	اذانِ دیر (غیر مسلم حمد گو شعراء)	(کراچی)	1997ء
ڈاکٹر مظفر عالم جاوید صدیقی	اردو میں میلاد النبی ﷺ (ڈاکٹریٹ)	(لاہور)	1998ء
قمر وارثی *	جمال اندر جمال (تذکرہ و ردیفی انتخابِ نعت)	(کراچی)	1998ء
حمایت علی شاعر	عقیدت کا سفر	(کراچی)	1999ء
راجا رشید محمود	اردو کے صاحب کتاب نعت گو	(لاہور)	1999ء
طاہر حسین طاہر سلطانی	حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر (شاعرات کی حمد گوئی)	(کراچی)	1999ء
ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط	اردو میں حمد و مناجات	(کراچی)	2000ء
ڈاکٹر عاصی کرنالی	اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر (ڈاکٹریٹ)	(کراچی)	2001ء

Marfat.com

پروفیسر شفقت رضوی	اُردو میں حمد گوئی (چند گوشے)	(کراچی)	2002ء
پروفیسر شفقت رضوی	اُردو میں نعت گوئی (چند گوشے)	(کراچی)	2002ء
ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری (ڈاکٹریٹ)	(لاہور)	2002ء
نثار علی اجاگر	سدا بہار نعتیں	(کراچی)	2003ء
طاہر حسین طاہر سلطانی	اُردو حمد کا ارتقاء (حمد گو شعراء کا تذکرہ)	(کراچی)	2004ء
حفیظ تائب *	حمد و نعت کی بہاریں	(لاہور)	2004ء
طاہر حسین طاہر سلطانی	گلشن حمد (غیر مسلم حمد گو شعراء کا اولین تذکرہ)	(کراچی)	2005ء
نور احمد میرٹھی	گلبانگ وحدت (غیر مسلم حمد گو شعراء کا تذکرہ)	(کراچی)	2007ء
طاہر حسین طاہر سلطانی	خوشبوؤں کا سفر (تذکرہ نعت گویان پنجاب)	(کراچی)	2007ء
سید محمد قاسم	پاکستان کے نعت گو شعراء (حصہ دوم)	(کراچی)	2007ء
طاہر حسین طاہر سلطانی	تذکرہ نعت گویان کراچی (اول۔دوم)	(کراچی)	2007ء

قدر نا سپاسی ہو گی اگر میں اس موقع پر حضرتِ حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکرِ خیر نہ کروں۔ نعت اور نعت گو شعراء کے سلسلے میں اُن کی بے مثال خدمات ہیں جنہیں کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

٭ "حمد و نعت کی بہاریں" 2003ء کا ایک کتابی جائزہ تھا۔ جسے حضرتِ حفیظ تائب

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ نے عمران نقوی کی تحریک پر روزنامہ نوائے وقت لاہور کے لئے لکھا تھا۔ یہ مکمل جائزہ چار اقساط پر مشتمل تھا۔ پہلی قسط 2 جنوری، دوسری قسط 9 جنوری، تیسری قسط 16 جنوری، چوتھی اور آخری قسط 23 جنوری 2004ء میں نوائے وقت لاہور میں شائع ہوئی۔ حضرتِ حفیظ تائب مرحوم نے اخبار کے یہ تمام تراشے راقم کے نام روانہ کیے تھے۔ حمد و نعت کی بہاریں 2003ء کا جائزہ در حقیقت نعت کے موضوع پر کام کرنے والوں کا تذکرہ و خلاصہ ہے۔ جس میں نعت گوئی کا فروغ اور اس جہت میں ہونے والے کاموں کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ تذکرہ مختصر مگر جامع ہے۔ حضرت حفیظ تائب کی نعت سے قوی نسبت اس جائزے سے آشکار ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی (شہید۔ لاہور) نے شعبۂ نعت کو وہ عظیم اور یادگار تحفہ مُجلّہ اوج لاہور دو نعت نمبروں کی صورت میں دیا ہے کہ دنیائے نعت اس پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ اتنی عظیم الشان اور فقید المثال تاریخی کارنامہ نعت کے موضوع پر انجام دینے والی دوسری کوئی شخصیت ہمارے سامنے نہیں۔

اوج نعت نمبروں میں شعبۂ نعت کے ہر موضوع کا احاطہ کیا گیا ہے۔ آپ کو جس موضوع پر جو مواد درکار ہو۔ وہ آپ کو اس میں ضرور مل جائے گا۔ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی نے اس کام کو ہمہ جہت بنایا ہے۔ اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے اوج نعت نمبر 1 میں ''نگر نگر میں نعت'' اور پنجاب میں نعت کے موضوع پر جو کام یکجا کیا ہے۔ اس کی کوئی دوسری مثال ہمیں پورے نعتیہ ادب میں نہیں پر نہیں ملتی۔ بلاشبہ یہ سب وہ تذکرے ہیں جو مختلف حضرات نے تالیف کیے ہیں۔ مگر اس میں تحریک ڈاکٹر آفتاب نقوی کی شامل ہے۔

''نگر نگر میں نعت''۔ بلوچستان میں فارسی کے نعت گو، بلوچستان میں پشتو کے نعت گو، بلوچستان میں اردو نعت، سندھ میں اردو نعتیہ شاعری، حیدر آباد کے نعت گو، لاڑکانہ میں نعتیہ شاعری، کراچی میں نعت رسول

''پنجاب میں نعت'' ملتان میں فروغ نعت، مظفر گڑھ لیہ کے نعت گو، میانوالی میں نعت نگاری، اوکاڑہ میں نعتیہ شاعری، سرگودھا میں نعتیہ شاعری، گوجرانوالہ کے نعت گو، جھنگ کی نعتیہ شاعری، شعرائے سیالکوٹ اور اردو نعت، فروغ نعت میں لاہور کا کردار، فروغ نعت میں فیصل آباد کا کردار، جڑانوالہ کی پنجابی نعت، شیخوپورہ کے نعت گو، امرتسر کے چند نعت گو۔

Marfat.com

آپ حضرات نے نعتیہ تذکرہ نگاری کے عنوانات ملاحظہ کیے۔ اس سے آپ کام کی وسعت کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ اگر ان تمام تذکروں کو یکجا کر کے کتابی شکل میں شائع کیا جائے تو یہ اہم اور وقیع تذکرے کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوں گے۔ کاش کے کوئی دردمند دل اس کام کی جانب توجہ کرے اور اس کو کتابی شکل میں یکجا کر دے تو یہ بہت عظیم خدمت ہوگی۔

مولانا نثار علی اُجاگر نوجوان شاعر اور درسِ نظامی کے فارغ ہیں۔ ابتداء ہی میں شہرت کی بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ رئیس احمد خوش الحان ثناء خوانِ رسول اور نوجوان نعت گو ہیں اچھا شعر کہتے ہیں۔ قمر وارثی ہر سہ حضرات بھی نعتیہ تذکرہ نگاری میں شامل ہیں۔ بلاشبہ ان تینوں حضرات نے نعت کے منتخبات ترتیب دیئے ہیں۔ نعتوں کی ترتیب کے ساتھ ساتھ مرتبین نے نعت گو شعراء کے مختصر حالاتِ زندگی و خدمات کو بھی ایک خاکہ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ ہر سہ حضرات کا یہ کام یقیناً قابلِ توجہ اور لائقِ صد مبارکباد ہے۔

دبستانِ وارثیہ کے روحِ رواں قمر وارثی نے دبستانِ وارثیہ کے زیرِ اہتمام ہونے والے نعتیہ مشاعروں کی نعتیں سال بہ سال کتابی شکل میں شائع کرنے کی جو طرح ڈالی ہے۔ وہ بہت مستحکم اور قابلِ تقلید عمل ہے۔ قمر وارثی نعتوں کے ساتھ شعرائے کرام کے خاکے بھی دیتے ہیں اگر وہ ان تمام خاکوں کو یکجا کر دیں تو ایک قابلِ ذکر نعتیہ تذکرہ بن سکتا ہے۔

آپ نے نعتیہ تذکرہ نگاری کو فروغ دینے والوں کے اسمائے گرامی اور سال بہ سال اس شعبے میں لکھی جانے والی کُتب کے نام ملاحظہ کیے۔ نعتیہ تذکرہ نگاری کا یہ سفر بہت تیزی سے جاری ہے۔ ''اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری'' کی کوئی باقاعدہ یا باضابطہ تحریر اس سے پہلے ہمارے سامنے موجود نہیں۔ کوئی تحقیق حرفِ آخر یا مکمل نہیں ہوتی۔ اسے بارش کا پہلا قطرہ یا اس سلسلے میں ہونے والی پہلی کاوش جانیے گا۔ مجھے یقین کامل ہے کہ اس مقالہ کے بعد اور بہت سے مقالے ضبطِ تحریر میں لائے جائیں گے۔ جو شعبۂ نعت میں اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے نہ صرف مفید و موثر ہوں گے بلکہ اپنے دامن میں مزید وسعتوں اور اضافوں کے ساتھ اس سفر میں شامل ہوں گے۔

طاہر سلطانی بحیثیت تذکرہ نگار

طاہر سلطانی اپنے ہم عمر اور معاصرین میں اپنے ہمہ وقت او متحرک کام کے سبب سب

Marfat.com

سے زیادہ قد آور اور ممتاز دکھائی دیتے ہیں۔ صبح و مسا فروغ حمد و نعت کے لئے تن تنہا یادگار خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شروع سے کتابیں تصنیف و تالیف کر رہے ہیں۔ شعبۂ حمد و نعت میں تذکرہ نگاری کے فن کو بھی فروغ دے رہے ہیں۔ شعبۂ حمد میں کئی حوالوں سے اوّلیات کے مستحق ہیں۔

طاہر سلطانی نے شعبۂ حمد و نعت میں کتنا کام کیا ہے۔ اس کی مقدار و معیار کی کیا اہمیت ہے۔ حمد نگاری کے حوالے سے انہوں نے جو نمایاں ترین خدمات کتابی صورت میں انجام دی ہیں؟ حمد باری تعالیٰ کہنے کی تحریک بیدار کی ہے۔ یہ بنیادی اوصاف طاہر سلطانی کے علاوہ ان کے کسی ہمعصر میں موجود نہیں۔ یہ سعادت صرف طاہر سلطانی کو حاصل ہے۔

''عام تذکرہ نگاری'' بذاتِ خود ایک مشکل ترین فن ہے۔ چہ جائیکہ اس میں ''شعبہ حمد و نعت نگاری'' کو موضوع سخن بنایا جائے۔ ''تذکرہ نگاری'' کی تمام روایات و لوازمات کو نبھانے کے لئے ازخود تذکرہ نگار کا وسیع المطالعہ اور موضوع سے مطابقت رکھنا ضروری ہے۔ تذکرہ نگار میں اگر ہر دو خصوصیات موجود نہیں تو وہ کامیاب تذکرہ نگار نہیں کہلائے گا۔

الحمدللہ! طاہر سلطانی نہ صرف ان خصوصیات سے متصف ہیں، بلکہ وہ شعبۂ حمد و نعت نگاری میں قابل قدر اور اہم معلوماتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ذیل میں ان کے تالیف کردہ تذکروں کا ایک اجمالی تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

اذان دیر/ 1997ء

''اذان دیر'' یہ طاہر سلطانی کا مرتب کردہ حمدیہ انتخاب ہے۔ جسے غیر مسلموں کی حمدیہ شاعری کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ یہ انتخاب اپنے موضوع اور مواد کے لحاظ سے سب سے پہلا انتخاب ہے۔ غیر مسلم شعراء کی حمدوں کے سلسلے میں اس سے پہلے کوئی کاوش ہمارے سامنے موجود نہیں۔ یہ منفرد اور معیاری کام نقش اول کی حیثیت سے ہمارے سامنے موجود ہے۔

اذان دیر میں 49 غیر مسلم شعرائے کرام کی حمدیں شامل ہیں۔ بعض شعراء کی تو ایک سے زیادہ حمدیں بھی شامل کی گئی ہیں مرتب کے پیش نظر صرف یہ مقصد کارفرما رہا ہے کہ غیر مسلم شعراء کے حوالے سے تمام حمدوں کو یکجا کر دیا جائے تاکہ آئندہ انتخاب اور اس موضوع پر کام کرنے والوں کو کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مرتب نے اذان دیر کو دو ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ اس کے پہلے باب میں تو حمدیں اور

Marfat.com

متفرق اشعار ہیں۔ جبکہ اس کے باب دوم میں چند غیر مسلم حمد گو شعراء کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔

اس کتاب کے کل صفحات 184 ہیں۔ جبکہ اس کے ناشر ادارہ چمنستان حمد و نعت ٹرسٹ کراچی ہیں۔

حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر/1999ء

طاہر سلطانی کا مرتب کردہ تذکرہ و حمدیہ انتخاب ''حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر'' ۹۹ خواتین شاعرات کی حمدوں پر مشتمل ہے۔ مرتب نے اس کتاب کو سہ جہت میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی جہت میں انہوں نے خواتین شاعرات کی حمدوں کے ساتھ ان کے حالاتِ زندگی بھی شامل کئے ہیں۔ دوسری جہت میں وہ خواتین شاعرات شامل ہیں جن کی حمدیں تو موجود ہیں مگر مرتب کو باوجود تلاش و جستجو کے ان کے حالاتِ زندگی میسر نہ آسکے۔ انہوں نے ایک اچھا یہ کام کیا ہے کہ جو حمد جہاں سے لی ہے اسے تفصیل کے ساتھ لکھ دیا ہے کہ اس کا اصل ماخذ کیا ہے۔ تیسری اور آخری جہت بھی لائق توجہ ہے۔ اس جہت میں ان تمام خواتین شاعرات کی حمدیں شامل ہیں جو مرتب موصوف نے براہِ راست اپنے ذرائع استعمال کرتے ہوئے حاصل کی ہیں۔ اگر طاہر سلطانی ان خواتین شاعرات کی صرف حمدیں بھی شائع کر دیتے تو یہ بھی ایک عظیم خدمت ہوتی۔ چہ جائیکہ انہوں نے ایسے توجہ طلب لوازمات بھی یکجا کر دیئے ہیں جو سب کے لئے ہمیشہ معاون ثابت ہوں گے۔ انہوں نے اس موضوع پر کام کو روکا نہیں، اس سلسلہ میں ان کی مزید پیش قدمی جاری ہے۔

اُردو حمد کا ارتقا/2004ء

اُردو حمد کا ارتقاء جو کہ شعبۂ حمد نگاری کا اجمالی جائزہ اور حمد گو شعراء کا تذکرہ بھی ہے۔ یہ بے مثال تذکرہ شعبۂ حمد نگاری میں نئی روایات کا حامل ہے۔ بلکہ اپنے انفرادی اور مہتم بالشان موضوع کی مناسبت اور اولیات کے سبب شاہراہ حمد میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

''صاحب کتاب حمد گو شعراء'' کا یہ بے مثال تذکرہ شعبۂ حمد نگاری میں نئی روایات کا امین ٹھہرے گا۔ یہی نہیں بلکہ آیندہ آنے والے وقت میں اس سے بھر پور استفادہ بھی کیا جائے گا۔

''اردو حمد کا ارتقاء'' طاہر سلطانی کا مرتب کردہ تذکرہ صاحبِ کتاب حمد گویان پر مشتمل ہے۔ صاحبِ کتاب حمد گویان کے اس تذکرے کو طاہر سلطانی نے وقیع سے وقیع تر بنانے کے لئے

Marfat.com

حتی المقدور کوشش کی ہے۔ اس حمدیہ تذکرے کی مدد سے آپ حضرات حمد گوئی کی تاریخ اور حمد گوئی کے فروغ و ارتقا سے بخوبی واقف ہو جائیں گے۔ صاحب کتاب حمد گو شعراء کے تذکرے کے علاوہ 259 شعراء و شاعرات کے مختصر کوائف اور نمونتاً حمدیہ اشعار بھی دیئے گئے ہیں۔ جس سے صاحب تذکرہ کی حمد گوئی سے دلچسپی و معلومات کا بھی پتہ چلتا ہے۔

''اردو حمد کا ارتقاء'' حمدیہ ادب کا خزانہ ہے۔ اس تذکرے میں حمد نگاری کے سلسلے میں ہونے والی تمام کاوشوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جسے آپ بجا طور پر حمدیہ ادب کا تحقیقی و اجمالی جائزہ کہہ سکتے ہیں۔ 632 صفحات پر مشتمل یہ تذکرہ 14 اگست 2004ء میں جہانِ حمد پبلی کیشنز کے زیر اہتمام کراچی سے شائع ہوا۔

گلشنِ حمد/ 2005ء:

''گلشنِ حمد'' طاہر سلطانی کا مرتب کردہ غیر مسلم حمد گو شعرا کا اولین تذکرہ و حمدیہ کلام ہے جنوری 2005ء میں جہانِ حمد پبلی کیشنز کراچی پاکستان نے اس کو شائع کیا۔ ''گلشنِ حمد'' حصہ اول میں 66 شعراء کا تذکرہ و حمدیہ کلام شاملِ اشاعت ہے۔ واضح رہے کہ غیر مسلم حمد گو شعراء کے سلسلے میں اس سے پہلے کوئی کام نہیں ہوا۔ غیر مسلم حمد گو شعراء کا یہ اولین تذکرہ طاہر سلطانی کے ماتھے کا جھومر ہے۔ اس پر وہ جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کریں کم ہے۔ طاہر سلطانی نے اس کے مآخذ کو بھی تحقیقی انداز میں ترتیب دیا ہے۔ بلاشبہ یہ تذکرہ اولین اور حوالہ جاتی کتاب ہے۔

نوٹ: ''گلبانگِ وحدت'' مرتبہ نور احمد میرٹھی کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی کہ غیر مسلم حمد گو شعراء کا اولین تذکرہ و حمدیہ کلام مرتبہ طاہر سلطانی، نور احمد میرٹھی کی نظر میں نہیں ہے۔ اس بات پر صرف حیرت کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔

خوشبوؤں کا سفر/ 2007ء

''خوشبوؤں کا سفر'' کے مرتب طاہر حسین طاہر سلطانی ہیں ''خوشبوؤں کا سفر'' پنجاب کے چند ممتاز و محترم نعت گویان اُردو کے اذکار پر مشتمل ہے طاہر سلطانی کا یہ تذکرہ اہلیان پنجاب کی نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دائمی نسبت و قوی تعلق کی دلیل ہے۔ یہ تذکرہ مؤلف کی قلبی وسعت اور کشادہ فکری کو ظاہر کرتا ہے۔

Marfat.com

اس تذکرے میں کُل 20 پنجاب کے نعت گویان اُردو سے مکالمے کیے گئے ہیں۔ان قابلِ احترام و قابلِ ذکر شخصیات میں بہت معتبر حضرات شامل ہیں جن کی نعتیہ خدمات نا قابل فراموش ہیں۔

حفیظ تائب:۔ عصر حاضر کا نعتیہ منظر نامہ حفیظ تائب کے ذکر کے بغیر نامکمل ہے۔

مظفر وارثی:۔ اُردو نعت گوئی میں توجہ حاصل کرنے والوں میں سرفہرست ہیں۔

ڈاکٹر ریاض مجید:۔ پاکستان کے سب سے پہلے خوش قسمت ہیں جنھوں نے شعبۂ نعت میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔

ڈاکٹر عاصی کرنالی:۔ پاکستان کے دوسرے خوش نصیب ہیں جنہوں نے نعت کے موضوع پر دوسرا پی ایچ ڈی کیا۔

حافظ لدھیانوی:۔ اُردو میں نعت گوئی کے حوالے سے ایک بڑا نام ہے۔

علیم ناصری:۔ اپنی نعتیہ شاعری اور خود کلامی کے حوالے سے معروف ہیں۔

مسرور بدایونی:۔ پختہ گو کہنے والوں میں ایک منفرد مقام کے مالک ہیں۔

راجا رشید محمود:۔ سب سے زیادہ شعبۂ نعت میں گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

خالد شفیق:۔ شام وسحر کے ابتدائی نعت نمبروں کے حوالے سے آپ کی نعتیہ خدمات لازوال ہیں۔

جعفر بلوچ:۔ شعبۂ حمد ونعت میں اپنے منفرد لہجہ کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔

اقبال نجمی:۔ اپنی بے مثال حمدیہ ونعتیہ خدمات کے حوالے سے بہت قابل احترام ہیں۔

گوہر ملسیانی:۔ اُردو نعت کے ابتدائی تذکرہ نگاروں میں آپ کا نام شامل ہے۔

ریاض حسین چودھری:۔جدید، تازہ وتوانا لہجہ آپ کی پہچان ہے۔

تابش صمدانی:۔ اپنی سادہ وپُرخلوص نعتیہ شاعری کے حوالے سے منفرد مقام رکھتے ہیں۔

عثمان ناعم:۔ اچھا شعر کہنے والوں میں شامل ہیں۔

نسیم سحر:۔ نام کی مناسبت سے نسیم اور سحر دونوں سے آشنا ہیں۔

یوسف طاہر قریشی:۔ اچھی شاعری آپ کی نشانی اور پہچان ہے۔

صابر کاسنجوی:۔ قدیم وجدید انداز میں نعتیہ شاعری کے حوالے سے ایک اہم نام ہے۔

محمد فیروز شاہ:۔ شعبۂ نعت کے حلقوں کی توجہ ہمیشہ رہے ہیں۔

Marfat.com

طاہر سلطانی کے مرتب کردہ تذکرہ ''خوشبوؤں کا سفر'' میں ہر شاعر کی ایک ایک حمد و نعت شامل ہے۔ شاعر کے کوائف مکالمے کی صورت میں پیش کیے گئے ہیں۔ مؤلف نے ہر شاعر کے بارے میں اپنی رائے کا بھی اظہار کیا ہے۔ طاہر سلطانی نے ان تمام انٹرویوز میں متذکرہ شخصیات کی نعتیہ خدمات کا احاطہ کیا ہے۔ جس کے سبب یہ تذکرہ ایک دلچسپ اور معلوماتی دستاویز بن گیا ہے۔ اس تذکرے کی مزید جلدیں ہنوز تشنۂ طبع ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک اور حسین کڑی ''تذکرہ نعت گویان کراچی'' پر مشتمل ہے۔ یہ تذکرہ بھی انشاء اللہ ایک تاریخی دستاویز ثابت ہوگا۔

''خوشبوؤں کا سفر'' اگست 2007ء میں جہان حمد پبلی کیشنز کے زیر اہتمام۔ نوشین سینٹر دوسری منزل کمرہ نمبر 19 اُردو بازار۔ کراچی۔ (پاکستان) سے شائع ہوا ہے۔ جبکہ اس تذکرے کو خوبصورت انداز میں طبع کیا گیا ہے۔ طاہر سلطانی کی زیر نگرانی شائع ہونے والی کتب صوری و معنوی انداز میں اہمیت کی حامل ہیں۔

طاہر سلطانی ''حمد یہ و نعتیہ تذکرہ نگاری'' کے علاوہ متعدد شعبہ جات میں دل و جان سے منفرد انداز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ طاہر سلطانی کی گرانقدر حمد یہ و نعتیہ خدمات کو اگر ضبط تحریر میں لایا جائے تو ایک ضخیم مقالہ تیار ہو سکتا ہے جس کی فی زمانہ اشد ضرورت ہے۔

طاہر سلطانی کا میں شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اس موضوع کی جانب نہ صرف توجہ دلائی۔ بلکہ گاہے بگاہے مجھ سے اس مقالے کے بہانے مجھے تحریک بھی دیتے رہے۔ ان کی عجلت پسند طبیعت نے یہ دقت پسند کام مجھ سے بالآخر لے ہی لیا۔ میں دعا گو ہوں کہ اُنھیں حمد و نعت کا یہ اعلیٰ ترین ذوق و شوق اپنے حصار میں رکھے۔

بروز جمعۃ المبارک
۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ
مطابق 3 اگست 2007ء
مرکزِ ''حمد و نعت'' کراچی

Marfat.com

ایک نکاتی ایجنڈا

شبیر احمد انصاری

عمومی طور پر شعبہ و پیشہ اور فکر و فن کا میدان کچھ بھی ہو اس کی ''اعلیٰ قدروں'' میں صرف وہی لوگ سرخرو ٹھہرتے اور ذیشان قرار پاتے ہیں جن کے قدم سچائی، استقلال، خوش سلیقگی اور سبک روی کے ساتھ اٹھتے ہیں اور ان قدموں کی چاپ ان ہی ''اعلیٰ قدروں'' کے تناظر میں سنائی دیتی ہے اور باقی رہتی ہے۔

ایسے ہی ایک قدم کی چاپ مجھے برادر گرامی طاہر سلطانی کے ذہن و دہن کی طرف سے آتی ہوئی سنائی دیتی ہے۔ وہ کھانے کے دستر خوان پر ہوں یا سفر میں اپنی موٹر سائیکل پر صبح سے شام اور شام سے صبح تک ان کی فکر و مساعی کا دائرہ بس ''ایک نکاتی ایجنڈا'' کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ اور وہ ایک نکاتی ایجنڈا بہر طور، اول و آخر ترویج حمد و نعت اور اس کا تذکرہ ہے۔ انھوں نے اس ''ایجنڈا'' پر کام کے لیے نہ صرف خود کو خود کے سپرد کر رکھا ہے۔ بلکہ وہ عہد حاضر کے صاحبانِ فکرِ صائب کو بھی اپنے طرحی حمدیہ مشاعروں، ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' اور سہ ماہی ''جہانِ حمد'' کے ذریعہ متحرک کیئے ہوئے ہیں اور یہ تحریک بجائے خود ''ایک کام'' ہے۔

سہ ماہی ''جہانِ حمد'' کے اب تک منظر عام پر آئے ہوئے سولہ وقیع شمارے ان کے اس ایک نکاتی مشن کے سولہ سنگھار کا پتہ دیتے ہیں۔ اور اب وہ جہان حمد کے سترہویں شمارے کو خوشبوؤں کا سفیر بنا کا پیش کر رہے ہیں اور یہ خوشبو ہے پنجاب سے تعلق رکھنے

Marfat.com

والے انیس (۲۰) نعت گویان اُردو کے تذکرہ کی۔

یہ ایک دل پذیر، روح تسکین اور ذیشان کام ہے۔ اس کام سے جہاں صاحب تذکرہ شخصیت کے نام اور کام کی تحفیظ مقصود ہے۔ وہاں ''صاحب کام'' شخصیت/ادارہ کی تکریم وستائش بھی از بس ضروری ہے۔

تاریخ ادب کے گلشن میں میر تقی میر کے نکات الشعراء (۱۱۶۵ء) سے سید محمد قاسم کی ''پاکستان کے نعت گو شعراء'' (۲۰۰۷ء جلد دوم) تک تذکرہ نویسی کے مختلف النوع رنگ وآہنگ کے جو خوبصورت پھول کھلے ہوئے ہیں اور قلب وذہن کو لطافت وبالیدگی عطا کرتے ہیں اس میں طاہر سلطانی کی جانب سے ایک خوش رنگ و مہک آمیز کام ''نعت گویان اُردو پنجاب'' کا تحفہ پیش کیا جارہا ہے۔ وارفتگان ادب یقیناً اس متاع شوق کا خیر مقدم کریں گے اور میں بھی اظہار مسرت کے ساتھ تبریک وتہنیت پیش کرتا ہوں۔

میری خواہش ہے کہ شاعر حمد ونعت طاہر سلطانی کی ہمہ جہت کاوشوں وکوششوں (جو انہوں نے فروغِ حمد ونعت کے لیے انجام دی ہیں) پر ایک کتاب ''طاہر سلطانی فن وشخصیت'' حرا فاؤنڈیشن ٹرسٹ پاکستان کی جانب سے شائع کی جائے۔ اس حوالے سے ہم نے دو ماہی ''سر بکف'' میں ایک اشتہار بھی شائع کیا ہے، کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حفیظ تائب

نام	○	عبدالحفیظ
قلمی نام	○	حفیظ تائب
ولادت	○	۱۹۳۱ء ، احمد نگر ضلع گوجرانوالہ
وفات	○	۱۲ جون، ۲۰۰۴ء

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعہ نعت	○	کوثریہ
اشاعت	○	۲۰۰۳ء
صفحات	○	۱۲۸
قیمت	○	۱۰۰
ناشر	○	القمرانٹرپرائزز، لاہور
دیگر مجموعہ ہائے نعت	○	صلوعلیہ والہ......وسلمو تسلیما وہی یسیں وہی طٰہٰ

Marfat.com

حفیظ تائب

(لاہور)

میں سوچتا ہوں کہ قلم کا کتنا بلند مقام ہے سوچیے اگر قلم نہ ہوتا تو پھر کیا ہوتا؟ قلم مقدس اور قلم کاری مقدس ترین عبادت ہے مگر کب؟ یہ جاننے کے لیے ہمیں قرآن مبین کی روشنی درکار ہے اور اس روشنی کے لیے قرآن فہمی بہت ضروری ہے۔

اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بھلائی ملی۔

پارہ ۳ سورۂ بقرہ

اور جب حکمت اور بھلائی مل جاتی ہے تو کوئی حسانؓ و کعب و بوصیری، سعدی و جامی و اقبال و احمد رضا، بہزاد لکھنوی، منور اور صبا ، بن جاتا ہے۔ اس قبیل سے تعلق رکھنے والے بے شمار حمد گو اور نعت گویان کی ایک طویل فہرست ہے انہی میں جناب حفیظ تائب صاحب بھی شامل ہیں جو عصر حاضر میں اپنے قلم سے حرف تابندہ تحریر کر کے اپنے رب کی نعمت کا خوب خوب چرچا کر رہے ہیں جناب حفیظ تائب صاحب نے اپنے معتبر قلم کو اسی طرح استعمال کیا ہے جیسا کہ اللہ ب العزت کا حکم ہے۔ عصر حاضر میں ان کے قلم کو اللہ کے فضل سے وہ اعتبار حاصل ہے جو بہت کم نعت گو شعراء کو نصیب ہوا فروغ حمد و نعت کے حوالے سے ان کا نام نعتیہ ادب کا ایک اہم گوشہ قرار پائے گا۔ حمد و نعت کی بہاریں کے عنوان سے وہ ایک اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں اکثر نعتیہ مجموعے ان کے پیش لفظ سے مزیّن نظر آتے ہیں۔ انتہائی مشفق اور خلوص و محبت والے انسان ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں راقم کو آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا اس ملاقات کے بعد ایک مرتبہ جناب حفیظ تائب صاحب جناب ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید جناب پروفیسر عاصی کرنالی صاحب

Marfat.com

میرے غریب خانے پر تشریف لائے میری بدقسمتی کہ ملاقات نہ ہو سکی اس کا مجھے عمر بھر پچھتاوا رہے گا البتہ خط و کتابت کے ذریعے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ قارئین محترم حفیظ تائب صاحب بلاشبہ ایک بڑے نعت گو ہیں بلکہ ایک رجحان ساز نعت گو کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپ کی ضیافت طبع کے لیے جناب حفیظ تائب صاحب کے چند حمدیہ و نعتیہ اشعار پیش کیے جاتے ہیں ۔

پرچم حمد اڑاتا ہوں میں
روح کو وجد میں پاتا ہوں میں
صبحدم پڑھتا ہوں قرآن مجید
گیت خلاق کے گاتا ہوں میں
جب بھی تاریکیاں گھیریں تائب
مشعلِ ذکر جلاتا ہوں میں

☆

زمانے پہ چھائی ہے رحمت خدا کی
ہر اک شے سے ظاہر ہے قدرت خدا کی
بشر اس کے آگے نہ کیوں سر جھکائے
کہ دیتی ہے عظمت اطاعت خدا کی
خدائی میں ہیں رنگِ وحدت کے سارے
بیاں کیسے تائب ہو عظمت خدا کی

☆

نبی ﷺ کے حسن سے ہستی کا ہر منظر چمکتا ہے
انہی کے نقشِ پا سے گنبدِ بے در چمکتا ہے
نبی ﷺ نے سارے اثنا و خلا کے راز کھولے ہیں
علم ان کا سب امکانات کے اوپر چمکتا ہے

Marfat.com

شاہِ فلک جناب رسالت مآب ﷺ ہیں
خالق کا انتخاب رسالت مآب ﷺ ہیں
جس نے برس کے دہر کو شاداب کر دیا
رحمت کا وہ سحاب رسالت مآب ﷺ ہیں
جس کی تجلیوں سے دو عالم ہیں تابناک
تائبؔ وہ آفتاب رسالت مآب ہیں

☆

قارئین محترم اب ہم آپ کی خدمت میں صفِ اول کے ممتاز نعت گو حضرت حفیظ تائب صاحب سے "جہانِ حمد" کے لیے کیے گئے سوالات کے جوابات پیش کرتے ہیں۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت۔

ج: اصل نام۔عبدالحفیظ۔والد صاحب کا اسمِ شریف۔حاجی چراغ دین قادری سروری۔
آبائی وطن۔احمد نگر ضلع گوجرانوالہ لیکن میری پیدائش ننھیال کے ہاں پشاور چھاؤنی میں ہوئی۔منہاس زمیندار گھرانے سے تعلق ہے۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: والد صاحب قبلہ مڈل اور ہائی اسکولوں میں ایس وی ٹیچر رہے اور ساتھ ساتھ امامت خطابت اور بچوں کو دینی تعلیم دینے کے کام فی سبیل اللہ کرتے رہے۔شعر وادب کا ذوق بھی رکھتے تھے۔
۱۹۴۷ء میں پہلے حج کے بعد انہوں نے سفرنامہ حج "تحفۃ الحرمین" لکھا تھا جو ۱۹۴۷ء ہی میں چھپ گیا تھا۔بعد میں لکھی ہوئی دو کتابیں چراغ معرفت اور چراغ حیات غیر مطبوعہ ہیں۔گھر میں اللہ اور اس کے حبیب پاک ﷺ کا چرچا رہتا تھا کہ والدین ان کاموں میں دلچسپی لیتے تھے۔گویا میں نے حمد و نعت سے معمور فضاؤں میں آنکھ کھولی اور اس میں والدہ مرحومہ کی دلچسپی خاص تھی۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

Marfat.com

ج: تعلیمی حالت اچھی تھی اور دینیات سے خاص شغف تھا اور اس مضمون میں اول آتا تھا۔ ہر درجے میں مختلف اساتذہ سے متاثر ہوا۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: پہلے پہل ۱۹۴۹ء میں نعتیں کہی تھیں، جن کے محرک گھریلو ماحول، دینی جلسے، دینی رسائل اور اسکول کی بزم ادب تھی۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء و شاعرات نے بہت کم کہی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: حمد باری تعالیٰ کم لکھے جانے کی یہ وجوہات سمجھ میں آتی ہیں (۱) حمد کو باقاعدہ صنف کا درجہ حاصل نہیں ہوا اور صوفی مزاج کے شعرا غزل میں عرفانی افکار بیان کر کے حمدیہ ذوق کی تسکین کر لیتے تھے (۲) دیوان کی ابتدا حمد سے ہوتی تھی لیکن حمد کے لیے باقاعدہ فضا مہیا نہیں تھی (۳) اللہ تعالیٰ کی ذات فہم و ادراک سے بالا ہے اور عام شاعر قرآن و حدیث سے کم کم استفادہ کرتے تھے، اس لیے انہیں حمدیہ مضامین کم سوجھتے تھے اور وہ زیادہ تر مظاہر قدرت کو حمد کا موضوع بناتے تھے اور اپنے اپنے مشاہدات تک حمد کو محدود رکھتے تھے۔ یوں حمد کا سکوپ زیادہ نہ تھا۔

س: حمد صنف سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: حمد باری تعالیٰ فی الحال موضوعِ سخن ہے، لیکن اب اسے صنف سخن بننے میں زیادہ دیر نہیں ہوگی کہ شعراء ادھر توجہ دینے لگے ہیں۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی احساس ندامت، جب کہ نعت حمد سے زیادہ حزم و احتیاط کی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: یہ کم مائیگی کا احساس ہے، ورنہ نعت لکھنا بھی کچھ آسان نہیں۔ یہ فرق ضرور ہے کہ نعت گوئی کے لیے فضا بن چکی ہے اور اس کی ایک مستحکم ہدایت قائم ہوئی۔ حمد کی فضا بنانے میں "جہانِ حمد" ایسی کاوشیں ضرور رنگ لائیں گے۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: حمد و نعت لکھنے والے سب شاعر مجھے عزیز ہیں اور ان میں سے ہر کوئی اپنی خصوصیات رکھتا ہے

Marfat.com

اور یہاں سب کی شخصی وفنی خصوصیات کا ذکر ممکن نہیں۔ اگر وقت اور زندگی نے مہلت دی تو حمد نگاروں پر الگ مقالہ لکھوں اور نعت نگاروں پر مزید بھی لکھنے کی سعی کروں گا۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات واحساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حج بیت اللہ شریف اور دربارِ رسول کریم میں حاضریاں ہو چکی ہیں۔ میں نے مجبوری کا بھی طویل دور گزارا اور کئی حاضریاں بھی نصیب ہوئیں دوری ومجبوری اور حاضری وحضوری دونوں الگ الگ کیفیتیں رکھتی تھیں۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: ''جہانِ حمد'' حمدیہ شاعری کو تحریک بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے اور اس نے بہت سے اچھے لکھنے والوں کا قلمی تعاون حاصل کر لیا ہے۔ لہٰذا اس بہت اہم جریدے سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ اس کی بہتری کے لیے تجاویز ملتی رہیں آپ ان میں سے مفید تجاویز سے استفادہ کرتے رہیے گا۔

س: کیا حمد ونعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: حمد ونعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھا جانا چاہیے لیکن ناقدوں کو اس ضمن میں ذہن کو بلند اور قلب کو کشادہ رکھنے کی ضرورت ہے۔

س: ترویج حمد ونعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: فروغِ حمد ونعت کے لیے حکومت تک یہ تجاویز پہنچانی چاہیں (۱) ملک بھر کی یونیورسٹیوں میں حمد ونعت وسیرت کی چیئر ہونی چاہیں، جن میں صاحب نظر اسکالرز کی نگرانی میں تحقیق تدوین اور تنقیدی کام ہونے چاہیں۔ (۲) اکادمی ادبیات پاکستان، مقتدرہ قومی زبان اور دوسرے اداروں کو ہر سال حمد ونعت کے انتخاب اور جائزے چھپوانے کا اہتمام کرنا چاہیے (۳) حکومتی اور نجی سطح پر حمدیہ ونعتیہ مشاعروں کا انعقاد ہونا چاہیے۔ اور ان میں پڑھے جانے والے کلام کو کتابی صورت میں محفوظ کیا جانا چاہیے۔ حمد ونعت میں لوگوں کی انفرادی تخلیقی، تحقیقی اور تنقیدی

Marfat.com

کاوشوں کی اشاعت کے لیے الگ ادارے قائم ہونے چاہیں۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: تمناؤں کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ تاہم میری آرزو یہی ہے کہ حمد و نعت بہتر سے بہتر انداز میں لکھنے کی توفیق ہو اور یہ عمل اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی خوشنودی کا سبب بنے۔ حاضری و حضوری کی صورتیں بھی پیدا ہوتی رہیں۔

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: مطبوعہ کتابیں:۔(۱)''صلوا علیہ و آلہٖ''(اردو نعتیہ مجموعہ)(۲)''وسلموتسلیما''(اردو نعتیہ مجموعہ)(۳)''وہی یٰسین وہی طٰہٰ''(اردو نعتیہ مجموعہ)(۴)''مناقب''(اردو منقبتیں)(۵)''سک متراں دی''(پنجابی نعتیں)(۶)''لیکھ''(پنجابی حمد و نعت و متفرق شاعری)(۷)''قصیدہ بردہ شریف ترجمہ سید وارث شاہ''(تدوین و تحقیق)(۸)''بہار نعت''(زندہ پاکستانی شعراء کی اردو نعتوں کا انتخاب مع جائزہ)(۹)''کتابیات سیرت ۱۹۷۳ء تا ۱۹۸۷ء(۱۰)''پنجابی نعت''(انتخاب مع کوائف شعراء و جائزہ)(۱۱) گل چیدہ(سلسلۂ حمد و نعت)(۱۲)''پہچان''(تحقیقی تنقیدی مضامین) ان کے علاوہ ۳۰ تحقیقی مقالات ۷۰ کتابوں کی پیشوائیاں(مقدمات) اور کئی ایم اے کے مقالات کی نگرانی مطبوعہ ہیں۔

غیر مطبوعہ کتابیں:۔(۱)''تشبیب''(مجموعۂ غزلیات)(۲)''حاضری''(پنجابی میں سفر نامہ حج)(۳)''نقدِ نعت''۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: ان معاملات میں کوئی قطعی اصول وضع نہیں ہو سکتا اور انہیں لوگوں کے ذوق اور طبعیت پر ہی چھوڑنا چاہیے۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: حمد و نعت کہنے کے لیے کتاب و سنت و سیرت کا مطالعہ، باطن کی طہارت اور ممدوح سے تعلق

Marfat.com

خاطر بنیادی لوازم میں، لیکن عصری تقاضوں کی آگہی بھی ضروری ہے۔

س: حمد یہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: آج کل طبیعت نعت کے علاوہ حمد کی طرف مائل ہے۔ دیکھیے کیا توفیق ہوتی ہے۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: موضوع کی رفعت، عظمت اور وسعت اپنی ہیچ مدانی کا احساس غالب رہتا ہے۔ لیکن کیفیات ہر وقت ایک جیسی نہیں ہوتیں۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: اب شدید خواہش ہے کہ حمد یہ مجموعہ پیش کروں اور توفیق ایزدی کا منتظر رہتا ہوں۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

ج: کام اپنے آپ ہونے لگیں اور جائز آمدنی میں گزارہ ہونے لگے۔ تو رشوت و سفارش ختم ہو سکتی ہے۔ لیکن ایسا کسی انقلاب کے بغیر ممکن نہیں۔

عبدالحفیظ ...... حفیظ تائب
مکان نمبر ۶۔ گلی نمبر ۷
صدیق گنج وسن پورہ لاہور
فون:۔ ۷۲۸۳۰۶۰

☆☆☆

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

پرچم حمد اڑاتا ہوں میں
روح کو وجد میں پاتا ہوں میں
صبحدم پڑھتا ہوں قرآن مجید
گیت خلاق کے گاتا ہوں میں
اس کی آیات سے کرنیں لے کر
اپنے آفاق سجاتا ہوں میں
تازہ کاری کا عمل دیکھتا ہوں
جس طرف آنکھ اٹھاتا ہوں میں
نیتوں کی جو خبر رکھتا ہے
اس کو احوال سناتا ہوں میں
جب بھی تاریکیاں گھیریں تائبؔ
مشعلِ ذکر جلاتا ہوں میں

حفیظ تائبؔ

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

یوں ذہن میں جمالِ رسالت سما گیا
میرا جہانِ فکر و نظر جگمگا گیا

خُلقِ عظیم و اسوۂ کامل حضور ﷺ کا
آدابِ زیست سارے جہاں کو سکھا گیا

اس کے قدم سے پھُوٹ پڑا چشمۂ بہار
وہ دشتِ زندگی کو گلستاں بنا گیا

انوارِ حق سے جس نے بھرا دامنِ حیات
جو نکہتِ وفا سے زمانے بسا گیا

رہ جائے گا بھرم مرے حرفِ نیاز کا
اس بارگاہِ ناز میں گر بار پا گیا

کتنا بڑا کرم ہے کہ تائبؔ سا بے ہُنر
توصیفِ مصطفٰے ﷺ کے لیے چن لیا گیا

حفیظ تائبؔ

Marfat.com

مُظفر وارثی

نام ○ محمد مظفرالدین احمد

قلمی نام ○ مظفر وارثی

ولادت ○ ۲۳دسمبر ۱۹۳۳ء میرٹھ

پتا ○ ۲۵۔ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔۵۴۵۷۰

فون:۔۷۸۴۰۹۶۹۔۷۸۳۰۹۶۹۔۷۸۴۰۹۶۹

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ نعت ○ دل سے درِ نبی تک

اشاعت ○ ۱۹۹۲ء

صفحات ○ ۱۶۰

قیمت ○ ۷۰روپے

ناشر ○ القمرانٹرپرائزز

رحمٰن مارکیٹ۔اردو بازار لاہور

دیگر مجموعہ ہائے نعت ○ بابِ حرم......نورِ ازل

کعبۂ عشق......میرے اچھے رسول

Marfat.com

مظفر وارثی

لاہور

مظفر وارثی ۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کی صبح میرٹھ کے محلے سرائے بہلم میں مسجد کے سامنے دو منزلہ مکان کے بالائی حصے میں فصیح الہند الحاج علامہ صوفی محمد شرف الدین احمد چشتی قادری سہروردی نقشبندی وارثی کے گھر پیدا ہوئے۔ آٹھ لڑکیوں کے بعد یہ پہلی اولاد نرینہ تھے۔ آغاز تعلیم میرٹھ میں جبار بلڈنگ کے سامنے ایک چھوٹا سا پرائمری اسکول تھا جس میں انہیں داخل کرا دیا گیا۔

آغاز شاعری ساتویں کلاس کے طالب علم تھے کہ قدرت نے مظفر کے اندر کے شاعر کو باہر نکالا۔ شعری تربیت میں والد کے علاوہ مغل پورہ جھنڈے والی بلڈنگ اور رشی بھون منگراں کے ماہانہ طرحی مشاعروں کا بڑا دخل تھا۔ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک بینک میں ملازمت مل گئی۔ یکم مارچ ۱۹۶۲ء کو ازدواجی زندگی سے منسلک ہوئے۔ اللہ نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا فرمایا۔ چاروں بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی۔ فرمان رسالت مآب ﷺ ہے۔ باپ کی جانب سے اولاد کے لیے بہترین عطیہ بہترین تعلیم و تربیت ہے۔ مظفر وارثی کی کتابیں اور اعزازات کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

غزل کے پانچ مجموعے: برف کی ناؤ۔۔۔لہجہ۔۔۔راکھ کے ڈھیر میں پھول۔۔۔تنہا تنہا گذری ہے۔۔۔

حمد و نعت کے چھ مجموعے: باب حرم۔۔۔نور ازل۔۔۔الحمد۔۔۔کعبۂ عشق۔۔۔
دل سے در نبی تک۔۔۔میرے اچھے رسول

نظم کے دو مجموعے: حصار۔۔۔ظلم نہ سہنا۔۔۔لہو کی ہریالی۔۔۔

قطعات کا مجموعہ: ستاروں کی آبجو

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ مظفر وارثی اردو دبستان نعت کا نہ صرف ایک عظیم نام ہے بلکہ بہت بڑا نام ہے۔ مظفر وارثی کے نعتیہ کلام اور ان کی آواز نے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے ہر اس خطے کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے جہاں جہاں اردو نعت کے شیدائی موجود ہیں۔ مظفر وارثی نے وہ یادگار قائم کیے ہیں جن کی مثال خال

Marfat.com

خال ہی نظر آتی ہے۔ مظفر وارثی وہ خوش بخت شاعر ہیں کہ جن کا مجموعہ حمد ''الحمد'' شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔ الحمد سے چند حمدیہ اشعار آپ کی ذوق طبع کے لیے پیش کیے جاتے ہیں ۔

تجھ سے کچھ اور بھی اس دل کو میں ڈرتے دیکھوں
ریت کی طرح جب انساں کو بکھرتے دیکھوں
جب بھی حق بات کوئی میری زبان سے نکلے
اپنے شانوں پہ تجھے ہاتھ سا دھرتے دیکھوں

اور جب شاعر کو یہ منظر دکھایا جائے تو پھر وہ یہ لہجہ اختیار کرتا ہے ۔

آنکھ اٹھے تیرے لیے کھلتے ہیں لب تیرے لیے
میرا جینا مرا مرنا میرے رب تیرے لیے
مسجد الفاظ میں دے رہا ہوں میں اذاں
میرا فن میرا ہنر میرا ادب تیرے لیے

اور جب مظفر وارثی نے صدق دل سے اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنا سب کچھ اسی کی نگرانی میں اسی کے سپرد کر دیا تو ان پر رحمتوں اور انوار کی ایسی بارشیں ہوئیں کہ کہہ اٹھے ۔

پروردگار عالم
حیراں ہوں ندرتوں پر
تیری ہی قدرتوں پر
ہے انحصار عالم
پروردگار عالم

لا تقنطو کا ہم کو دے کر اصول تو نے
پھینکے ہیں جھولیوں میں رحمت کے پھول تو نے
چھینا ہے مشکلوں کو
سوکھے ہوئے دلوں کو
بخشی بہار عالم
پروردگار عالم

قارئین محترم! اب ہم پروردگار عالم کے مقبول بندے مظفر وارثی کا ریکارڈ انٹرویو آپ کی نذر کر رہے ہیں۔

Marfat.com

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام، ولدیت۔

ج: پیدائش، ولدیت، اصل نام، تعلیمی کیفیت، بچپن کے واقعات، آغازِ شاعری، پہلی حمد و نعت کب کہی اور اس کے علاوہ بہت کچھ میری خودنوشت ''گئے دنوں کا سراغ'' میں تفصیل سے آپ کو مل جائے گا، کتاب پیش کرتا لیکن ناشر کی دی ہوئی کتابیں ختم ہو چکی ہیں۔ صرف ریکارڈ کی باقی ہے کراچی اُردو بازار سے اگر آپ حاصل کر لیں تو تفصیلات کے علاوہ سچائیوں کے ڈھیر آپ کی دسترس میں ہوں گے، بڑی اہم دستاویز ہے بڑے بڑے بھیانک اور عظیم پردہ نشینوں کی نقابیں نوچی ہیں۔ کچھ جوابات حاضر ہیں۔

س: حمد باری تعالیٰ شعرا و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: تمام انبیا اور رسول آخر نے جس کی رضا چاہی وہ کتنا اہم اور وسیع ترین ہوگا، توحید سمندر ہے رسالت کنارہ۔ ایسے ہی کسی نے نہیں کہا۔

جو سمجھ میں آگیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا

جس کا ایک ایک لمحہ ریکارڈ پر موجود ہے، اس تک فکر و نظر کی رسائی آسان نہیں، چہ جائیکہ اس کی تعریف جسے عرفان کی حدیں بھی نہ چھو سکیں، متقدمین نے بھی اپنے دواوین میں تبرکاً ایک ایک دو دو حمدیں شامل کی ہیں، شاید چھوٹوں نے بڑوں کا اتباع کیا ہو۔ لیکن موجودہ نسل جس سے میں بہت پر امید ہوں اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر چلنا جانتی ہے۔ ہم سے زیادہ وقیع ہے بے پایاں نعتوں کے علاوہ حمدوں کے بھی کئی مجموعے آ چکے ہیں، سچ پوچھیے تو پچھلے ادوار کی نسبت یہ سائنسی دور اللہ کے زیادہ قریب ہے، اس نے ہم اور ہمارے بزرگوں سے زیادہ خدا کی نشانیاں دیکھی ہیں۔ یہ زیادہ کھل کر حمد باری تعالیٰ کہہ سکتی ہے اور کہہ رہی ہے۔ خوف خدا برائی سے روکنے کے لیے لازم ہے، نیکی میں داخل ہونے کے لیے نہیں۔ شاید دلایت کے کسی موڑ پر کھڑے ہو کر یہ بات کہی گئی لیکن میں یقیناً ''با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار'' سے متفق نہیں۔ حمد ہو یا نعت معمولی سے معمولی لغزش یا گستاخی کی متحمل نہیں۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: مجازی محبوب کی تعریف یعنی غزل صنف ادب ہو سکتی ہے تو خلاق دو عالم کی توصیف کیوں نہیں ہو سکتی۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضی کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں، دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: بحمد اللہ ۱۹۸۱ء میں عمرے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔ خانۂ کعبہ کا طواف کر کے انسان اللہ کا اثبات ہی نہیں اپنی نفی بھی کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص میری قبر پر آیا وہ ایسا ہے

Marfat.com

جیسے زندگی میں مجھ سے ملا، یہ اعزاز تاج کی طرح میرے سر پر جگمگا رہا ہے۔ یہ تو میں کہہ ہی چکا ہوں
''مری اندر کی آنکھیں ہیں صحابی یا رسول اللہ''

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاوز بھی۔

ج: خوبصورت سرنامہ ہے، یہ کائنات ایک جہان حمد ہی تو ہے جس طرح ذرہ ذرہ اس کی تعریف کر رہا ہے حمدوں کا ڈھیر بھی ایسے ہی ذرات کا ایک پہاڑ ہے۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطہء نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: اس موضوع پر کئی سال پہلے اخبار میں اظہارِ خیال کر چکا ہوں جس احترام اور احتیاط سے حمد و نعت کہی جاتی ہے اس احترام و احتیاط سے اس کا تجزیہ کرنا بھی ضروری ہے، ورنہ معیار قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ ایک شخص کنارے پر کھڑے ہو کر کپڑے بھگولائے اور ایک شخص ڈوب کر دریا پار کرے، دونوں کا مرتبہ برابر تو نہیں ہو سکتا، تنقیدی نظر سے حمد و نعت کا جائزہ بھی نہ لیا جاتا رہا تو اس صنف کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: حکومت، ریڈیو، ٹی وی سے باقاعدہ حمد و نعت کے مشاعرے ہفتہ وار نہ سہی ماہانہ سہی اگر برپا کر لیا کرے تو بہت غنیمت ہو گا۔

س: آپ کی آخری خواہش؟

ج: اپنی ذمے داریوں سے جیتے جی عہدہ برآ ہو جاؤں یہی کافی ہے۔

س: اپنی مطبوعہ و غیرہ مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: برف کی ناؤ۔۔لہجہ۔۔کھلے دریچے بند ہوا۔۔راکھ کے ڈھیر میں پھول۔۔تنہا تنہا گذری ہے۔۔دیکھا جو تیر کھا کے۔۔۔یہ چھ مجموعے غزلوں کے شایع ہو چکے ہیں۔باب حرم۔۔نور ازل۔۔کعبہء عشق۔۔الحمد۔۔لاشریک۔۔امی لقبی۔۔دل سے در نبی تک۔۔میرے اچھے رسول۔۔صاحب التاج۔۔۔یہ نو مجموعے حمد و نعت کے شایع شدہ ہیں۔۔ حصار۔۔ظلم نہ سہنا۔۔(نظم)۔۔لہو کی ہریالی (گیت) ستاروں کی آبجو (قطعات) گنے دنوں کا سراغ (نثر) سوانح یہ تمام کتب بھی شایع ہو چکی ہے۔ شایع ہونے والی کتابیں حسب ذیل ہیں۔ صبح کا تارہ۔ہائیکو) کمند (نظم) پربت کا پانی (گیت) زمین کے چاند (بچوں کی نظمیں) لہو کا رقص جاری ہے (انتخاب کلیات) قلم قتلے (اخباری قطعات) قرآنِ سخن (قرآنی قطعات) تیری خموشی بھی اذاں (نعت) آخری موڑ (غزل) بھولی بسری باتیں (نثر)۔ (زیادہ کتابوں کے کئی کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

Marfat.com

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: خاموشی سے طے شدہ رقم لینا کہیں زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ بیلوں کی طرح پیسے لیے جائیں۔ بیلیں لینے کے لیے نعت خواں حضرات خود ایک دوسرے کو پیسے دیکر اس بڑے وتیرے کا آغاز کرتے ہیں، ایک زمانہ تھا جب پیسے نہ لینا اچھا سمجھا جاتا تھا اب ایسے شاعر یا نعت خواں کو بلانے والے کی نظر میں اتنی عزت نہیں ہوتی جتنی طے کر کے پیسے لینے والے کی ہوتی ہے۔ میری رائے سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن میرا تجربہ یہی ہے اور میں جہاں بھی جاتا ہوں میزبان کی شرائط پر نہیں اپنی شرائط پر جاتا ہوں۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: عشق خدا، عشق رسول

س: حمد کہتے وقت آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

ج: مسجد الفاظ میں بھی دے رہا ہوں میں اذان۔ بس یہ کیفیت ہونی چاہیے۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: پہلا مجموعہ حمد میں نے ہی پیش کیا تھا یہ ایں سعادت بزور بازو نیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔ اخبارات میں اعلان پہلے کر بیٹھا اجرا بوجوہ تاخیر سے ہوا جس کا ''خیر خواہوں'' نے فائدہ اٹھایا۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز۔

ج: اگر فرائض دینی ادا کرنے کی عادت پڑ جائے، حلال اور حرام کا فرق ذہن نشین ہو جائے تو یہ لعنت خود بخود ختم ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

صبح تعریفیں شام تعریفیں
ختم تجھ پر تمام تعریفیں
اے جہانوں کے پالنے والے

ہم ترے ساری کائنات تری
کس قدر ہے رحیم ذات تری
مشکلوں سے نکالنے والے

تجھ سے دُنیائے ہاؤ ہو مولا
مالکِ آخرت بھی تو مولا
پل کو صدیوں میں ڈھالنے والے

جذبۂ بندگی کی حد چاہیں
تجھ سے چاہیں اگر مدد چاہیں
سیدھے رستے پہ ڈالنے والے

نعمتیں اپنی عام کر ہم پر
کھول دے رحمتوں کے در ہم پر
قسمتوں کو اُجالنے والے

مظفر وارثی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

آج ہے اُس نبی کی ولادت کا دن
سارے نبیوں کی جس کو امامت ملی
ہر گھڑی اس گھڑی کا قصیدہ پڑھے
خاک کو جب ستاروں کی عظمت ملی
جھوٹی معبودیت منہ کے بل گر پڑی
صحنِ کعبہ کو سچی عبادت ملی
دست بوجہل میں بول اٹھیں کنکریں
بے زبانوں سے حق کی شہادت ملی
پہنچی انسانیت اپنی معراج کو
آدمی کو خدا کی خلافت ملی
فرش سے عرش تک خیر مقدم ہوا
جس کو ارض و سما کی قیادت ملی
جس نے آنسو بہائے ہمارے لیے
جس کو ہم سی گنہ گار اُمّت ملی

مظفر وارثی

Marfat.com

حافظ لدھیانوی

نام ○ حافظ سراج الحق

قلمی نام ○ حافظ لدھیانوی

ولادت ○ ۷ جولائی ۱۹۲۰ لدھیانہ

وفات ○ ۱۶/اکتوبر ۱۹۹۹ء، فیصل آباد۔

.............☆☆☆☆☆.............

مجموعہ ہائے نعت کی تعداد کم و بیش ۲۳ ہے

مجموعہ ہائے حمد ○ (۱) سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

(۲) سبحان اللہ العظیم

(۳) ذوالجلال والاکرام

اشاعت ○ جولائی ۱۹۹۰۔ اکتوبر ۱۹۹۰۔ ۱۹۹۶

صفحات ○ ۱۵۶۔۱۶۰۔۱۲۸

قیمت ○ ۵۰ روپے۔ ۵۰ روپے۔ ۱۰۰ روپے

ناشر ○ حافظ سراج الحق

بیت الادب ۳۴ جی، راجر روڈ گلستان کالونی فیصل آباد

Marfat.com

حافظ لدھیانوی

(فیصل آباد)

۷۔جولائی ۱۹۲۰ء کو لدھیانہ میں پیدا ہونے والے سراج الحق، حافظ لدھیانوی کسی تعارف کے محتاج نہیں ۱۹۳۸ء میں افق شاعری پر طلوع ہونے والے سراج نے پندرہ برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔حافظ مظہر الدین مظہر کی تحریک پر نعت کہنا شروع کی اور پھر مرتے دم تک حمد و نعت کہتے رہے۔۵۲ برس کی عمر تک باقاعدگی سے تراویح میں قرآن پاک سناتے رہے جو بہت بڑی سعادت ہے۔بارہ مرتبہ روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دی۔حافظ لدھیانوی مرحوم سے ملاقات کا شرف اس وقت حاصل ہوا جب ممتاز نعت خواں و نعت گو الحاج قمر انجم نے آرام باغ جامع مسجد کراچی میں حضرت امیر حمزہ کانفرنس کا انعقاد کیا تھا، بہت ہی یادگار محفل تھی۔جس میں کراچی سے قمر انجم، ادیب رائے پوری، مختار اجمیری، صبیح رحمانی اور راقم السطور، پنجاب سے حافظ لدھیانوی، حفیظ تائب، ڈاکٹر ریاض مجید اور ناظم محفل اختر سدید نے شرکت کی تھی۔یہ کانفرنس اپنی نوعیت کی اوّلین کانفرنس تھی۔حافظ لدھیانوی انتہائی زود گو اور قادر الکلام شاعر تھے۔ان کا کلام غلو سے پاک صاف ہونے کے ساتھ ساتھ اثر آفریں بھی ہے۔کلام سے انتخاب آپ کی ذوقِ طبع کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔

چشمِ حیرت ہے ترجماں اس کی
دل کی دھڑکن ہے راز داں اس کی
فکر کی بستیاں بساتا ہے
قدرتوں کے نشاں دکھاتا ہے
وادئ معرفت میں لاتا ہے
اپنی پہچان وہ کراتا ہے

Marfat.com

میرے آنسو ہیں حمد کی صورت

اس نے بخشی ہے بے بہا نعمت

مندرجہ بالا اشعار حافظ صاحب کی حمدیہ مثنوی سے منتخب کیے گئے اور اب ہم آپ کی خدمت میں حافظ صاحب کی نعتیہ شاعری سے منتخب اشعار پیش کر رہے ہیں۔

پلا ساقیا ! ایسا اُلفت کا جام

کہ لب پر رہے ذکرِ خیرُالانام ﷺ

رہے اس کے لب پر درود و سلام

رہے روحِ سرکار ﷺ سے ہم کلام

......☆......

حضور ﷺ آپ کی نسبت پہ ناز ہے ہم کو

حضور ﷺ آپ سے قائم ہے عاصیوں کا بھرم

حضور ﷺ کس کو سنائیں حکایتِ غمِ دل

جہاں میں کوئی نہیں اپنا مونس و ہمدم

حافظ لدھیانوی صاحب دنیائے حمد و نعت کی وہ معروف شخصیت ہیں جو کم و بیش چار دہائیوں سے حمد و نعت کے حوالے سے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ اردو میں حمد و نعت کے مجموعے میں جس ایک شاعر کے تین مجموعے اور دوسرے شاعر کے چار مجموعے حمد کے شامل ہیں وہ حافظ صاحب اور لطیف اثر ہی کی ذات ہے۔ حافظ صاحب کے تین حمدیہ مجموعے موجود ہیں۔ ''ذوالجلال والاکرام''، ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' اور ''سبحان اللہ العظیم'' اس طرح نعت میں بھی سب سے زیادہ کتابیں حافظ صاحب کی ہی شائع ہوئی ہیں۔ ۲۵ کتابیں چھپ چکی ہیں اور چار کتابیں زیرِ طبع ہیں۔

حمد و نعت کے حوالے سے جناب حافظ صاحب کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ :

۱۔ حمد و نعت کے سب سے زیادہ مجموعے ان ہی کے ہیں۔

Marfat.com

۲۔ نعتیہ قطعات اور رباعیات میں اوّلین کتابیں حافظ صاحب ہی کی ہیں۔

۳۔ آپ نے اردو میں حرمینِ شریفین کا منظوم سفر نامہ لکھا۔

۴۔ حافظ صاحب نے ہی پہلی بار مدینۂ منورہ کے ترانے لکھے جس کی تعداد ۱۹ کے قریب ہے۔

۵۔ حافظ صاحب نے غزل کی معروف صنف کے ساتھ ساتھ مثنوی میں بھی نعت لکھی۔

اُردو نعت کے علاوہ کم وبیش ناقدین نے مختلف مضامین دیباچے اور مقالات وغیرہ کی صورت میں تاثرات اور آراء کا اظہار کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حافظ لدھیانوی ایک ایسے قادر الکلام شاعر ہیں۔ جنھوں نے مقدار اور معیار یعنی کمیّت اور کیفیت دونوں حوالوں سے اردو نعت کے فروغ میں نمایاں کام کیا ہے۔ حافظ صاحب نے حمد ونعت کے حوالے سے ایک تحریک ساز ادارے کا کام کر دکھایا۔ ان ہی کی وجہ سے فیصل آباد بھی شہرِ نعت بنتا جا رہا ہے۔ جس میں تحقیقی، تنقیدی، تدوینی اور تالیفی طور پر نعت کے حوالے سے بہت کام ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ کم و بیش اردو کے تمام اہم ناقدین نے حافظ صاحب کی اس مساعیٔ جلیلہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ ان میں چند اسمائے گرامی یہ ہیں۔ فیض احمد فیض، ڈاکٹر سیّد عبداللہ، حفیظ جالندھری، ڈاکٹر عاصی کرنالی، ڈاکٹر وحید قریشی، حفیظ تائب، صوفی فقیر افضل، اسرار احمد سہاروی، نعیم صدیقی، انور سدید، پروفیسر اقبال جاوید، حافظ صاحب کے حلقہ احباب میں پروفیسر حفیظ تائب، جناب ڈاکٹر ریاض مجید، پروفیسر عارف رضا، کوثر علی، افضل خاکسار، آصف بشیر اور متعدد اہلِ قلم نعت کے حوالے سے سرگرمِ کار ہیں۔ حافظ صاحب کی حمدیں اور نعتیں درسی کتابوں میں شامل ہیں۔ حافظ صاحب نے حمد ونعت کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں اُس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

اعتراف کے طور پر اعزازات کی فہرست بہت طویل ہے :

۱۔ نعت میں صدارتی ایوارڈ ۲۔ حسّان حمد ونعت ایوارڈ

۳۔ جنگ ادبی ایوارڈ ۴۔ سیرت ادبی ایوارڈ

۵۔ شعبہ اردو گورنمنٹ کالج فیصل آباد کی طرف سے آپ کی خدمات پر ایک تحقیقی مقالہ M.A کے لیے لکھا گیا۔ حافظ صاحب کے فکر وفن پر لکھے گئے مضامین، مقالوں، تبصروں اور نظموں کی ہی تعداد سینکڑوں کے قریب ہے جو حافظ صاحب سے زیادہ کسی اور پر نہیں لکھے گئے۔

Marfat.com

حافظ لدھیانوی سے گفتگو

س: حافظ صاحب آپ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

ج: میں لدھیانہ میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوا۔

س: آپ اپنے والدین اور بچپن کے بارے میں بتائیں؟

ج: حافظ صاحب نے کہا! میرا تعلق علمی خاندان سے ہے۔ میرے والد صاحب علمی شخصیت تھے۔ ابتدا مذہبی تعلیم سے ہوئی اور قرآن پاک حفظ کیا۔ زمانہ تعلیم میں آپ کی قربت ساحر لدھیانوی، میم حسن لطیفی جیسے شخصیات سے رہی ۵۲ سال تک تراویح سنائی ہے۔

س: آغازِ شاعری کے بارے میں کچھ بتانا پسند فرمائیں گے؟

ج: شاعری کی بتدا تو ۱۹۳۸ء سے کی۔ لیکن حمد و نعت ۱۹۶۵ء سے شروع کی اور پہلے حمد کہی، والد صاحب بھی شاعر تھے۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا کہ دیکھو اعظم نے کتنی اچھی نعت کہی ہے اور تمہیں کھیل کود سے فرصت نہیں۔ پھر میں نے معروف شاعر یوسف ظفر کے پیر بھائی صاحب (راولپنڈی) کی تحریک پر حمد و نعت کی ابتدا کی۔ پرانے شاعر اسماء کو منظوم کر دیتے تھے جب کہ موجودہ شاعر نے حمد و نعت کے دائرے کو وسیع کیا ہے۔

س: حمد صنف ہے کہ نہیں؟

ج: حمد بالکل صنفِ سخن ہے۔ چونکہ حمد و نعت اپنی نوعیت کے اعتبار سے موضوعی اصنافِ سخن کا درجہ رکھتی ہے۔

س: حمد و نعت کے فیوض و برکات کے بارے میں ارشاد فرمایئے؟

ج: حافظ صاحب نے فرمایا! جو کچھ بھی ملا ہے اسی حوالے سے ہی ملا ہے اور اس کا صلہ ضرور ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا اجر روزِ قیامت دے گا۔ یہ عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔

س: کیا آپ نے روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دی ہے؟

ج: کم سے کم ۱۲ مرتبہ مدینہ منورہ جا چکا ہوں۔ میری حمد و نعت دینی تاثرات کا مظہر ہے۔ بس یہ دیکھ لیں کہ

ملا ہے بارہا اس در پہ حاضری کا شرف
جہاں فرشتہ بھی بارِ دگر نہیں آیا

Marfat.com

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: اصنافِ سخن، مثنوی، قصیدہ، نظم اور غزل، قطعہ اور رباعی وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ شعرا کو خوب معلوم ہے کہ ان کی ہیئت اپنی اپنی ہے اور اسی کا نام صنف ہے۔ حمد یا نعت ان تمام اصناف کی ہیئت میں لکھی جا سکتی ہے، اور لکھی جارہی ہے اس لیے اسے الگ صنف کہنا محض ایک تکلف ہے۔ اوران کی صنف کہلوانے کا مقصد کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہتے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی، احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہیں؟

ج: حمد کہنا مشکل کیسے ہے۔ مشکل تو نعت کہنا ہے، جسے عرفی نے تلوار پر چلنے کا نام دیا ہے۔ نعت میں تو یہ خدشہ رہتا ہے کہ جذبات کی شدت میں مبالغے کی ان حدوں سے تجاوز نہ ہوجائے جو خالق و مخلوق کے مقامات کی حد بندی کرتی ہے۔ حمد کہنے میں ایسا کوئی خدشہ نہیں ہے۔ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ تو نہیں لکھی گئی۔ تصوف کا دور جو کئی صدیوں سے جاری ہے، اس میں بزرگانِ کرام کا کلام عموماً حمدیہ پایا گیا ہے۔ نعت کا عنصر اس میں نسبتاً کم رہا ہے۔ پاکستان بننے کے بعد نعت میں خاصی ترقی ہوئی، مگر اس کو ہزار ہا درجہ کا فرق نہیں کہنا چاہیے۔ البتہ یہ (نعت) حمد سے بہر حال زیادہ کہی گئی ہے۔ نعت میں جو دھڑا دھڑ اضافہ ہورہا ہے اس میں زیادہ تر ایسے مضامین شامل ہورہے ہیں جو قرآن و حدیث اور سیرت و سوانح سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ اس قسم کی نعت میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

س: نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات مولانا حالی، علامہ اقبال، حفیظ جالندھری، مولانا ظفر علی خان اور مولانا ماہر القادری کے بعد اپنے ہم عصر شعرا میں حافظ لدھیانوی مرحوم، جناب احمد ندیم قاسمی، عبدالعزیز خالد، حفیظ تائب، نہایت اہم نعت گو شاعر شمار ہوتے ہیں۔ جناب حافظ لدھیانوی مرحوم نے بیس سے زیادہ نعتیہ اور تین حمدیہ مجموعے یادگار چھوڑے ہیں، جو ان کی بہت بڑی خدمت نعت و حمد تصور ہوتی ہے۔ جناب احمد ندیم قاسمی نے نعت گوئی اختیار کر کے ترقی پسند حلقوں میں اذان بلند کردی۔ اس کے نتیجے میں ادھر سے نوجوانوں کی

Marfat.com

بند کی آنکھ حرم جا پہنچے
یہ نئی راہ نکالی ہم نے

س: جہانِ حمد کے بارے میں آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: اللہ آپ کو توفیق دے۔ حمد پر زیادہ سے زیادہ کام کرنا چاہیے، آپ اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے جہانِ حمد یقیناً حمد یہ ادب میں نقشِ اوّل ہے میری دعا ہے یہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

س: فروغِ حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: حکومت مقدور بھر کام کر رہی ہے۔ ایک سیرت فاؤنڈیشن بن جائے اور حمد و نعت کی کتابیں شائع ہوں (جیسا کہ ضیاء الحق مرحوم کے زمانے میں تھا) اور ہر یونیورسٹی میں ایک چیئر ہونی چاہیے تا کہ حمد و نعت کی جانب زیادہ سے زیادہ کام ہو۔

س: آخری خواہش؟

ج: مرتے دم تک حمد و نعت کہتے رہیں۔

س: کیا حمد و نعت کی محفلوں میں رقم طے کر کے شرکت کرنا جائز ہے؟

ج: محفل حمد و نعت میں شرکت کرنے والا نعت خواں معاوضہ نہ لے۔ اگر کوئی دور دراز سے شرکت کے لیے آئے تو خود ہی خیال کر لینا چاہیے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

پاکستان کے نامور حمد گو نعت گو حافظ لدھیانوی ۱۶ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کو اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر ملک جاوِدانی کوچ کر گئے۔ اللہ ربّ العزت حافظ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

میرے اشکوں کی دعاؤں کو اثر دے یارب
قلبِ مضطر ہو عطا دیدۂ تر دے یارب

لطفِ بے پایاں کی آجائے نظر جس میں جھلک
ایسا ہو رنگِ سخن ، ایسا ہنر دے یارب

طاقِ جاں میں ہو مرے شمعِ محبت روشن
لبِ خاموش کو وہ آہِ سحر دے یارب

حمد ہو تیری رگِ جاں کے لیے موجۂ نور
اپنے ہونے کی مجھے ایسی خبر دے یارب

پھر بنے صحنِ حرم میری نگاہوں کی ضیا
سوئے مکّہ مجھے پھر اذنِ سفر دے یارب

جس سے تابندہ رہیں حسنِ عمل کی راہیں
میرے الفاظ کو وہ آبِ گہر دے یارب

دلِ مردہ میں نظر آئے بہارِ تازہ
میری خاکسترِ جاں کو وہ شرر دے یارب

تیرا ہی جلوہ نظر آئے جدھر بھی دیکھے
اپنے حافظ کو وہ اندازِ نظر دے یارب

حافظ لدھیانوی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

سرکار ﷺ کی مدحت ہو موضوعِ سخن میرا
تفسیرِ دل و جاں ہو آئینۂ فن میرا

اُس نامِ گرامی سے شاداب و درخشاں ہے
یہ جانِ حزیں میری یہ حجلۂ تن میرا

سب ان کے کرم سے ہے سب ان کی عنایت ہے
یہ طرزِ ادا میری یہ رنگِ سخن میرا

اب تک ہے نگاہوں میں وہ قریۂ مہتابی
مدحت کی بہاروں سے رنگیں ہے چمن میرا

جوسوز کی دنیا ہے جو درد کی بستی ہے
وہ روح کا مسکن ہے نغموں کا وطن میرا

کس طرح بیاں حافظؔ توصیفِ پیمبر ﷺ ہو
عاجز ہے زباں میری قاصر ہے دہن میرا

حافظؔ لدھیانوی

Marfat.com

علیم ناصری

نام	O	محمد علیم ناصری
قلمی نام	O	علیم ناصری
ولادت	O	۱۹۱۹ء ، موضوع سھراؤ ضلع لاہور
وفات	O	۲۰۰۵ء

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ نعت	O	طلع البدر علینا (سیرت کانفرنس انعام یافتہ)
اشاعت	O	۱۹۹۹ء
صفحات	O	۲۱۵
قیمت	O	۱۰۵ روپے
ناشر	O	مکتبۂ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور

Marfat.com

علیم ناصری

لاہور

قرآن وحدیث ومحبت وخلوص کا آئینہ ''طلع البدر علینا'' کے شاعر علیم ناصری، علمِ عروض سے آشنا پختہ کار نعت گو ہیں۔ ۱۹۵۹ء سے اس میدان میں قدم رکھا اور ۱۹۷۰ء سے باقاعدگی سے حمد ونعت کہہ رہے ہیں۔ علیم ناصری کی حمد ونعت میں قرآن وحدیث کے مضامین جابجا ملتے ہیں، زبان کی صحت، دل ودماغ، عشق ومحبت کی کیفیات اپنے اپنے مقام پر قوس وقزح، کے رنگ بکھیر رہی ہیں۔ شاعرانہ اعتبار سے علیم ناصری ہمیں ایک بلند مقام پر کھڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بلکہ یوں سمجھ لیجیے کہ انہیں بلاشبہ چند بڑے اور اہم نعت گویان میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ باری تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل علیم ناصری کو بیت اللہ شریف اور روضۂ رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے سرفراز فرمائے اور ان کی خواہش کے مطابق انہیں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔

راقم الحروف، تذکرہ صاحب کتاب نعت گویان، پر کام کر رہا ہے۔ شعرا کرام کے لیے جس سوالات پر مبنی ایک سوالنامہ ترتیب دیا ہے جس پر ۸۰ فیصد کام ہو چکا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں علیم ناصری صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ انشاء اللہ آئندہ مجموعہ حمدیہ کلام سے مزیّن ہوگا۔ بخدا بہت خوشی ہوئی۔ دعا گو ہوں کہ جناب علیم ناصری صاحب کا مجموعہ حمد جلد از جلد منصۂ شہود پر نمودار ہو۔

جیسا کہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ جناب علیم ناصری صاحب کا ایک ایک شعر پُر اثر اور پُر کیف۔

Marfat.com

ہے، ہم تبرکاً علیم ناصری کے حمدیہ و نعتیہ قطعات اور کچھ نعتیہ اشعار آپ کے ذوق مطالعہ کے لیے پیش کرتے ہیں۔

حمدیہ قطعات:

تو جمیل و جلیل ہے یارب　　تو عزیز و عظیم ہے یارب
تیرے اجلال سے جلیل ہوں میں　　تیری تعظیم سے عظیم ہوں میں
تیرا ہونا ہی میرا ہونا ہے　　تیری بخشش ہے یہ شعور میرا
تیرے ہونے کی اک دلیل ہوں میں　　تیری تعلیم سے علیم ہوں میں

......☆......

در ترا وہ درِ اجابت ہے　　جس سے ہر اک مراد ملتی ہے
کوئی بھی دل ٹٹول کر دیکھیں　　اس میں تیری ہی یاد ملتی ہے

جناب علیم ناصری نے بڑی اچھی اور سچی بات کہی ہے کہ ہر انسان خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو مگر ربِ کائنات کو کسی نہ کسی بہانہ یاد ضرور کرتا ہے۔ کلمہ حق:

ازل ابد کی نوا لا الہ الا اللہ　　ہے وردِ صبح و مسا لا الہ الا اللہ
محمد عربی کی زبانِ اطہر ہے　　سبق ملا بھی تو کیا لا الہ الا اللہ
بلال جلتے رہے ریت پر خوشی سے　　اگر کہا تو کہا لا الہ الا اللہ
اسی کے نور سے ہے کائنات رخشندہ　　ہے سب اسی کی ضیاً لا الہ الا اللہ
اسی کی رحمت و عفووکرم کا طالب ہے　　علیم حمد سرا لا الہ الا اللہ

نعتیہ قطعات:

رات مہتاب نے بادل کا جگر چاک کیا
موکبِ ہجرتِ سلطان زماں یاد آیا
نورِ حق سے ہوئیں یثرب کی فضائیں روشن
طلع البدر علینا کا سماں یاد آیا

......☆......

نعت کہنے کی مجھے اللہ نے توفیق دی
شکر ہے بخشش کا میری کچھ تو ساماں ہوگیا
ایک مدت سے مرے پہلو میں جو ابلیس تھا

Marfat.com

مجھ سے حمد و نعت سن سن کر مسلماں ہوگیا
مصطفیٰ کی نظیر تا بہ ابد
دورِ گردوں دکھا نہ پائے گا
اس کا ثانی کبھی نہیں آیا
اس کا ثانی کبھی نہ آئے گا

مسلمانوں کے لیے ماہِ ربیع الاوّل مسرت وشادمانی ورحمتوں برکتوں کا مہینہ ہے کہ اس ماہِ مبارک میں مقصودِ کائنات سرورِ انبیاء رحمتِ عالم ﷺ دنیا میں تشریف لائے اس تناظر میں چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

اللہ اللہ یہ اعزازِ ربیع الاوّل — جس میں انعامِ خداوند کا برسا بادل
آلِ غالب کی سیادت کا علم لہرایا — آمنہ کو دیا اللہ نے احمد مرسل
مہرِ توحید ہوا دودۂ ہاشم سے طلوع — افق مکہ سے پیدا ہوئی پھر صبحِ ازل
سیّد و سرورِ عالم کا ورودِ مسعود — اہلِ علم کے لیے تھا کرمِ عزّ وجل
صادق الوعد و امیں سعد و سعید و اسعد — احسن و حامد و محمود و جمیل و اجمل
ملیں پژمردہ نصیبوں کو بشاراتِ یقیں — لہلہانے لگے انساں کی امیدں کے کنول

ایک اور خوبصورت نعت کے قلب میں اتر جانے والے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

سلطان مدینہ کی کیونکر ہو ثنا خوانی — وہ مہرِ فلک پیما میں خاک کا زندانی
میں ذرۂ بے مایہ بے وقعت و بے حاصل — وہ مہرِ جہاں پرور نورانی و لاثانی
میں ظلمتِ عصیاں میں ڈوبا ہوا اک راہی — وہ قدسی و قدوسی رحمانی و سبحانی
میں عاجز و درماندہ لکھوں گا قصیدہ کیا — خسرو ہوں نہ فیضی ہوں عرفی ہوں نہ خاقانی

چھوٹی بحر میں بڑی بات:

صاحب تاج صاحب معراج — ہمسر اس کا نہ کل نہ کوئی آج
اس کو دیکھے سے دور ہو کلفت — غنی شائستہ رو شگفتہ مزاج
متبع اس کے عارفانِ جہاں — اس کے مکتب کے ہیں سبھی محتاج
اس نے بانٹی ہے دولتِ ایماں — نعت کا کیوں ادا کروں نہ خراج

آخر میں ڈاکٹر وحید قریشی کے مضمون سے اقتباس:

''عصر حاضر میں اردو نعت گوئی میں اب تک دو نام بہت اہم تھے،

Marfat.com

حفیظ تائب اور احمد ندیم قاسمی، اب اس میں علیم ناصری بھی شامل ہیں، انہوں نے جو کچھ کہا ہے دل سے کہا ہے اور دل کی آواز نے ان کی شاعری میں ایک نیا آہنگ شامل کر دیا ہے"۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام، ولدت۔

ج: پیدائش: یکم ستمبر ۱۹۱۹ء موضع سھراؤں ضلع لاہور (بعد تقسیم ملک ضلع امرتسر) پنجاب۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: والدین باقاعدی نمازی اور دیندار تھے۔ والد صاحب مشترکہ معاشرہ (ہندو مسلم سکھ) میں (اپنے گاؤں میں) خاصی معزز اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: گاؤں میں مڈل اور قریبی شہر (پٹی) میں میٹرک پاس کیا۔ جہاں اردو فارسی کے ٹیچر مولانا سراج الدین ایمن کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا۔ میں اپنی نظمیں انہیں دکھاتا تو وہ تھوڑی بہت اصلاح فرماتے، مگر علم عروض یا فنی تعلیم انہوں نے ہرگز نہیں دی۔ بعد میں میں نے سرکاری ملازمت کے دوران پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے (اردو) پاس کیا۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: حمد اور نعت تو ہر مسلمان شاعر (خواہ کتنی عمر میں ہو) اپنی علمی بساط کے مطابق لکھتا ہے۔ مگر میں نے اس میدان میں ۱۹۵۹ء میں قدم رکھا۔ اس سے پہلے معمول کے دینی رسم ورواج پر عمل تھا۔ حمد اور نعت غالباً باقاعدہ ۱۹۷۰ء کے بعد لکھنا شروع کی۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعرا و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: شاعر اور شاعرات عموماً نظم و غزل لکھنے کو ہی شاعری سمجھتے آئے ہیں، اس لیے حمد و نعت کم ہی لکھتے ہیں۔ پہلے تو شعرا اپنی مثنویوں یا دوسری کتابوں کے آغاز میں ایک حمد اور ایک نعت شامل کرنا ہی کافی سمجھتے تھے، لیکن بعد میں (کوئی سو سال سے) نعتوں اور حمدوں کا سلسلہ اچھا خاصا جاری ہو گیا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد سے تو نعت نے خاصا فروغ پایا اور اب تو نعتیہ مجموعے شمار سے باہر ہو گئے ہیں۔ اور نعت کا تسلسل روز افزوں ہے (الحمد للہ) حمد بھی اس کے قریب قریب چل رہی ہے۔

Marfat.com

ایک کیفیت نعت گو کی صفوں میں شامل ہوگئی اور اردو ادب کا دامن نعت سے وسیع کر دیا۔ نعت میں ادبی رنگ آمیزی انہی سے شروع ہوئی۔ حفیظ تائب صاحب نے نعت کا جو مخصوص انداز اختیار کیا اس کا اتباع تو دوسروں کے بس کی بات نہ تھی، البتہ نعت میں حسن و جمال اور بلند خیالی بلکہ عشق و محبت کی ترنگ کچھ زیادہ ہی شدید ہوگئی۔ اور قلب و روح کی گہرائی سے نعت کہنے کی رنگ آمیزی بہت شعرأ نے اختیار کی۔ جناب عبدالعزیز خالد کی نعت گوئی کا ایک مخصوص انداز ہے جو انہیں صاحبِ طرز نعت گو کے مقام پر کھڑا کیے ہوئے ہے۔ انہوں نے نعت کے ڈانڈے بعثتِ محمدی سے صدیوں پہلے کے عہد عتیق سے ملادیے ہیں۔ ان کے مجموعے فارقلیط، منحمنا، حمطایا، وغیرہ عبرانی اور سریانی دور کی نظریاتی فضاؤں سے متعارف کراتے ہیں۔ ان کے نعتیہ اور دوسرے کلام سے بھرپور مجموعہ ہائے سخن نے اردو زبان کا کینوس بہت وسیع کیا ہے۔ اور میری نظر میں وہ نعت گوئی بلکہ سخنوری میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضہ رسول ﷺ میں حاضی کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں، دونوں صورتوں میں اپنے جذبات واحساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: مجھے ابھی تک حرمین شریفین کی زیارت سے مستفید ہونے کا موقع نہیں ملا۔ جذبات و احساسات کا کیا کہنا...... میرے نزدیک یہ سوال ہی غیر ضروری ہے۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: جہانِ حمد نام کے اعتبار سے نہایت موزوں ہے اور اس پر جو کام ہو رہا ہے۔ نہایت وقیع اور قابلِ تعریف ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: حمد و نعت آخر انسان ہی لکھ رہے ہیں اور ان سے غلطی کا امکان ہے۔ اس لیے ان کو تنقید سے ماورا نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ الہامی کلام بھی نہیں، بلکہ شاعروں کی کاوش ہوتی ہے اس لیے اس پر تنقید کی جاسکتی ہے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: ترویج حمد و نعت حکومتوں سے نہیں، مومنوں سے فروغ پاتی ہے۔ حکومت کا یہی کام بہت غنیمت ہے کہ ہر سال سیرت کانفرنس منعقد کرتی ہے۔ اور نعت پر کام کرنے والوں کو

Marfat.com

انعامات سے نواز دیتی ہے جو حوصلہ افزائی کا اچھا ذریعہ ہے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: زندگی کی اہم اور آخری تمنا ...... اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کرے اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنت میں جانے والوں میں شامل فرمائے ...... آمین!

س: اپنی مطبوعہ وغیرہ مطبوعہ کتابوں کی تفصلات بتائیں؟

ج: مطبوعہ کتب: مجموعہ نعت "طلع البدر علینا" (سیرت کانفرنس ۲۰۰۰ء انعام یافتہ) شاہنامہء بالا کوٹ: ۲ جلد۔ تحریک جہاد (سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید۔ "سورج چاند ستارے" بچوں کی نظمیں (مختصر سا مجموعہ) باقی کلام فی الحال غیر مطبوعہ ہے۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: اگر رقم طے کر کے نعتیہ یا حمدیہ مشاعروں میں شرکت کی جاتی ہے تو یہ تجارت پیشہ لوگوں کا کام ہوگا۔ میں اس سے واقف نہیں ہوں اور اس تجارت میں خسارے کے سوا اور کیا ملتا ہوگا؟ محبت کے نغمے تجارت کا مال نہیں ہوتے' البتہ کہیں کوئی خفیہ یا محتاط طریقے سے کوئی خدمت کرتا ہے تو وہ ہدیہ ہوگا۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: حمد و نعت کہنے والوں کے لیے بنیادی بات یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث اور سیرتِ مصطفیٰ ﷺ سے خوب واقف ہوں۔ نیز تاریخ اسلام بلکہ تاریخ عالم میں بھی درک رکھتے ہوں۔ یہ تو ظاہری تعلیم ہوئی اسکے ساتھ ساتھ اللہ اور رسول ﷺ سے والہانہ لگاؤ اور ان کی اطاعت عملاً شاعر کے کردار میں شامل ہونی چاہیے:

گر نہیں میرا عمل حسب رضائے حضورؐ
میری دعا بھی غلط، میری تمنائیں خام علیم (ناصریؔ)

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: تحقیقی کام کے لیے میرے پاس اب وقت نہیں رہا۔ نیز میں ایسا کوئی محقق بھی نہیں ہوں۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حمد یا نعت لکھتے وقت جو قلبی کیفیات ہوتی ہیں ان کے لیے کوئی الفاظ نہیں ہیں

Marfat.com

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: جی ہاں! اب نعتیہ مجموعہ ہو چکا۔ اگلا مرحلہ حمدیہ مجموعے کا ہے "وباللہ التوفیق"۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز۔

ج: بدعملی خوفِ الٰہی کے بغیر بند نہیں ہو سکتی۔ اور یہ قانونِ الٰہی کے نفاذ کے بغیر ناممکن ہے۔

علیم ناصری

۳۴۔سی نصیر آباد

شالامار ٹاؤن، لاہور پاکستان

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

بِسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

لکھ اے قلم حمدِ خدائے کریم
حمدِ خداوندِ جلیل و جمیل
حمدِ خداوندِ رؤف و رحیم
حمدِ خداوندِ سمیع و بصیر
حمدِ خداوندِ علیم و حکیم
حمدِ خداوندِ صغیر و کبیر
حمدِ خداوندِ جدید و قدیم
خالق و رزّاقِ ہمہ کائنات
جس کا نہیں کوئی شریک و سہیم
وہ کہ نگاہوں پہ نہیں ہے عیاں
ہے وہ مگر سب کے دلوں میں مقیم
اس کی رضا کے ہیں مظاہر تمام
سنگِ سیہ ہو کہ مطاف و حطیم
فعلِ پسندیدہ ہے اس کے حضور
خستگی و عجز بہ قلبِ سلیم

علیم ناصری

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

بندہ کہاں اور کہاں نعتِ رسولِ کریم ﷺ
جس کے محامد عظیم جس کے محاسن عمیم
حامل تاج و سریر صاحبِ محرابِ قدس
اس کی سیادت جدید اس کی امامت قدیم
زینتِ بیت الحرام رونقِ اقصائے شام
فخرِ ذبیحؑ و خلیلؑ رشکِ مسیحؑ و کلیمؑ
نقطۂ اقرا ہے وہ مرکزِ اسرا ہے وہ
شرحِ الف لام را رمزِ الف لام میم
میرے نبی کا خدا خالقِ کون و مکاں
میرے خدا کا نبی حاملِ خلقِ عظیم
حزن و حوادث میں وہ طالبِ خیر و فلاح
سب کے غموں میں شریک سب پہ رؤف و رحیم
کیا ہے علیمؔ حزیں وہم و گماں کا مقام
اس کی شفاعت ہو جب کیسا عذابِ جحیم

علیمؔ ناصری

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی

نام	O	شریف احمد
قلمی نام	O	عاصی کرنالی
ولادت	O	۱۹۲۷ء
پتہ	O	۴۵۔شالیمار کالونی، بوسن روڈ ملتان

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ نعت	O	حرف شیریں
اشاعت	O	۱۹۹۳ء
صفحات	O	۱۹۲
قیمت	O	۷۵ روپے
ناشر	O	سیّد قمر زیدی

مزید تین مجموعہ ہائے نعت شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی

ملتان

حمد و نعت کی دنیا میں ڈاکٹر عاصی کرنالی ایک بڑا اور معتبر نام ہے، آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ حمد و نعت میں پی ایچ ڈی کر چکے ہیں۔ انتہائی منکسر المزاج مرنجاں مرنج ڈاکٹر عاصی کرنالی صاحب سے میری پہلی ملاقات جناب وسیم بیگ کے دردولت پر ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب جب کراچی تشریف لاتے ہیں ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

پہلی ملاقات غالباً ۱۹۹۴ء میں ہوئی تھی اس موقع پر دنیائے حمد و نعت کے نامور نعت گو حضرت حفیظ تائب صاحب، معروف ادیب و نعت گو ڈاکٹر آفتاب نقوی شہید بھی موجود تھے۔ یہ ملاقات ہمیشہ یاد رہے گی۔

محترم ڈاکٹر عاصی کرنالی صاحب کا شمار پاکستان کے نامور اور معتبر شعرائے کرام میں ہوتا ہے۔ ۱۸ کتابوں کے مصنف ہیں جن میں حمد و نعت کے چار مجموعے بھی شامل ہیں۔ ۱۔ مدحت۔ ۲۔ نعتوں کے گلاب۔ ۳۔ جاوداں۔ ۴۔ حرف شیریں۔ ڈاکٹر عاصی کرنالی صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ دنیائے حمد و نعت کے پہلے ادیب ہیں جنھوں نے حمد و نعت پر (پی۔ ایچ۔ ڈی) کیا۔ آپ کے شاگردوں کی طویل فہرست ہے۔

ہم نے "جہانِ حمد" میں ڈاکٹر صاحب کو حمد و نعت پر (پی۔ ایچ۔ ڈی) کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں گولڈ میڈل پیش کیا جائے گا۔ بدقسمتی سے پاکستان بالخصوص کراچی کے معاشی حالات بد سے بدتر ہوتے گئے جس کی وجہ سے اس اعلان پر عمل نہ ہو سکا جس کا ہمیں بڑا افسوس ہے۔ الحمدللہ ہماری نیت صاف ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد کیا جائے گا۔ عاصی کرنالی صاحب قادر الکلام شاعر ہیں۔ آپ کا نعتیہ کلام فنی محاسن سے مزیّن ہونے کے ساتھ قلب

Marfat.com

میں سوز و گداز بھی پیدا کرتا ہے۔ اور یہ یقیناً قبولیت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ آیئے حضرت عاصی کرنالی کی ایمان افروز حمدیہ اور نعتیہ اشعار سے فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

حمدیہ اشعار:

مشتِ گل ہوں، وہ خرام نیاز دیتا ہے مجھے
عرش تک گنجائش پرواز دیتا ہے مجھے
آپ ہی رکھتا ہے میرے سامنے سربستہ راز
آپ ہی توفیق کشفِ راز دیتا ہے مجھے
شب کے پردے میں مجھے کرتا ہے انجام آشنا
دن کی صورت میں نیا آغاز دیتا ہے مجھے

ڈاکٹر عاصی کرنالی کی نعت کا مطلع پیش خدمت ہے جس میں حمد و نعت کا رنگ نمایاں ہے۔

رب کے سورج سے نمودار ہوا دن میرا
آپ کے نور سے روشن ہوا باطن میرا

اسی نعت کے چند خوبصورت اشعار آپ کی نذر جو قلب کو چھو کر گزرتے ہیں۔

آپ کی مہر ہی دنیا میں نگہباں ہے مری
آپ کا لطف ہی عقبیٰ میں ہے ضامن میرا
ایسا مفلس ہوں کہ ہے کاسۂ اعمال تہی
پھر بھی کیا غم کہ مدینے میں ہے خازن میرا
وہ نظر رکھتی ہے عاصی مجھے زیرِ تعلیم
ان کی شفقت کے سوا کون ہے محسن میرا

عاصی صاحب پر اللہ اور رسول اللہ کی خاص نظر ہے تب ہی تو انہیں اعزاز پر اعزاز سے نوازا جا رہا ہے کہ چار نعتیہ مجموعے۔ حمد و نعت پر پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کی سند، حرم شریف کی حاضری۔ یہ کرم نہیں تو اور کیا ہے۔

اللہ ربُ العزت حضرت عاصی کرنالی کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

آیئے عاصی کرنالی سے ریکارڈ گفتگو ملاحظہ فرمائیں۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام، ولدیت۔

ج: پیدائش ۱۹۲۷ء۔ کرنال (انڈیا)۔ ولد محترم کا نام: وزیر محمد۔ نسباً قریشی۔ نام: شریف احمد۔ قلمی

Marfat.com

نام: عاصی کرنالی

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: والدِ مرحوم طبیب تھے۔ والدہ خانہ نشین خاتون تھیں۔ بچپن کرنال میں گزرا۔ گھرانہ غریب تھا۔ اس لیے میں مزاجاً سادگی پسند اور محنت دوست شخص ہوں۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: تعلیم: ایم اے۔ اُردو۔ ایم اے فارسی۔ پی ایچ ڈی۔ تمام معلمین اچھے ہی ملے۔ اس دور میں استادی شاگردی کا رشتہ بہت محترم و مقدس ہوتا تھا۔ اساتذہ تلامذہ کو اولادِ معنوی سمجھ کر نہایت شفقت اور بے غرضی سے ان کی تعلیم و تربیت کا فریضہ ادا کرتے تھے۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: غالباً ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ۔ محرکات میں بنیادی محرک گھرانے کا دینی مزاج۔ پھر یہ احساس کہ میں مسلمان شاعر ہوں اور میرے قلم پر حمدِ خدا اور نعتِ رسول ایک قرض بھی ہے اور فرض بھی۔ اس کے علاوہ محافلِ میلاد عام تھیں اور ان میں شرکت ایک سببِ تحرک بنا۔ علاوہ ازیں عام (غزلیہ) مشاعروں کا آغاز بالعموم نعت سے ہوتا تھا۔ جی چاہا میں بھی نعت کہوں۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعرا و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: محافل و مجالس اور جلسوں کا آغاز تلاوتِ قرآن سے ہوتا تھا اور ہوتا ہے۔ قرآن کی قرأت کے بعد غالباً حمد خوانی کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی تھی اور فوراً نعت پڑھی جاتی ہے۔ اس لیے یہ عمومی صورت حال حمد گوئی میں مانع رہی۔ پھر یہ احساس کہ اللہ تعالیٰ تک رسائی ہمارے امکان میں کہاں اور اس کی حمد و ثنا کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ جب اس تک ہمارے وسائل حواس اور ذرائع علوم کی رسائی ممکن ہی نہیں تو حمد کیسے ہوگی۔ یہ اُردو حمد گوئی کی بات ہے ورنہ عربی اور فارسی میں حمد کے ذخائر و خزائن کی کوئی انتہا نہیں۔ تاہم اب حمد گوئی پر خاصی توجہ ہے اور حمدیہ مجموعوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اس سلسلے میں "جہانِ حمد" اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: کسی تفصیل بحث کے بغیر حمد باقاعدہ ایک صنف سخن ہے جو کئی ہیئتوں میں کہی جاتی ہے۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہتے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی، احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

Marfat.com

ج: مقامِ خوف تو ہے اور وہ بھی اپنے احساسِ نارسائی کے سبب۔ لیکن حمد کہنی ضرور چاہیے۔ جب ہم نثر میں اللہ تعالیٰ کی توصیف وثنا کرتے ہیں اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں "وایاک نستعین" کے تحت اس سے استعانت کرتے ہیں۔ تو انہی جذبات وکیفیات کو منظوم کرنے میں کون سا امر مانع ہے؟

س: اُردو حمد ونعت کے حوالے سے آپ کن شخصیات سے متاثر ہیں؟

ج: اسم شماری سے معذرت جو حمد ونعت کہتا ہے، بلا استثنا اچھا شاعر ہے۔ اس کا یہ عمل مستحسن ہے اور وہ ایسا شاعر ہے جو اپنے اعمالِ حسنہ میں اضافہ کر رہا ہے۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضہء رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں، دونوں صورتوں میں اپنے جذبات واحساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: جی ہاں۔ حج وزیارت کی سعادت دوبار حاصل ہوئی ہے۔ میری حمد ونعت کو تصانیف، مدحت، نعتوں کے گلاب اور حرفِ شیریں میرے جذبات واحساسات کا اظہارِ مسلسل ہے۔ دو کیفیات یہاں پر درج کرتا ہوں:

طیبہ میں دل سے حرصِ دوعالم نکل گئی
کیفیتِ مزاج کہاں تک بدل گئی

☆

ٹوٹا ہوا دل لے کر، بکھری ہوئی جاں لے کر
کاندھے پہ گناہوں کا، اک بارِ گراں لے کر
دامانِ ندامت میں، سودائے زیاں لے کر
حاضر ہوں میں حاضر ہوں
اللہ میں حاضر ہوں

س: "جہانِ حمد" عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: "جہانِ حمد" افقِ حمد ونعت پر طلوع ہونے والا ایک ستارۂ تابناک ہے۔ جس کی تابانی میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ یہ ہر شکل میں اور پیرایے میں حمد اور نعت کے ابلاغ وتبلیغ کا ایک موثر، مفید، وقیع اور قابلِ قدر وسیلہ ہے۔ اس کا ہر شمارہ اس کے تحت شائع ہونے والے انتخاب، اور مختلف کتب اپنے تخلیقی، تنقیدی اور تحقیقی مواد کے اعتبار سے لائقِ تحسین ہیں۔ بس ذرا حمدوں کا معیار کڑا کیجیے تاکہ اس

Marfat.com

گلستاں میں کسی برگِ گل پر کوئی غبار، کوئی ذرہ نظر نہ آئے۔ فنی اور معنوی اعتبار سے بلند اور حسین و جمیل حمد و نعت کا ذخیرہ یکجا ہوتا ہے۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: ضرور دیکھنا چاہیے۔ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تنقید کا آغاز فرمایا۔ تنقید کے ذریعے حمد و نعت گوئی کا فنی معیار نکھرے گا اور ان کے معنوی مقتضیات پر نظر رہے گی۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: میرے خیال میں یہ ایک اضافی اور غیر ضروری سوال ہے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا؟

ج:

ہو اس طرح سے خوش انجام میری صبحِ حیات
میں جب مدینے میں پہنچوں تو شام ہوجائے

س: اپنی مطبوعہ وغیرہ مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: مجموعی کتب کوئی ۱۸ ہیں۔ جن میں حمد و نعت سے متعلق کتب ۲ ہیں۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: یہ معاملہ کاروباری ذہنیت کے ساتھ طے نہیں ہونا چاہیے۔ البتہ اگر منتظمین از خود مصارف سفر کے طور پر یا ہدیۃً مالی حقوق ادا کرنا چاہیں تو میری رائے میں قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: اطاعت خدا، حب و اتباع رسالت مآب ﷺ، اظہارِ عجز، عجز اظہار، ادب و احتیاط، سلیقہ مندی اور فنی اور معنوی محاسن کے زیادہ سے زیادہ تلازمات برتنے کی کوشش۔ لیکن ان سب اُمور کی اساس عشق، صداقت اور دل گداختگی پر ہونی چاہیے۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: میں نے اس موضوع پر (الحمدللہ) ڈاکٹریٹ کرلیا ہے۔ تحقیقی مقالہ کا عنواں ہے: ''اُردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر''۔ میں نے اس مقالے میں خصوصی طور پر ''حمد گوئی'' کے بارے میں اس کے بھرپور اور وسیع پس منظر کے ساتھ، مختلف زمانوں اور زبانوں کے حوالے سے اس کا تحقیقی جائزہ

Marfat.com

پیش کیا ہے اور بفضل الٰہی حمد کے موضوع پر یہ اوّلین تحقیقی مقالہ ہے جس کی توفیق اللہ نے اس ناچیز کو عطا فرمائی۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: عجز و عجز و عجز

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: یہ خواہش ہے۔ اللہ سے توفیق چاہتا ہوں کہ یہ کام تکمیل پذیر ہو سکے۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز۔

ج: مرکزِ توحید و رسالت ﷺ سے تمسک۔ اس مرکز سے ہمارے معاشرے کی جتنی وابستگی ہوگی اتنا ہی ہمارے اعمالِ خیر میں اضافہ ہوگا۔

پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی
۴۵۔ شالیمار کالونی
بوسن روڈ۔ ملتان
۵۲۴۱۱۱

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

ترا لطف جس کو چاہے اُسے ضوفشاں بنادے
جو بکھر رہے ہیں ذرّے انہیں کہکشاں بنادے
جو تری رضا ہو مولا! تو بہار ہی نہ جائے
جو کھلے ہوئے چمن میں اُنہیں بے خزاں بنادے
مجھے روشنی عطا کر مجھے آگہی عطا کر
مرے دل کو دل بنادے مری جاں کو جاں بنادے
میں ہوں رزق پستیوں کا مجھے سرفراز کردے
میں زمینِ مبتذل ہوں مجھے آسماں بنادے
میں ہوں دشت دشت رسوا کڑی دھوپ کا سفر ہے
تو کرم کے بادلوں کو مرا سائباں بنادے
جو عمل ہو مجھ سے صادر تو وہ خیر کا عمل ہو
جو عمل کی برکتیں ہو انہیں جاوداں بنادے
ترے اختیار میں ہیں سبھی حُسن کے خزانے
مجھے خوش خیال کردے مجھے خوش بیاں بنادے

عاصی کرنالی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

ترے در پر جو کیف آیا کہیں جا کر نہیں آیا
اُسے اللہ لائے جو ترے در پر نہیں آیا

بدل ڈالی نگاہِ حُسن نے تقدیرِ آئینہ
میں بے جوہر گیا لیکن میں بے جوہر نہیں آیا

وہاں میں نعت کیا پڑھتا کہ اتنا تھا جلال اُن کا
کہ مصرع تک حدودِ ذہن کے اندر نہیں آیا

نبی ﷺ کے شہر میں نو دن سرور آیا مجھے جتنا
سرور اتنا مجھے باسٹھ برس جی کر نہیں آیا

مدینے نے مجھے اب تک کچھ ایسا گھیر رکھا ہے
نظر کے دائرے میں دوسرا منظر نہیں آیا

میں جس عالم میں تھا شاید اُسی عالم میں ہوں اب بھی
میں ان کے شہر سے لوٹا اور اپنے گھر نہیں آیا

بہت دل نے کہا، کہہ دے! کہ پھر بلوایئے آقا
تقاضائے ادب تھا چُپ رہا، کہہ کر نہیں آیا

عاصی کرنالی

Marfat.com

ڈاکٹر ریاض مجید

نام ○ ریاض الحق طاہر
قلمی نام ○ ریاض مجید
ولادت ○ ۱۹۴۲ء ، جالندھر
پتہ ○ ڈی۔۲۸۸ پیپلز کالونی، فیصل آباد

.........☆☆☆☆☆.........

مجموعہ نعت ○ اللھم صلِ علیٰ محمد (صدارتی ایوارڈ یافتہ)
اشاعت ○ ۱۹۹۴ء
صفحات ○ ۱۴۴
قیمت ○ ۱۵۰
ناشر ○ نعت اکادمی، پوسٹ بکس نمبر ۲۵۔فیصل آباد

اُردو میں نعت گوئی (مقالہ پی ایچ ڈی) ۱۹۹۰ء

بین الاقوامی نعت ایوارڈ (یو کے)

Marfat.com

ڈاکٹر ریاض مجید

(فیصل آباد)

پاکستان میں اردو نعت میں پی ایچ ڈی کرنے والے پہلے خوش بخت انسان ڈاکٹر ریاض مجید کا نام دنیائے نعت میں سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا۔ان کا مقالہ نعت ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا جو ہم جیسے لوگوں کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔ریاض مجید، صاحبِ طرز شاعر ہیں وہ پنجابی اور اردو شاعری میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔آپ کا شمار ممتاز نعت گویان میں ہوتا ہے۔فروغِ حمد و نعت کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں بالخصوص فیصل آباد شہر میں ان کا کام اور نام منفرد واہمیت رکھتا ہے۔

ممتاز نعت گو حفیظ تائب کی رائے ملاحظہ فرمایئے۔ریاض مجید کی اردو نعت غایت درجہ منفرد، دلاویز، توانا اور پرتاثیر ہے انہوں نے مضامینِ نو بنو کے انبار لگا دیے ہیں۔اور اندازِ بیان ایسا اختیار کیا ہے کہ دل و دماغ دونوں کو جگمگاتا چلا جاتا ہے۔حوالہ ''اللھم صلِ علیٰ محمدؐ'' (مجموعۂ نعت)۔

اللہ کرم کر یہ سعادت مجھے دے دے
پھر اذنِ حضوری و زیارت مجھے دے دے
اے ربِ ریاض اک تن آساں پہ کرم اور
تدوینِ ثنا کی بھی فراغت مجھے دے دے

ریاض مجید نے یہ دعا کی اور قبول ہوئی۔تدوین ثنا کے حوالے سے نعتیہ ادب میں ان کا اچھا خاصہ حصہ شامل ہے۔ریاض مجید بھی انہی عظیم لوگوں میں شامل ہیں جن کے بغیر تاریخِ نعت مکمل نہیں ہو سکتی۔ڈاکٹر ریاض مجید کے مجموعۂ نعت ''اللھم صلِ علیٰ محمدﷺ'' کو ۱۹۹۴ء میں حکومت کی جانب سے صدارتی ایوارڈ مل چکا ہے اس کے علاوہ بھی وہ کئی بڑے ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔

Marfat.com

آیئے ڈاکٹر ریاض مجید سے کچھ گفتگو ہو جائے جو آپ کی اور ہماری معلومات میں اضافے کا باعث ہوگی۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت۔

ج: تاریخِ پیدائش: ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء۔۔۔مقامِ پیدائش: گڑھا (جالندھر کینٹ۔۔مشرقی پنجاب انڈیا) نام: ریاض الحق طاہر قلمی نام: ریاض مجید ولدیت: عبدالمجید۔

میری پیدائش جالندھر کے مولوی خاندان میں ہوئی جو گزشتہ تین صدیوں سے درس و تدریس سے متعلق رہا ہے۔ خاندانِ مغلیہ کے زمانے میں اس خاندان کے دو بڑے عالم مولانا عبدالرحمٰن اور مولانا محمد محسن: قاضی القضاء کے درجے پر فائز تھے۔ مولوی محمد عظیم، مصنف ''علی نامہ'' سے اس خاندان کی ادبی حیثیت کا ریکارڈ دستیاب ہوتا ہے۔ ان کے بیٹے مولوی محمد مسلم (۱۸۰۵ تا ۱۸۸۰ء) مصنف ''گلزارِ آدم''، ''گلزارِ سکندری''، ''گلزارِ موسیٰ''، ''گلزارِ محمدی'' نے قصص الانبیاء کو منظوم کیا۔ ''گلزارِ محمدی'' پنجابی زبان میں منظوم سیرت کی پہلی کتاب ہے۔ اس خاندان کا ابتدائی سراغ محلہ دریا گنج دہلی کی تاریخی مسجد جسے عرفِ عام میں ''گھٹا مسجد'' کہتے تھے سے ملتا ہے۔ بعد میں یہ خاندان لدھیانہ منتقل ہوا اور پھر گڑھا و بہندا (موجودہ جالندھر کینٹ) میں منتقل ہو گیا۔ مولوی محمد مسلم اور ان کے بیٹے محمد علی یہیں مدفون ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد یہ خاندان اور اس کے مختلف افراد لاہور، ملتان اور فیصل آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔

''امثال القرآن'' اور مثنوی ''سیلابِ عشق'' کے مصنف حمید مسلم اور ''شانِ غزل'' (ہم طرحِ دیوانِ غالب) کے مصنف عبدالغفور سلیمان سیمابی کا تعلق اسی خاندان سے ہے۔ اسی طرح ''کانٹے اور کلیاں''، ''سیلِ دوراں''، ''الغزال''، ''بارانِ رحمت (نعت)'' اور ''صبحِ صادق (نعت)'' کے مصنف میر کمال مسلم کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے۔ اس خاندان کی تفصیلات ''تاریخِ ارائیاں'' مطبوعہ علمی بک ڈپو لاہور اور تحقیقی مقالہ شعبہ پنجابی (پنجاب یونیورسٹی لاہور) مولوی محمد مسلم (حیات و خدمات) میں مل سکتی ہیں۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والد عبدالمجید اکتوبر ۱۹۵۳ء میں فوت ہوئے۔ جبکہ میں چھٹی جماعت میں زیرِ تعلیم

Marfat.com

تھا۔ میری پرورش میری والدہ عزیز بیگم (جو اپریل ۲۰۰۲ء میں نوے سال کی عمر میں فوت ہوئیں) نے کی۔ میری تعلیم کی ذمہ داری میرے بڑے بھائیوں احسان الحق اور اکرام مجید (مصنف ''تنے دا روگ''، ''نویاں زیناں'' (پنجابی غزل) ''صفت ثنا'' (پنجابی نعت) صداری سیرت ایوارڈ یافتہ) نے سنبھالی۔ بچپن میں مجھے مطالعے اور کرکٹ کا زیادہ شوق تھا۔ میرے ماموں حمید جالندھری مصنف ''شامِ صحرا'' اور مالک مکتبۂ کاروان لاہور کی طرف سے مطالعے کے لیے تازہ بہ تازہ کتابیں مل جاتی تھیں اور یوں یہ شوق پروان چڑھتا گیا۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: میں نے میٹرک ''سٹی مسلم ہائی اسکول'' لائنپور، ایف۔اے اور بی۔اے آنرز گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے کیا۔ بی۔اے میں میں نے سہ سالہ سکول آف آنرز ان لینگوئجز پاس کیا اور تینوں سالوں میں یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد میں نے ایک سال میں ایم۔اے (اردو) پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ۱۹۶۴ء میں کیا۔ ۱۹۸۱ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور ہی سے ''اردو نعت'' کے موضوع پر پی۔ایچ۔ڈی کی۔

میرے اساتذہ میں مرزا محمد منور سجاد باقر رضوی، حمید احمد خان، (سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی)، وقار عظیم، ڈاکٹر وحید قریشی اور سیّد عبداللہ خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ سجاد باقر رضوی صاحب سے دوستانہ انداز میں زمانۂ تعلیم کے بعد بھی متعدد صحبتیں رہیں۔ اسی طرح مرزا محمد منور اور سیّد عبداللہ سے بھی آخرِ وقت تک نیازمندی کا سلسلہ جاری رہا۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: پہلے حمدیہ اور نعتیہ اشعار کے بارے میں پوری طرح تعین کرنا تو شاید ممکن نہیں لیکن غالباً ۱۹۶۱ء کے زمانے میں میں نے پہلی نعت کہی۔ میری ایک فارسی نعت اسی زمانے میں روزنامہ ''عوام'' فیصل آباد میں چھپی ملتی ہے۔ اس زمانے میں رمضان المبارک میں نعت خوانوں کی بہت سی ٹولیاں سحری کے وقت مختلف گلیوں، محلوں میں گھومتی تھیں اور نعتیں لحن کے ساتھ پڑھ کر سحری کے وقت لوگوں کو جگانے کا مبارک فریضہ سرانجام دیتی تھیں۔ میں نے چند ابتدائی نعتیں

Marfat.com

اپنے محلّے میں گشت کرنے والی ایک ایسی ہی پارٹی کے لیے لکھیں۔ پہلی باقاعدہ طویل حمد میں نے اپریل ۱۹۷۳ء میں سفرِ عمرہ کے لیے بحری جہاز ''سفینۂ عابد'' میں جدہ جاتے ہوئے لکھی۔ یوں ایک محتاط اندازے سے میں اپنی نعت گزاری کے آغاز کا تعین ۱۹۶۱ء اور حمد کا ۱۹۷۳ء سے کرسکتا ہوں۔ اگر متفرق نعتیہ شعروں کے حوالے سے بات کی جائے تو شاید اس کا ابتدائی سراغ ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۲ء کے درمیان میں ہی مل جائے۔ جب میں نے بچوں کے لیے بعض نظموں میں (یا غزل اور نظم میں) بعضِ حمدیہ یا نعتیہ مضامین پر کچھ لکھا۔

جہاں تک حمد اور نعت کے محرکات کا تعلق ہے ان کا تعلق زیادہ تر باطنی احساسات اور جذبات سے ہے۔ ایسی کچھ شاعری نعتیہ مشاعروں میں شرکت کی غرض سے بھی لکھی۔ خصوصاً اسی زمانے میں عید میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے شہر میں منعقد ہونے والے ایک نعتیہ مشاعرے کے لیے میں نے ایک خمسہ لکھا۔ جس میں پانچواں مصرع ٹیپ کے مصرعے کے طور پر بار بار دہرایا جاتا تھا۔ اسی زمانے سے (غالباً ۱۹۶۲ء میں) عید میلاد النبی ﷺ کے دنوں میں بھی روزنامہ ''عوام'' فیصل آباد (لائل پور) میں چھپا۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء وشاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: اس سوال کا جواب اپنے دو شعروں سے دیتا ہوں۔

پسِ ہر پردۂ توصیفِ مولا تو نکلتا ہے
نبی کی نعت میں بھی حمد کا پہلو نکلتا ہے
ثنائے روشنی میں دھیان روشن گر کا رہتا ہے
لکھوں صلِ علیٰ تو دل سے اللہ ھو نکلتا ہے

یہ حقیقت ہے کہ بظاہر نعت کے مقابلے میں حمد کم لکھی گئی لیکن اگر بنظرِ غائر نعت کا جائزہ لیا جائے تو مذکورہ بالا شعروں کی روشنی میں اس (نعت) کا شمار بھی حمد ہی کی ذیل میں ہوگا۔ حمد کم لکھی جانے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس سوال کا ایک اور فلسفیانہ حوالے سے :۱۰ اب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بقول اقبالؔ۔

Marfat.com

معنی حرفِ کن تحقیق اگر
بنگری با دیدۂ صدّیق اگر
قوتِ قلب و جگر گردد نبیؐ
از خدا محبوب تر گردد نبیؐ

کہ عالمِ محسوسات انسانیت کے حوالے سے حضور اکرم کی ذات باصفات، بخشش طلبی، نجات خواہی اور مخلوق کے درمیان ایک برزخِ کبریٰ کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا مدح و توصیف اور اظہارِ محبت و عقیدت میں آپ کو پیش نظر رکھا گیا۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: حمد ایک با قاعدہ صنفِ سخن ہے اور اپنی فکری ارفعیت اور فنی عظمت کے حوالے سے ان تمام خصوصیات اور صفات پر پورا اترتی ہے جو کسی بھی صنف کے لیے ضروری ہیں۔ آغازِ شاعری سے لے کر اب تک تعداد میں کم ہونے کے باوجود عہد بہ عہد حمدیہ اشعار کا گراں قدر ذخیرہ دستیاب ہے۔ جنہیں عظیم شاعروں نے تخلیق کیا اور جو اپنے فکر اور فنی محاسن کے اعتبار سے ارفع ادب کے درجے پر فائز ہے۔ فارسی شاعری کو ہی لیجیے۔ ایک ہزار سال سے زائد عرصے پر پھیلی ہوئی فارسی شاعری میں ہر بڑے شاعر کے ہاں حمدیہ اشعار دیوان ہی دستیاب ہیں۔ جو ہر لحاظ سے فکری اور فنی معیارات کے امین ہیں۔ عصرِ حاضر میں با قاعدہ نعتیہ دیوان بھی چھپ رہے ہیں جو فن کی جملہ خوبیوں کے آئینہ دار ہیں۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: اس سوال کا تعلق توفیق سے ہے۔ یہ سارا سلسلہ ہی توفیقِ خداوندی کا ہے۔ خوف، مشکل کام یا کم مائیگی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب شاعر پر حمد کے در کھلنا شروع ہو جاتے ہیں تو یہ سارا کام از خود اور سہل ہو جاتا ہے۔ حمد یا نعت کسی بھی صنف میں معیار کا برقرار رکھنا آسان کام نہیں۔ ہمہ وقتی توجہ، محنت اور انہماک، اخلاص اور توفیق طلبی اور رجوع حمد و نعت کے ضروری عناصر ہیں۔

Marfat.com

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: حمد و نعت کے حوالے سے تمام شخصیات پسندیدہ ہیں۔ اور اظہار کے خیمے جدا جدا ہونے کے باوجود سب ایک ہی قبیلے کے فرد ہیں۔

ہیں ہم نہاد نعت کے شاعر ریاضؔ سب
اک سلک نور میں ہیں پروئے ہوئے بھی

وہ شخصیات جن کی زیادہ تر قربت مجھے حاصل رہی ان میں حافظ لدھیانوی کی حمد و نعت سے مسلسل وابستگی، حافظ محمد فقیر افضل کا علمی انداز اور حفیظ تائب کے ہاں اخلاص اور فن کے عناصر میرے لیے ہمیشہ حاملِ توجہ رہیں میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے سفر و حضر میں بڑا وقت ان بزرگوں کی صحبت میں گزارا اور ان کی محبت اور شاجت سے اپنی نعت کی تصدیق اور وثوق حاصل کیا۔ دوسرے نعت کاران میں سے برادرم راجا رشید محمد اور صبیح رحمانی کی حیثیت مدیر رسالہ ''نعت'' اور ''نعت رنگ'' سے وابستگی لائق تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں نعت کی خدمت کے لیے طویل عمر عطا کرے۔ دونوں رسالے اپنی نوعیت کار کے اعتبار سے رجحان ساز کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مقدار اور معیار دونوں حوالوں سے ان رسالوں نے نعت کی تدوین، تحقیق اور تنقید میں ایسا گراں مایہ کام کیا ہے کہ مستقبل کا کوئی بھی نعتیہ کام ان کے حوالوں کے بغیر ناممکن اور ادھورا رہے گا۔

اسی طرح ''جہانِ حمد'' کے حوالے سے طاہر سلطانی صاحب اور ان کے ادارے کی خدمات لائق تحسین ہیں۔ تھوڑے سے عرصے میں انہوں نے بھی حمد و نعت کے مختلف پہلو ایک تحریک ساز انداز میں اکھٹے کئے ہیں۔ سال بہ سال حمد کی کتابوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حمد کے بارے میں مضامین لکھے جا رہے ہیں۔ حمدیہ مشاعرے منعقد ہو رہے ہیں۔ شعراء کے ہاں حمد نگاری کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ خصوصاً گذشتہ دہائی میں حمد کے حوالے سے اردو شاعری ثروت مند ہو رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ مستقبل میں حمد کی کتابوں میں گراں قدر اضافہ ہوگا اور انشاءاللہ اکیسویں صدی نعت کے ساتھ ساتھ حمد کی صدی شمار ہوگی۔ اس مبارک فروغ

Marfat.com

میں بلاشبہ مساعی جلیلہ لائق تحسین ہے۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: الحمدللہ مجھے آٹھ نو بار یہ شرف حاصل ہوا۔ اس حاضری سے متعلقہ جذبات و احساسات واقعی بیان سے باہر ہیں۔ ان کی کچھ جھلک حمد و نعت کی شاعری میں مختلف حوالوں سے صورت پذیر ہوئی ہیں۔ جو حمد و نعت سے متعلق میرے مطبوعہ اور زیرِ ترتیب دواوین میں دیکھی جاسکتی ہے۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: ''جہانِ حمد'' کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو دوام بخشے۔ آپ کو ہمت اور وسائل عطا فرمائے کہ آپ اس حوالے سے زیادہ کام کریں۔ رسالہ ''نعت'' اور ''نعت رنگ'' کی طرح اگر مقدار اور معیار کے حوالے سے حمد کے کام میں (تدوین، تخلیق، تحقیق اور تنقید) میں مروّجہ ادبی اور فنی معیارات کو پیشِ نظر رکھا جائے تو اس سے اس صنف کا فنی اعتبار اور وثوق بڑھے گا اور اس پر لکھی گئی نثر اور شاعری کے نمونے بلاشبہ ادبِ عالیہ میں شمار ہوں گے۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقید نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: دیکھنا چاہیے۔ جب ہم حمد و نعت کو بحیثیت صنفِ سخن شمار کرتے ہیں تو اس کا اعتبار اور وثوق اسی صورت میں قائم رہے گا جب اس کو مروجہ تنقیدی معیارات کی روشنی میں دیکھا جائے گا۔ اگرچہ ان اصناف کی بنیاد عقیدتِ محض ہے مگر یہ عقیدت فن کا درجہ تبھی اختیار کرسکتی ہے جب اس میں وہ تمام فنی محاسن موجود ہوں جو ہر دور میں ادبیاتِ عالیہ کی کسوٹیوں میں شامل رہے ہیں۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: نعت کی طرح ریڈیو اور ٹی وی پر حمد کے مشاعرے بھی ہونے چاہئیں اور صدارتی سیرت ایوارڈ کی طرح حمدیہ کتابوں پر بھی انعامات دیے جانے چاہئیں۔ اگر حمد کے حوالے سے باقاعدگی سے کوئی ماہنامہ بھی اشاعت پذیر ہوسکے تو اس سے حمد کے رجحانات اور میلانات کی ارتقائی صورت سامنے آسکے گی۔

Marfat.com

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: خاتمہ بالخیر۔

س: اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ پس منظر (غزلیں) ۱۹۷۳ء

۲۔ گزرے وقتوں کی عبارت (غزلیں) ۱۹۷۳ء

۳۔ ڈوبتے بدن کا ہاتھ (غزلیں) ۱۹۷۴ء

۴۔ انتساب (نظمیں) ۱۹۷۸ء

۵۔ اردو میں نعت گوئی (مقالہ پی ایچ ڈی) ۱۹۹۰ء (بین الاقوامی نعت ایوارڈ یو۔کے)

۶۔ توے دے تارے (پنجابی نظمیں) ۱۹۸۷ء (ہجرہ ایوارڈ یافتہ)

۷۔ حی علی الثناء (پنجابی نعتیہ ہائیکو) ۱۹۹۱ء (صدارتی سیرت ایوارڈ یافتہ)

۸۔ اللھم صل علیٰ محمد (نعتیہ مجموعہ) ۱۹۹۴ء (صدارتی سیرت ایوارڈ یافتہ)

۹۔ خودی تے بے خودی (علامہ اقبال کی معروف مثنوی اسرار و رموز کا تنقیدی جائزہ) ۱۹۹۳ء

۱۰۔ سر دوشِ ہوا (کلیات نظم خلیق قریشی) مرتب ۱۹۹۴ء

۱۱۔ پڑھ بسم اللہ (پنجابی شاعری) ۱۹۹۱ء

۱۱۔ نئی آوازیں (جدید غزل کا انتخاب) مرتب۔ ۱۹۷۲ء

۱۳۔ رفتان میں ایک شام (کل پاکستان مشاعرے کی روداد) مرتبہ۔ ۱۹۷۸ء

۱۴۔ انتخابِ روشنی (گورنمنٹ کالج فیصل آباد کے علمی و ادبی مجلّے کا پچاس سالہ انتخاب) مرتبہ۔ ۱۹۷۴ء

۱۵۔ روشنی کے گیت (ملی نغموں کا انتخاب) مرتبہ ۱۹۷۲ء

۱۶۔ تعمیر نو کے گیت (ملی نغموں کا انتخاب) مرتبہ ۱۹۷۲ء

۱۷۔ سیدنا احمد ﷺ (پنجابی نعتیہ دیوان) ۲۰۰۰ء

زیرِ طبع۔

Marfat.com

☆ متعدد نعتیہ مجموعے/حمدیہ مجموعے/اردو پنجابی شعری مجموعے/مضامین کی کتب (قریباً ۱۵)

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: حمد و نعت کی کسی تقریب میں رقم طے کر کے شرکت کرنا مناسب نہیں ہے۔ یہ ہنر حرص کی بجائے حب و اخلاص کی آب و ہوا میں پھلتا ہے۔ عصرِ حاضر میں جس اعتبار سے روپے کے لین دین کے مطالبے ایسی محافل کے انعقاد کے سلسلے میں زیر بحث آئیں گے ویسے ہی ان کی برکت اور تاثیر میں کمی واقع ہوگی۔ آج کل ایسا ہو رہا ہے جو سچی اور تخلیقی نعت کاری اور اثر آفرینی کے منافی ہے۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: فنی لوازمات کے حصول کے ساتھ ساتھ اخلاص اور حبِ اطاعت نژادی کی ضرورت ہے۔ یعنی شاعر ادبیاتِ عالیہ کی تخلیق کے مروجہ لوازمات (مطالعہ، مشاہدہ، زباں دانی، مہارت، تسلسل و استقامت) کے ساتھ ساتھ اخلاص اور اطاعت کے اوصاف سے متصف ہو۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: ۱۔ گذشتہ پچیس سالوں کی نعت پر تحقیق یعنی اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے (جو ۱۹۷۵ء تک کی نعت گوئی کو محیط تھا) میں اضافہ.......... ۲۔ لغت نعت کی تدوین..........

۳۔ حمد و نعت کے حوالے سے مختلف کتابوں کی تخلیق و تدوین..........

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اس کا جواب تفصیل طلب ہے۔ حمد کا ہر جذبہ اپنا جداگانہ احساس اور قلبی کیفیت لے کر وارد ہوتا ہے۔ بعض خاص حمدوں کے بارے میں گفتگو ہو سکتی ہے۔ بحیثیت مجموعی ان احساسات اور قلبی کیفیات کو قلمبند نہیں کیا جا سکتا جو حمد کی تخلیق میں کارفرما ہوتے ہیں۔ تاہم فضائے حرم کی قربت، نجات طلبی کے احساسات، عفو خواہی کے جذبات، اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں کا احساس، رائیگانی عمر کی ندامت، احساسات گناہ، اللہ کے بے پایاں انعامات پر احساسِ تشکر، احساسِ اطمینان اور سکینت آثار ماحول سے آشنائی کا جذبہ تخلیقِ حمد کے پس منظر میں

Marfat.com

لودیتا رہتا ہے۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: الحمدللہ، ''ربنا لک الحمد'' کے نام سے میرا ایک حمدیہ مجموعہ زیرِ اشاعت ہے۔ جبکہ ایک حمدیہ دیوان، ایک مجموعہ حمد و مناجات باعنوان ''آمین'' اور کچھ دوسرے حمدیہ کام کی ترتیب بھی میرے پیشِ نظر ہے۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

ج: صحیح افراد کا انتخاب جو رشوت و سفارش کے ذیل میں بنائے گئے مروّجہ قوانین پر سختی سے عمل درآمد کروا سکیں۔

☆ ایک سوال جو ان بیس سوالوں کے علاوہ آغازِ شاعری اور فیض تلمذ کے بارے میں ہے کہ بارے میں عرض کہ میں نے اپنی شاعری کا آغاز بچوں کی نظموں سے میٹرک کے زمانے میں کیا اور مجھے اس ذیل میں کسی سے تلمذ حاصل نہیں۔

ڈاکٹر ریاض مجید

ڈی۔۲۸۸۔پیپلز کالونی فیصل آباد

فون:۔۰۴۱۔۵۴۳۲۸۸

موبائل۔۰۳۲۰۔۵۲۱۲۰

☆☆☆

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

پیشِ نظر ہے بابِ حرم ، اللہ الصمد
عاصی پہ اتنا لطف و کرم ، اللہ الصمد
مُڑ مُڑ کے دیکھتا ہوں کفِ پا کی روشنی
روشن ہیں اپنے نقشِ قدم ، اللہ الصمد
الا لیعبدون ، کی صف میں ہوا شمار
معراج پر ہے نجمِ قلم ، اللہ الصمد
سرشاریٔ عطا سے شرابور ہے حیات
ہے لطف بار ابرِ نعم ، اللہ الصمد
بے خود نہ ہے دل، تسلسلِ لمحاتِ وجد میں
یکساں ہے اب وجود و عدم ، اللہ الصمد
چمٹے ہیں ملتزم سے ہم ایسے خوشا نصیب
ہے شکر بار دیدہ نم ، اللہ الصمد
آنکھوں پہ اور بخت پہ آتا نہیں یقیں
پہنچے ہیں کس مقام پہ ہم ، اللہ الصمد
اشکوں سے حمد خالق و رازق کی ریاضؔ
چہرے پہ ہو رہی ہے رقم ، اللہ الصمد

ڈاکٹر ریاض مجید

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

یہی کہوں جب تک بھی جیوں میں صلی اللہ علیہ وسلم
یہی پڑھوں میں یہی سنوں میں صلی اللہ علیہ وسلم

بہتے پانی کے سینے پر ہنستے گلوں کے آئینے پر
انگشتِ خوشبو سے لکھوں میں صلی اللہ علیہ وسلم

چڑھتے دن کی سرگوشی میں ڈھلتی شب کی خاموشی میں
ایک یہی آواز سنوں میں صلی اللہ علیہ وسلم

غارِ ذات کی تنہائی میں اپنی روح کی گہرائی میں
شام و سحر یہ ورد کروں میں صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں قلم بھی آنکھیں میچے حرف وصدا رہ جائیں پیچھے
کیسے اُن ﷺ کی نعت کہوں میں صلی اللہ علیہ وسلم

لاموجود جہانوں میں سے لامحدود زمانوں میں سے
ہر دم یہ آہنگ سنوں میں صلی اللہ علیہ وسلم

مغز عبادت اُن ﷺ کی ثنا ہو حرفِ نعت ہی حرفِ دعا ہو
یہی ریاضؔ دُعا مانگوں میں صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر ریاض مجید

Marfat.com

خالد شفیق

نام ○ محمد خالد بٹ

قلمی نام ○ خالد شفیق

ولادت ○ ۱۹۳۲ء ، بٹالہ ضلع گورداسپور

پتہ ○ مکان نمبر ۱۵، گلی نمبر ۱۴ ۔ محلہ شیخاں، شالیمار ٹاؤن ۔ لاہور

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعہ نعت ○ عالم افروز (سیرت ایوارڈ یافتہ)

اشاعت ○ ۱۹۹۶ء

صفحات ○ ۱۷۶

قیمت ○ ۱۲۰ روپے

ناشر ○ مجلس اردو، لاہور

Marfat.com

خالد شفیق

لاہور

خالد شفیق کا نام دنیائے حمد ونعت میں بسنے والوں کے لیے انتہائی قابلِ احترام ہے۔
"شام وسحر" نعت نمبر کے چھ شمارے خالد شفیق کا ایسا کارنامہ ہے کہ جس کی مثال مشکل ہی سے ملے گی۔ مجھے یقین ہے نعت نمبر کے چھ شمارے خالد شفیق کی بخشش کا ذریعہ بن جائیں گے۔ خالد شفیق کا شمار لاہور کے معروف نعت گو شعرا کرام میں ہوتا ہے۔ خالد شفیق کا مجموعہ حمد ونعت "عالمِ افروز" شائع ہو کر اہلِ علم وہنر سے پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔ اس مجموعے کو سیرت کمیٹی (حکومت پاکستان) کی جانب سے پہلا انعام مل چکا ہے، خالد شفیق ایک کہنہ مشق شاعر ہیں۔

وہ غزل کی ویران وادیوں سے حمد ونعت کے سرسبز گلستاں میں داخل ہوئے ہیں اور بڑے کامیاب رہے ہیں۔ خالد شفیق کے ہاں حمد ونعت میں جہاں عقیدت ومحبت کی لہریں موجود ہیں وہیں شگفتگی وارفتگی بھی نمایاں ہے وہ حمد ونعت کے حدود سے اچھی طرح واقف ہیں عبد ومعبود کے فرق کا ادراک بھی رکھتے ہیں۔ ان حدود وقعود وشعور کے ساتھ ان کا کلام فنی کمالات سے آراستہ وپیراستہ ہے۔

خالد شفیق کے حمدیہ ونعتیہ اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

اعترافِ معبودیت:

تیرے کرم کا ہو کیسے بیان لفظوں میں
قلم میں اتنی ہے قوت نہ جان لفظوں میں
جو تیرے لطف و کرم کی حدوں کو چھو پائے
کہاں سے آئے گی ایسی اٹھان لفظوں میں
کروں میں نذر خدائے عظیم کیا خالد
نہ کوئی حُسنِ تخیل، نہ شان لفظوں میں

Marfat.com

حسنِ طلب :

اے رب ذوالجلال محبت کی بھیک دے
غم سے مجھے نکال محبت کی بھیک دے
دنیا ہے نفرتوں کے بھنور میں پھنسی ہوئی
الفت کو کر بحال محبت کی بھیک دے

فضائلِ درود :

ہونٹوں پہ میرے پھول جب اترے درود کے
میں نے سجائے پیار سے رستے درود کے
خالد لحد کی تیرگیوں سے ہو خوف کیا
میں ساتھ لے کے جاؤں گا جلوے درود کے

نسبتِ رسول اکرم ﷺ :

تیرگی میں اگر روشنی چاہیے
خانہ و دل میں عشقِ نبی چاہیے
اُن کے اسوہ سے خیرات کرنوں کی لو
زندگی میں اگر روشنی چاہیے

محبت رسول معظم ﷺ

جب نبی کے عشق میں ذہنوں کو ڈھالا جائے گا
نور کی کرنوں سے ہر دل کو اجالا جائے گا
عشق احمد ہوگیا ہے موجزن خالد شفیق
اب یہ طوفاں کب کناروں سے سنبھالا جائے گا

قارئین محترم ''جہانِ حمد'' کے سوالات اور جناب خالد شفیق کے جوابات حاضر ہیں۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟

ج: تاریخ پیدائش ۲۱ جولائی ۱۹۳۲ء جائے پیدائش بٹالہ ضلع گورداس پور، کشمیری گھرانے میں ہوئی۔ اصلی اور قلمی نام خالد شفیق، ولدیت محمد شفیق ہے۔

Marfat.com

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والد محترم ریلوے سے بطور اسٹیشن ماسٹر ریٹائر ہوئے۔ یوں ان کے ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلوں کی بنا پر بچپن سے نوجوانی تک کا عرصہ صوبہ سرحد کے مختلف شہروں بلکہ ریلوے سٹیشنوں پر گزرا۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: اکوڑہ خٹک (سرحد) سے میٹرک کے بعد ۱۹۴۸ء میں لاہور آیا۔ ''ادیب عالم'' کیا گھریلو حالات سے مجبور ہو کر ملازمت کے چکر میں پڑ گیا۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: پہلی حمد اور نعت ۱۹۶۰ء کے بعد کہی۔ تاریخ یاد نہیں۔ نعت ایک طرحی مشاعرہ کے لیے کہی تھی۔ البتہ باقاعدہ حمد و نعت ۱۹۸۰ء کے بعد کہنا شروع کی۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعرا و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: حمد و نعت کہنے کا سلسلہ زمانہ، قدیم سے کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے البتہ قیام پاکستان کے بعد اس سلسلے میں جوں جوں سرکاری ذریع ابلاغ کے ذریعے اس کی حوصلہ افزائی بڑھتی گئی۔ شعرا نے ان کی طرف خصوصی توجہ دی۔ ایک زمانہ تک نعت گو شعرا کو شاعروں کے زمرہ میں شمار ہی نہیں کیا جاتا تھا۔ شعرا بھی عشق مجازی کی راہوں میں سرگرداں رہتے تھے۔

س: حمد صنف سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: حمد و نعت بہر حال صنف سخن ہے۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: سب ہی اچھے ہیں۔ میرے علاوہ۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یا نہیں، دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار بار حرمین شریفین میں حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ جذبات و احساسات کے اظہار کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ

Marfat.com

اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: اس سلسلے میں میری معلومات محدود ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ "جہانِ حمد" کو نقشِ اوّل کی حیثیت حاصل ہے۔ حمد و نعت کے فروغ کے سلسلے میں جہاں بھی اور جس طرح بھی کام ہو رہا ہے۔ قابلِ تحسین ہے۔ ہر ایک اپنی اپنی بساط کے مطابق حمد و نعت کے فروغ میں مصروف ہے۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: حمد و نعت کو فنی اور معنوی لحاظ سے اس امتحان سے گزارنا چاہیے اگر ایسا نہ کیا جائے تو لوگ توحید و رسالت کی حدود قائم کرنا چھوڑ دیں گے۔ جو ضروری ہیں اور فن تو شاعری کی اساس ہے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: کس حکومت کو ؟؟؟

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: زندگی کا سفر تمام ہو تو ارضِ طیبہ پر۔

س: اپنی مطبوعہ و غیرہ مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: اردو حمد و نعت کا مجموعہ "عالمِ افروز" ۱۹۹۷ء میں طبع ہوا، جسے سیرت ایوارڈ دیتے ہوئے حکومت نے پہلے انعام سے نوازا۔ پنجابی حمد و نعت کا مجموعہ زیرِ ترتیب ہے اگر اللہ کو منظور ہوا تو آئندہ برس حج بیت اللہ کے بعد اس کی طباعت کے بارے میں سوچوں گا۔ اس کے علاوہ "یادِ غالب" کے صد سالہ یومِ پیدائش پر غالب کی زمینوں میں مختلف شعرا کی غزلوں کا مجموعہ ترتیب دے کر شائع کیا۔ "یادِ اقبال" اقبال کے صد سالہ یوم پیدائش پر اقبال کے بارے میں نظموں اور غزلوں کی طرحوں پر مختلف شعرا کے کلام کا مجموعہ ترتیب دے کر شائع کیا۔ "لہو ترنگ" ۱۹۶۶ء میں مختلف شعرا کی رزمیہ نظموں اور ترانوں کا مجموعہ شائع کیا۔ یہ تینوں کتابیں میں نے کچھ ساتھیوں کی معاونت سے مرتب کیں۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: اللہ ہی انہیں ہدایت دے۔ لیکن اگر ایسی محافل ٹکٹ لگا کر ترتیب دی جائیں تو پھر شعرا کو رقم دینا غلط نہیں۔ دوسری قسم کی محافل میں دوسرے شہروں سے جن کو بلایا جائے اگر وہ استطاعت نہ رکھتے ہوں تو خرچ آمد و رفت اور رہائش فراہم کرنی چاہیے۔

Marfat.com

س: حمد ونعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: توحید ورسالت کی حدود کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر وتحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: عمر کے اس حصے میں جب اعصاب جواب دیتے جا رہے ہیں، خواہش کے باوجود کچھ کرنا مشکل ہے۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: بیت اللہ کا تصور ذہن ودل میں بساتا ہوں اور اللہ ربُ العزّت کی نوازشات کو دیکھتا ہوں پھر اپنی زندگی کے تمام عروج وزوال پر نظر دوڑاتا ہوں تو خود بخود احساسات شعروں میں ڈھل جاتے ہیں۔ اور یہی صورت اور کیفیت روضۂ اقدس اور آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو ذہن میں لاتے ہوئے شعروں میں ڈھلنے کا باعث بنتی ہے۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: یقیناً ہے لیکن اس بارگاہ سے توفیق ارزانی چاہیے۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز۔

ج: اللہ ربُ العزّت سے اوپر سے لے کر نیچے تک سب کے لیے ہدایت طلبی۔ کیونکہ حالات اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ اب بارگاہِ ربُ العزّت سے کوئی غیبی امداد آئے تو اصلاحِ احوال ممکن ہے۔

خالد شفیق

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

ترے کرم کا ہو کیسے بیان لفظوں میں
قلم میں اتنی ہے قوّت، نہ جان لفظوں میں

جو تیرے لطف و کرم کی حدوں کو چھو پائے
کہاں سے آئے گی ایسی اُٹھان لفظوں میں

میں خود بھی گنگ ہوا دیکھ کر جلال ترا
میں ڈھونڈنے کو چلا تھا زبان لفظوں میں

ترے کرم کا احاطہ کروں تو کیسے کروں
نہ سوچ میں ہے نہ اتنی اڑان لفظوں میں

نہ اتنا ظرف ہے اِن کا نہ اتنی گہرائی
سما سکے گا، کہاں آسمان لفظوں میں

ترے ہی ذکر سے ملتی ہے تازگی دل کو
ترے ہی ذکر سے آتی ہے جان لفظوں میں

کروں میں نذرِ خدائے عظیم کیا خالدؔ
نہ کوئی حسنِ تخیّل، نہ شان لفظوں میں

خالدؔ شفیق

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

کیسے نہ برسے چاندنی بطحا کے چاند کی
جب رہنما ہو زندگی بطحا کے چاند کی

اب ظلمتوں کا نام بھی لینا فضول ہے
ہے روشنی ہی روشنی بطحا کے چاند کی

برسیں مرے وجود پہ اللہ کی رحمتیں
جس وقت میں نے بات کی بطحا کے چاند کی

غارِ حرا کی خلوتوں کی آب و تاب سے
کچھ اور دل کشی بڑھی بطحا کے چاند کی

ہم نے تو زندگی میں اجالوں کے واسطے
دل سے لگالی چاندنی بطحا کے چاند کی

مجھ کو شعورِ عظمتِ آدم ہوا نصیب
حاصل ہوئی جو آگہی بطحا کے چاند کی

دونوں جہاں کی ظلمتیں کافور ہو گئیں
پھیلی ہے ایسی چاندنی بطحا کے چاند کی

گم کردہ راہ شخص تھا خالؔد شفیق میں
کام آگئی ہے رہبری بطحا کے چاند کی

خالؔد شفیق

Marfat.com

جعفر بلوچ

نام ○ غلام حسن خان

قلمی نام ○ جعفر بلوچ

ولادت ○ ۱۹۴۷ء ، لیہ

پتہ ○ غزالی پارک۔ عقب وحدت کالونی۔ لاہور

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ نعت ○ بیعت

اشاعت ○ ۱۹۸۹ء......۲۰۰۱ء

صفحات ○ ۱۲۰

قیمت ○ ۸۰ روپے

ناشر ○ الفصیل اردو بازار، لاہور

Marfat.com

جعفر بلوچ

(لاہور)

پروفیسر جعفر بلوچ صاحب ماہر تعلیم ہیں لاہور یونیورسٹی میں شعبۂ اردو سے وابستہ ہیں۔ ادبی دنیا بالخصوص دنیائے نعت میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ۱۹۸۹ء میں آپ کا مجموعۂ نعت ''بیعت'' شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔

جناب حفیظ تائب۔ رقم طراز ہیں۔ پاکستان میں نعت گوئی کی پھولتی پھلتی روایت میں جعفر بلوچ کا مجموعۂ نعت ''بیعت'' ایک جہت نما اضافہ ہے جعفر بلوچ نے جو حصہ بصورت ''بیعت'' ڈالا ہے وہ لائق صد تحسین ہے۔ حوالہ ''بیعت'' (ایک جہت نما کتاب نعت)۔

جعفر بلوچ نے نعت گوئی کی کڑی شرائط کی پابندی کرتے ہوئے جس عمدہ و اعلیٰ معیار کی نعت تخلیق کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ نعت گوئی کے سلسلے میں جعفر بلوچ کی عائد کردہ شرط یوں ہے ؎

جعفر بے شک نعتوں پر نعتیں لکھو
قطعہ و قصیدہ اور غزل کی صورت میں
لیکن سچ پوچھو تو ہوگی نعت وہی
جو لکھو گے حسن عمل کی صورت میں

اور انہوں نے اس شرط کو خود حتی الامکان پورا کرنے کی سعی بلیغ بھی کی ہے جعفر بلوچ نے ہر صنف کے تقاضے ہی پورے نہیں کیے بلکہ ان کے نئے امکانات بھی بجھائے ہیں۔ نعتیہ غزلوں میں علم و آگہی اور عشق و عقیدت کی یکجائی کی بدولت جو لہجہ جعفر بلوچ کو نصیب ہوا ہے وہ قابل رشک ہے۔ جعفر بلوچ صاحب کے مجموعہ نعت ''بیعت'' کا دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا۔ موصوف نے کرم فرمایا اور ہمیں تین کا پیاں

Marfat.com

بھجوائیں ہیں ایک کاپی ہم نے حسرت موہانی لائبریری کو بھجوادی دوسری کاپی معروف ادیب معظم علی امجد کو بغرض ''جعفر بلوچ'' کی حمدیہ شاعری پر مضمون عنایت کی تیسری کاپی اپنی لائبریری میں محفوظ کرلی ہے۔ بیعت کے مطالعہ کے بعد کہنا ہی پڑھتا ہے کہ جعفر بلوچ ہمہ جہت شاعر ہیں۔ ہم مخصوص لب ولہجہ کے نعت گو جعفر بلوچ کو ''بیعت'' کی اشاعت پر قلب کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

لیجیے پروفیسر جعفر بلوچ کا انٹرویو حاضر ہے۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت۔

حضرت کے شاگرد جو سرافراز ہیں جعفر
یہ بھی تو ہے فیضان ورفعنا لک ذکرک

میں احقر العباد مسمی جعفر بلوچ ۲۶ جنوری ۱۹۴۷ء کو لیہ (جنوبی پنجاب) میں پیدا ہوا۔ یہ تاریخ پیدائش تیاسی ہے میری والدہ محترمہ بتاتی ہیں کہ میں قیام پاکستان سے تین چار ماہ سے پہلے متولد ہوا تھا۔ مرے دادا بخش خان (مکمل نام میں بخش اللہ، الٰہی، خدا، محمد یا کوئی اور لفظ ہوگا) لیہ شہر کے مغرب اور دریائے سندھ کے مشرقی کنارے پر تھوڑی سی زمین رکھتے تھے۔ کل چوبیس پچیس ایکٹر زمین ہوگی۔ بعد میں اس زمین کا بڑا حصہ بک گیا ارمرے والد صاحب اور ان کے دو بھائی محض کاشتکار ہوکر رہ گئے ان تینو بھائیوں میں سے کوئی خواندہ نہ تھا۔ والد صاحب کا نام پٹوار خانہ کے کاغذات میں محمد محسن خان درج ہے لیکن مری اسناد میں ان کا نام غلطی سے غلام حسن خان درج ہوا ہے۔ ہمارا خاندان بلوچوں کی ایک شاخ چانڈیہ یا چانڈیو سے تعلق رکھتا ہے۔ خاندان کی کئی شاخیں اب لیہ شہر اور اس کے اطراف میں آباد تھیں۔ میں پانچ چھے برس کا تھا کہ میرے والد صاحب فوت ہوگئے۔ والد صاحب کے ایک دوست حکیم الحاج عبدالکریم خان بلوچ کلاچی تھے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد حکیم صاحب مجھے اپنے پاس لیہ شہر میں لے آئے۔ بعد میں میری کفالت اور اے۔ ایف۔ سی تک میری تعلیم انہی کے زیر سایہ ہوئی۔ حکیم صاحب مرحوم ومغفور کا ایک واقعہ ایسا ہے جسے بیان کیے بغیر میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔ جب میں نے میٹرک کا امتحان پاس کرلیا تو ایک روز حکیم صاحب نے مجھ سے فرمایا جعفر آؤ۔ تمہارے والد کی قبر پر چلتے ہیں۔ میں ساتھ ہولیا۔ دن کے دس گیارہ بجے ہوں گے۔ قبرستان ہمارے گھر سے قریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ہم دونوں پیدل چلتے ہوئے قبرستان پہنچ گئے۔ وہاں مرحومین کو ''السلام علیکم یا اہل القبور'' کہنے کے بعد حکیم صاحب میرے والد

Marfat.com

صاحب کی قبر کے قریب کھڑے ہو گئے۔ اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگے ''حسن خان پتر آیا کھڑی۔ اس میٹرک پاس کر گدے۔ میڈا وعدہ پورا تھی گیا اچھا خدا حافظ!''۔ یہ کہہ کر وہ مجھے ساتھ لے کر واپس گھر آ گئے۔ اس واقعہ سے حکیم صاحب مرحوم و مغفور کی احباب پروری، وعدہ ایفائی اور انسان دوستی کی جو شان ظاہر ہوتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

میں ابھی دوسری یا تیسری جماعت میں تھا کہ شعر اور سُر نے مجھے اپنی کشش کا احساس دلانا شروع کیا۔ سُر کی دنیا کی طرف تو میں مناسب ماحول نہ ملنے کی وجہ سے باقاعدہ متوجہ نہ ہو سکا لیکن شعری ذوق میری فطرت سے لپٹتا اور میرے دل میں اترتا چلا گیا۔ مسجدوں میں پڑھی جانے والی نعتیں اور سکول میں پڑھی جانے والی نظمیں میرے لیے خاص کشش رکھتی تھیں۔ گھر کی بزرگ خواتین مجھ سے سرائیکی زبان کے سولود شریف (اس زمانے میں سرائیکی علاقوں میں عوام ہر نعت کو مولود شریف کہتے تھے) خصوصی اشتیاق سے سنتی تھیں اور میں یہ نعتیں بڑے ولولے کے ساتھ تحت اللفظ پڑھ کر سناتا تھا۔ اس زمانے میں کہتر اور بعض دیگر سرائیکی شاعروں کی نعتیں چھوٹے چھوٹے کتابچوں کی صورت میں دستیاب تھیں۔ کبھی کبھی حفیظ جالندھری اور ماہر القادری کی نظمیں بھی مجھ سے سنی جاتی تھیں۔ ہر ملک کے مولویوں اور خطیبوں کی تقریریں سننے کا ذوق بھی مجھ میں اسی زمانۂ طفلی میں پیدا ہوا اور کالج میں داخلہ کی عمر تک باقی رہا۔ استاذی نسیم لیہ مرحوم کو میں نے پہلے پہل بطور نعت خواں ہی دیکھا۔ وہ لیہ کی مشہور جامع مسجد (چوبارروڈ لیہ) میں عموماً خطبۂ جمعہ سے پہلے اپنی کوئی نعت ترنم سے سنایا کرتے تھے۔ بعد میں میں نے دیکھا کہ ان کا کلام ہفت روزہ ''قندیل'' چٹان اور ثاقب زیروی کے ہفت روزہ ''لاہور'' میں بھی شائع ہوتا ہے۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: میرے تمام اساتذہ کرام نے ہمیشہ نہایت محبت و شفقت سے میری رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ میرے پرائمری کے اساتذہ میں سے مولوی محمد حسین، مولوی علی محمد (ہیڈ ماسٹر) اور جناب امراؤ صاحب خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ مڈل اور ہائی جماعتوں کے اساتذہ میں سے خلیفہ امام بخش مولوی نظام الدین، سنبل قریشی، مولوی غلام نبی (عربی ماسٹر) شیخ اللہ بخش، مولوی فقیر محمد صاحب، قاضی محمد خورشید، قاضی محمد اسلام، اللہ بخش لودھرا، انور خان، طالب حسین، عبدالرحمٰن خان، شاہنواز خان، اور فقیر محمد سرگانی کی کرم فرمائیاں میرے شامل حال رہیں۔ ان میں سے متعدد اساتذہ بعد میں ہائی اسکولوں کے ہیڈ

Marfat.com

ماسٹر یا ڈی۔ ای۔ او وغیرہ بنے۔ سرگانی صاحب کا تقرر اسی زمانے میں فارسی کے لیکچرار کے طور پر ہو گیا تھا۔ میرے کالج کے اساتذہ میں سے افتخار امجد بخاری (انگریزی) عبدالعزیز جالنوی (اردو) عبدالسمیع ضیا (اردو) ملک حسن اختر (اردو) افتخار احمد (فزکس) شیخ رشید سلیم (بیالوجی) اور سید فضل علی شاہ (پرنسپل) کے اسمائے گرامی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ بی۔ اے کا امتحان پرائیوٹ طور پر پاس کرنے (۱۹۶۹ء) کے بعد میں نے ۱۹۷۰ء میں ٹریننگ کالج لاہور سے بی۔ ایڈ کیا تھا۔ اس کالج میں مجھے سید علی عباس جلال پوری، علی شبر کاظمی، شمشاد لودھی، اور محمد اشرف، یزدانی صاحبان سے استفادہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایم۔ اے (اردو) بھی میں نے پرائیویٹ امیدوار کے طور پر کیا تھا تاہم بعض محترم اساتذہ سے مجھے ملنے اور مستفید ہونے کے مواقع ملے۔ ان حضرات میں سے ڈاکٹر سید عبداللہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی اور ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا کا میں خاص طور پر ممنون و مشکور ہوں۔ اور ان بزرگوں اور دوستوں کی فہرست تو بہت طویل ہے جن کی صحبتوں یا تحریروں سے میں روشنی حاصل کرتا رہا ہوں۔

س	پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج	میں نے پہلی نعت ۱۹۶۷ء میں کہی تھی۔ اس نعت کے چند شعر یہ ہیں :

جعفر حریفِ زیست دلِ ناتواں نہ ہو
وہ ذات پاک ہم پہ اگر مہرباں نہ ہو

اپنی جگہ بھی کیا کہیں صحن چمن میں ہے
عکس جمال غیرت یوسفؑ جہاں نہ ہو

دل بستگی ہماری ابد تک نہ ہو سکے
وہ بھی اگر، انیسِ شکستہ دلاں نہ ہو

گر ہم گدائے کوچۂ خیرالبشر بنیں
ہم سے بلند مرتبۂ قدسیاں نہ ہو

یارب نہ آئے میرے لبوں پر کبھی وہ بات
جس بات میں رضائے شہہ دو جہاں نہ ہو

یہ نعت کسی طرحی مشاعرے کے لیے کہی گئی تھی لیکن وہ مشاعرہ نعتیہ نہیں تھا۔ اب یہ اشعار میری نعت گوئی

Marfat.com

کے آغاز کی ایک حسین یادگار ہیں اور بس! مطلع تو مجھے آج نعتیہ سے زیادہ حمد یہ معلوم ہوتا ہے۔

۶۵۔۱۹۶۴ء میں جب میں نے لکھنا شروع کیا لیہ کے بعض شاعر ملک میں شہرت رکھتے تھے۔ اور تین حضرات یعنی راجہ محمد عبداللہ نیاز، نسیم لیہ اور غافل کرنالی دینی ادب کے حوالے سے بھی بہت نمایاں تھے۔ نیاز صاحب اپنی تخلیقی زندگی کا پر جوش اور طغیان پرور دور گزار کر لیہ میں زندگی بسر کر رہے تھے تاہم ان کا معروف نعتیہ ترجیع بند ''یہ ہیں کارنامے رسول خدا ﷺ کے'' جس کے بعض حصے چالیس کی دہائی میں لکھے گئے تھے پہلی بار کتابی صورت میں ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا اس غیر معمولی نعتیہ تصنیف کی اہمیت وعظمت کا اعتراف کرنے والوں مقتدر اہل علم وادب شامل ہیں مثلاً مولانا حامد علی خان (مدیر ماہنامہ ہمایوں مخزن والحمرا وغیرہ) جناب نعیم صدیقی، جناب حفیظ تائب، جناب عاصی کرنالی اور متعدد دیگر حضرات مجھے اس ترجیع کا بند کا اولین تبصرہ نگار ہونے کا مشرف بھی حاصل ہے۔ یہ تبصرہ ہفت روزہ ''بشارت'' مظفر گڑھ کے ۸۔اکتوبر ۱۹۶۷ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا۔ اور الحمدللہ اسلامی اور ادبی موضوعات سے میری دلچسپی کی ایک شہادت ہے۔ تبصرے کا ایک اقتباس یہاں درج کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ شاید اس سے میرے جذبات واحساسات کا کچھ انعکاس ہو:

> ''آج بوجہلان شپرہ چشم مذہب کی درخشندگی اور تابندگی کے خلاف مسلسل بے ہنگم شور مچا رہے ہیں۔ اور تو اور شعراء ادب میں بھی گمرہی اور ضلالت کا یہ متعفن مواد بھرا جا رہا ہے۔ رنگین استعاروں اور دل آویز تشبہوں کا سہارا لے کر اسلامی اقدار کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ اس طوفانِ بدتمیزی کو روکنے کے لیے اور احیائے اسلام کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی لٹریچر عام کیا جائے اور شعر، افسانہ، مضمون ڈرامہ غرض ہر صنف میں عوام کو برگِ حشیش پیش کرنے کے بجائے انہیں بیداری کا پیغام دیا جائے۔''

نسیم لیہ نے اگر چہ حمد ونعت کو باقاعدہ اپنا موضوع سخن نہیں بنایا لیکن ذہنی ادب کے حوالے سے ان کا ایک اہم تخلیقی پارہ ''دامنِ یوسف'' کے نام سے ۱۹۶۳ء میں کتابی صورت میں چھپ چکا تھا۔ ''دامنِ یوسف'' سورۂ یوسف کی منظوم ترجمانی ہے۔ جناب غافل کرنالی کی نعتیں اور دینی وملی نظمیں اس زمانے میں ملک

Marfat.com

کے موقر ادبی اور اسلامی جرائد میں چھپتی رہتی تھیں۔ اکابرِ لیہ کے اس دینی ادب سے کسی نہ کسی سطح پر میں بھی متاثر ہوا۔ جناب نسیم لیہ، جناب راجہ محمد عبداللہ نیازی اور جناب احسان دانش سے اصلاح لینے کا شرف بھی مجھے حاصل ہے۔ احسان دانش صاحب سے اصلاح لینے کا واقعہ ۷۰۔۱۹۶۹ء کا ہوگا۔ اور حسنِ اتفاق سے ان کی یہ اصلاح میری نعتوں ہی پر تھی۔ حضرت دانش سے اصلاح یافتہ میری ایک نعت کا مطلع یہ ہے۔

لفظ جو صرفِ نعتِ نبیؐ ہوگئے
مرے ایمان کی روشنی ہوگئے

اس مطلع میں اصلاح سے پہلے لفظ ''نعت'' کی جگہ لفظ ''حمد'' تھا۔ اور لفظ ''ایمان'' کی جگہ لفظ ''وجدان'' تھا۔ میں نے مطلع میں لفظ ''حمد'' درج ذیل تصرفِ شعر کے زیرِ اثر لکھا تھا۔

حمد بے حد رسولِ پاک ﷺ را
آنکھ ایماں و دشت خاک را

حضرت احسان دانش نے یہاں لفظ ''حمد'' کے استعمال سے اتفاق نہ فرمایا اور اس کی جگہ لفظ ''نعت'' لکھ دیا۔

اسی طرح دانش صاحب نے میری ایک منظومِ حدیث پر بھی اصلاح دی۔ یہ نظم یوں شروع ہوتی تھی۔

روایت ہے اور بو امامؓ ہیں راوی
کہ ابلیس کو جب زمیں پر اتارا
تو اللہ سے عرض کی اس نے یارب
کہاں جاؤں اب میں مصیبت کا مارا

الحمدللہ میں مشورہ قبول کرنے کے معاملہ میں بہت کشادہ خاطر ہوں۔ بلکہ حضرت حسرت موہانی کا یہ مصرع ہمیشہ میرے پیشِ نظر رہتا ہے۔

طبع حسرت نے اٹھایا ہے ہر استاد سے فیض

میں آج بھی اپنی ہر تخلیق کاوش کو فائنل کرنے سے پہلے اپنے صاحب نظر دوستوں کو سناتا ہوں اور کوئی دوست کوئی مفید اور سخن افروز مشورہ دے تو اسے اظہارِ تشکر و امتنان کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں میں جناب حفیظ تائب کے علاوہ کئی اور دوستوں کا بھی مرہونِ منت ہوں۔ میری نعت گوئی کے

Marfat.com

محرکات میں لاہور کے نعتیہ مشاعرے خصوصاً قابل ذکر ہیں۔؟رفائی مرحوم کے زیر اہتمام ہونے والے اردو بازار کے نعتیہ مشاعروں اور رفیق اشرفی مرحوم کے زیر اہتمام ہونے والے سیرت مشن لاہور کے نعتیہ مشاعروں کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات واحساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: فریضۂ حج کی ادائیگی (معاف فرمائیے یا لفظ ادائی لکھنے پر طبیعت آمادہ نہیں ہو رہی۔)اور حرمین شریفین کی زیارت کا شرف مجھے ۱۹۸۹ء میں حاصل ہوا۔مرا نعتیہ مجموعہ ''بیعت'' بھی اسی سال حج کے دنوں سے پہلے شائع ہوا تھا۔حج سے واپس آنے کے بعد میں نے ذیل کے چار شعر کہے ۔

کیا کہوں مژدہ کسی نے کیا سنایا ہے مجھے
نور و نکہت کے جہاں میں لا بسایا ہے مجھے
ذاتِ حق سے یوں تو پہلے بھی ملاقاتیں رہیں
خاص اپنے گھر میں اب اس نے بلایا ہے مجھے
اس نے جب بھی مجھ پہ ڈالی ہے محبت کی نظر
ایسا سنورا ہوں کہ خود پر پیار آیا ہے مجھے
یہ سرور و کیف یہ لطف و کرم کے سلسلے
یہ نوازا ہے مجھے یا آزمایا ہے مجھے

ان اشعار کے علاوہ ایک نعتیہ غزل بھی انہی دنوں ہوئی تھی جو اب ''بیعت'' کے دوسرے ایڈیشن میں شامل ہے۔اس نعت کے چند شعر درج ذیل ہیں ۔

حسنِ گنبد اخضر کون بھول سکتا ہے
وہ بہشت کے منظر کون بھول سکتا ہے
وہ فضا مرکب ہے چیت اور ساون سے
وہ فضائے جہاں پرور کون بھول سکتا ہے
شہر رحمت و رافت، میری روح مضطر کا

Marfat.com

گھر ہے اور اپنا گھر کون بھول سکتا ہے
آستانِ اقدس پر ضبط میں تھی بے تابی
عشق تھا ادب گستر کون بھول سکتا ہے
حاضری کے وہ لمحے زندگی کے وہ لمحے
قصہ مختصر جعفر کون بھول سکتا ہے

حمد و نعت کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ تخلیقی اور تنقیدی کام کرنے کی خواہش پر ایمان آگیں دل میں ہونی چاہیے۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں بھی اس تمنا سے بہرہ ور ہوں۔

ہو لحظہ نیا طور نئی برق تجلّی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے

(اقبالؒ)

لیکن ہمارے حسن ارادہ کی تصدیق ہمارے عمل سے بھی ہونی چاہیے۔ اس ضمن میں میں اللہ تعالیٰ سے مزید توفیقات کا خواستگار ہوں۔

مجھے پنجاب یونیورسٹی لاہور کی طرف سے ''اردو شاعری میں حمد و نعت مناجات'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کرنے کا موقع ملا تھا۔ افسوس کہ بعض دیگر مصروفیات کی وجہ سے یہ اہم اور مقدس کام تا حال مکمل نہیں ہو سکا۔ اللہ نہ کرے کہ میں اس عظیم اور بابرکت کام کی تکمیل سے محروم رہ جاؤں۔ مایوس میں اب بھی نہیں ہوں۔ چنانچہ اب بھی انشاءاللہ۔

س حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج خدا جانے اس سوال کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ ماہرین فن نے اصناف سخن کو دو بنیادوں پر تقسیم کیا ہے یعنی موضوع کے لحاظ سے اور ہیئت (FROM) کے لحاظ سے موضوع کے لحاظ سے حمد، نعت مرثیہ، شہر آشوب، واسوخت وغیرہ اصناف سخن نہیں اور ہیئت کے لحاظ سے مثنوی، مثلث، رباعی، قطعہ، غزل، قصیدہ، مخمس، مسدس، ترکیب بند، ترجیع بند، نظم معریٰ، نظم آزاد وغیرہ کو اصناف سخن قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ بات بھی ادب کے عام طالب علم جانتے ہیں کہ موضوعاتی اصناف سخن میں ہیئت کی کوئی قید نہیں ہوتی اور ہیئتی اصناف سخن میں موضوع کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ فن مرثیہ سے وہ نقاد

Marfat.com

جو مرثیہ کو فقط مسدس تک محدود کرنا چاہتے ہیں، فن مرثیہ نگاری کے خیر خواہ معلوم نہیں ہوتے۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقید نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: حمد و نعت دونوں اصناف ادب ہونے کے حوالے سے نقد اور جانچ پرکھ کی متقاضی ہیں۔ جہاں تک حسن نیت کا سوال ہے اس کا نقاد آخر خود اللہ ہے لیکن اصناف حمد نعت ہماری معاشرتی اور تہذیبی ضرورت بھی ہیں۔ اس حوالے سے ان پر تنقیدی نظر ڈالنا نہ صرف جائز بلکہ اشد ضروری ہے۔ یہ تنقید یا پرکھ دو حوالوں سے ہو سکتی ہے۔ (۱) موضوع کے حوالے سے (۲) فن کے حوالے سے۔ موضوع کے حوالے سے یہ دیکھا جائے گا کہ شاعر نے مضامین حمد، نعت کو نظم کرنے میں قرآن اور حدیث، سنت سے کہیں اعراض تو نہیں کیا یا کوئی ایسی بات تو نہیں کہہ دی جو اسلامی تعلیمات کی رو سے نا درست یا قابل اعتراض ہو۔ فنی حوالے سے بھی حمد و نعت کو پرکھنا بہت ضروری ہے۔ ہر صنف ادب کے اپنے فنی تقاضے ہیں۔ یہ فنی تقاضے پورے نہ ہوں تو کوئی تخلیقی کاوش فن کا درجہ حاصل نہیں کر سکتی۔ اس لیے حمد و نعت کو بھی فنی لحاظ سے "زر کامل معیار" ہونا چاہیے۔ ادبی اور فنی لحاظ سے ساقط المعیار حمدیہ اور نعتیہ کاوشیں متاع کسمپرسی بن کر رہ جاتی ہیں یہ کہنا کہ حمد و نعت محض حصولِ ثواب کا ذریعہ ہیں، فن سے بے اعتنائی اور ادب نا آشنائی کی دلیل ہے۔ اگر محض حصولِ مقصد ہو تو صرف درود شریف پڑھ کر بھی نعت گوئی یا نعت خوانی سے کہیں زیادہ ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ فنی لحاظ سے کمزور نعتیں اپنے موضوعات کی تخفیف قدر کا باعث بنتی ہیں اور تمسخر اور مضحکہ خیزی کو دعوت دیتی ہیں۔ خدانخواستہ ایسی کاوشوں کی قباحتیں ان کے محاسن سے بڑھ جائیں تو حمد نگاری کے سلسلے کی ایک بحث اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کے مضامین سے متعلق ہے۔ بندوں کا طرز فکر و عمل اپنے خالق و معبود کے حضور میں کیا ہونا چاہیے؟ اس سلسلے میں قطعی اور آخری تعلیم تو ہمیں قرآن مجید سے اور اس کے بعد سیرتِ نبوی اور احادیث پاک سے اخذ کرنی چاہیے اور اسی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی مقدور بھر کوشش کرنی چاہیے رشد و ہدایت کے مطابق ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں احتجاج تو کجا، شکوہ و شکایت کا بھی جواز نہیں ملتا۔ دعا اور مناجات کا طریقہ البتہ سکھایا گیا ہے لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ اس سے سوءِ ادب کا احتمال نہ ہو۔ مولانا جامی نے نعت کے حوالے سے فرمایا ہے:

یاں جنبش لب خارج از آہنگ خطا ئے

قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھیں تو یہ احتیاط کہ جنبش لب خارج از آہنگ نہ ہونے پائے حمد و مناجات

Marfat.com

کے معاملے میں اور بھی زیادہ کڑی اور ضروری معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کی روایتیں اور مثالیں غالباً ہر زبان کے ادب میں مل جائیں گی۔ میں یہاں صرف فارسی اور اردو ادب سے دو چار مثالیں پیش کرنے پر اکتفا کروں گا۔

زیں بوئے چنیں جہاں تواں برد
کابلیس بماند و بوالبشر مرد

(خاقانی)

(اس جہان کا اندازہ اسی بات سے لگالو کہ ابلیس زندہ رہا اور ابوالبشر یعنی حضرت آدم علیہ السلام مر گئے)

من بدکنم و تو بد مکافات وہی
پس فرق میان من و تو چیست بگو

(خیام)

(میں برائی کرتا ہوں اور تو اس کا برا بدلہ دیتا ہے۔ پس مجھ میں اور تجھ میں کیا فرق رہا)

آپ نے مسّنی الضر کہا ہے تو سہی
یہ بھی اے حضرت، ایوب گلا ہے تو سہی

(غالب)

زندگی اپنی جو اس طور سے گزری غالبؔ
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

اور حضرت علامہ اقبال کے یہاں تو شکوہ و شکایت کی یہ لے بہت زیادہ بلند ہوگئی ہے:

سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم
بخیلی ہے یہ رازقی نہیں ہے

☆

روزِ حساب پیش ہو جب مرا دفترِ عمل
آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر

☆

جرم او از سجدۂ تقصیرِ ما از دانۂ
نے باں بیچارہ می سازی نہ باما ساختی

Marfat.com

حد یہ ہے کہ اقبال خالق بے نیاز کو نیاز مند بھی کہہ جاتے ہیں:

ما از خدائے گم شدہ ایم او بہ جستجوست
چوما نیازمند و گرفتارِ آرزوست
گاہے بہ برگِ لالہ نویسد پیام خویش
گاہے درونِ سینۂ مرغاں بہ ہا وہو ست

(ہم خدا سے کھو گئے ہیں۔ وہ ہماری تلاش میں ہے۔ وہ بھی ہماری طرح نیاز مند اور گرفتارِ آرزو ہے۔ کبھی لالے کے پھول کی پتیوں پر ہمارے لیے پیغام لکھ کر بھیجا ہے اور کبھی پرندوں کے سینوں میں ہمارے لیے ہا وہو کرتا ہے) پھر خود اقبال نے اللہ تعالیٰ سے اپنی اس بے تکلفی اور بے باکی کو ''گستاخی'' بھی قرار دیا ہے:

چپ رہ نہ سکا حضرت یزداں میں بھی اقبال
کرتا کوئی اس بندۂ گستاخ کا منہ بند

بعض حضرات نے اللہ تعالیٰ سے اس شاعرانہ شوخی اور شکوہ وشکایت کے ڈانڈے ارشادِ ربانی ہے۔ **اَبٰی وَ اسۡتَکۡبَرَ ٭ وَ کَانَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ**ؐ (البقرہ۔ آیت ۳۴) سے ملائے ہیں اور ایسے طرز کلام کو ابلیسی فکر قرار دیا ہے۔ ایسے نقادوں کے متشددانہ رویہ کے لیے یہ عرض کرنا شاید بے محل نہ ہو کہ اِبی واستکبار میں اور شوخی وشکوہ کے مضامین میں بہت معنوی فاصلہ ہے۔ اس لیے مندرجہ بالا قرآنی آیت اور ایسی دیگر آیات کا اطلاق ان لوگوں پر تو درست ہے جو اللہ تعالیٰ سے سرکشی اور اور نافرمانی وطغی کا رویہ اپناتے ہیں لیکن محض شوخی فکر اور مضامین شکوہ وشکایت پر ایسی آیات کا اطلاق کرنے میں تامل کرنا ہی شاید بہتر ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کے بین السطور یہ اعتراف پوشیدہ اور مقدر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز پر قادر ہے اور صرف وہی ہمارے درد وغم اور صعب وضرر کا ازالہ کر سکتا ہے۔ اس طرز فکر میں اباد واستکبار کا نہیں بلکہ اضطراب نمائی اور توجہ طلبی کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ ہاں لہجے کی تلخی یا درستی پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ دیگر اصناف ادب کی طرح حمد ونعت میں بھی جدید عصری تقاضوں کا خیال رکھنا فطری اور لازمی ہے۔ حمد ونعت میں عصری تقاضوں کے انعکاس کی کم سے کم صورت یہ ہے کہ ان اصناف میں شاعر اپنی کیفیات وواردات کی کہانی اور اپنے سوز وساز کی حکایت اپنے حالات اور اپنے زمانے کے تناظر میں بیان کر رہا ہوتا ہے۔ حضرت ابو طالب، حضرت حسان بن ثابت، حضرت کعب بن زبیر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن رواحہ اور اسلام کے قرون اولیٰ کے دیگر صاحب ایمان شعرائے کرام کی حمد ونعت میں حمد ونعت کے دیگر مضامین

Marfat.com

کے ساتھ ساتھ شعرا کے ذاتی محسوسات اوران کے اجتماعی کوائف کا بیان بھی ملتا ہے اور دعا و مناجات کے پیرایہ میں بھی ان شعرائے کرام نے انفرادی اور اجتماعی منظر نامہ پیش کیا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور رسولِ پاک کے اوصاف و محامد کے ذکر میں بھی بالعموم انہی صفات اور اوصاف پر زیادہ زور دیا جاتا ہے جو شاعر کے ذاتی اور عصری تقاضوں سے زیادہ معنوی قربت رکھتے ہیں جب حضرت حسان بن ثابت رسول اکرم ﷺ کی توصیف اور دشمنانِ اسلام کی ہجو کہہ رہے ہوتے ہیں تو اس سے اس دور کے خدوخال بھی نمایاں ہو رہے ہوتے ہیں اسی طرح جب حضرت کعبؓ اپنے قصیدہ میں اپنی محبوبہ سعاد اور اپنی اونٹنی کا ذکر کرتے ہیں یا جب اپنے سابقہ گستاخانہ روّیے پر معذرت خواہی کرتے ہیں تو ان اشعار سے اس دور کی عرب معاشرتی اسلام کی روز افزوں شوکت و جلالت ،مسلمانوں کی شانِ اطاعت و اسلامیت اور متعدد، دیگر کیفیات ہمارے سامنے آجاتی ہیں۔ حمد و نعت کہنے والے شعرا مجموعی طور پر آج بھی اپنے گردو پیش اور اپنے عصری تقاضوں سے بے خبر نہیں ہیں اور آج کے حمدیہ اور نعتیہ ادب میں بھی شاعر کے ذاتی حالات کوائف کے ساتھ ساتھ ملکی ، ملّی اور عالمی سطح پر عصری تقاضوں کا اظہار بھر پور انداز میں ملتا ہے۔ بیت المقدس ،افغانستان، عراق، کشمیر، چیچنیا اور دیگر خطوں میں بھی اہلِ اسلام کے مسائل و مصائب کی طرف آج کے حمدیہ اور نعتیہ ادب میں بھی جابجا اشارات ملتے ہیں اور اس طرح یہ ادب آج کے عصری تقاضوں کا فقط اشاریہ ہی نہیں ہے بلکہ عصر افروزی کی شان وار خدمات بھی سرانجام دے رہا ہے۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: حمدیہ و نعتیہ محفلوں یا مشاعروں میں شعرائے کرام کا رقم طے کر کے شرکت کرنا ایک اضافی مسئلہ ہے۔ ایسی تقاریب میں شرکت کرنے میں وقت، وسائل اور کئی دیگر عوامل دخیل ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسی تقاریب کے منتظمین حضرات کو چاہیے کہ وہ ان امور کو پیش نظر رکھیں۔ دوسری طرف شاعروں، عالموں اور مقرروں کو بھی چاہیے کہ اس سلسلے میں ملنے والے اعزازیے کو اعزازیہ ہی سمجھ کر قبول فرمائیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ نہ ان مقدس تقاریب کو سامانِ تجارت بنائیں نہ اپنے آپ کو۔ اس معاملے میں طرفین کو اخلاص و ایثار کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اس اخلاص و ایثار کی مثالیں جو ابھی ناپید نہیں ہیں۔ ہمیں ان سے روشنی حاصل کرنی چاہیے۔ یہاں حضرت اسد ملتانی مرحوم کی مثال پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ جناب کشفی ملتانی مرحوم مدیر ہفت روزہ ''بشارت'' مظفر گڑھ نے کئی بار یہ ذکر کیا کہ انہوں نے مظفر گڑھ کے ایک اوّل پاک و ہند مشاعرے میں حضرت اسد ملتانی کو بھی مدعو کیا تھا۔ یہ مشاعرہ ۱۹۵۸ء کے

Marfat.com

یا ۱۹۵۹ء کے اوائل میں ہوا تھا۔ اسد صاحب کراچی سے مظفر گڑھ آئے۔ کشفی صاحب نے انہیں بطور سفر خرچ تین سو روپے دیے۔ حضرت اسد نے صرف ایک سو روپیہ لینا قبول کیا اور فرمایا کہ میرے مصارفِ سفر اس سے زیادہ نہیں ہیں۔ یاد رہے کہ یہ مشاعرہ حمدیہ یا نعتیہ نہیں عام مشاعرہ تھا۔ اور آخر میں ایک گزارش "جہانِ حمد" کے اجرا کے حوالے سے بلاشبہ جو رسائل جرائد نعتیہ ادب کے فروغ و ارتقا کے لیے جاری ہوئے ہیں وہ حمدیہ ادب کے فروغ و ارتقا کے لیے بھی کام کر رہے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ایک دوسرے سے غیر متعلق اور الگ تھلگ نہ کبھی رہے ہیں اور نہ رکھے جا سکتے ہیں۔

"جہانِ حمد" کے مقاصد اجرا میں بھی حمد و نعت دونوں کی تجلیوں کو عام کرنا اور اسلامی و قرآنی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت شامل ہے۔ لیکن نام کی حد تک اس جریدہ کا خصوصی سطح نظر یہی معلوم ہوتا ہے کہ "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب" کی برکتوں اور سعادتوں سے دل و جاں کو فیض یاب کیا جائے۔ اللہ کرے کہ اپنے نام کی برکت سے یہ جریدہ اسلامی ادب کی ترقی میں اور بالخصوص حمدیہ ادب کے فروغ و ارتقاء میں مزید امتیازات حاصل کرے (آمین)۔

پروفیسر جعفر بلوچ

گورنمنٹ کالج آف سائنس وحدت روڈ لاہور

رہائش ۸۔ غزالی پارک۔ عقب وحدت کالونی لاہور

فون:۔ ۷۵۷۶۶۵۶

☆☆☆

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

کرتا ہے روح کی آشفتگی وہی
ہر تیرگی میں ہے سبب روشنی وہی
فطرت کی بار بار گواہی کے باوجود
ارباب کفر کی ہے خدا ناسی وہی
وہ بے نیاز یاد کسی کو ہو یا نہ ہو
اس بے نیاز کی ہے جہاں پروری وہی
اک صادق وامیں نے ہمیں جس کی دی خبر
ہاں ہاں، وہی خدائے احد ہے وہی وہی
وہ راہ مستقیم دکھاتا ہے خود ہمیں
کرتا ہے دور دیدہ و دل کی کجی وہی
جعفر وہ خود ہی دے گا صلہ حمد و نعت کا
دیتا ہے حمد و نعت کی توفیق بھی وہی

پروفیسر جعفر بلوچ

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

پو پھٹی دیدہ و دل منور ہوئے
آپ ﷺ آئے تو سب نقش اجاگر ہوئے
آپ ﷺ آئے تو رحمت کی جھڑیاں لگیں
آپ ﷺ آئے تو شاداب منظر ہوئے
آپ ﷺ آئے تو فصلِ بہار آ گئی
سب ورق گل کدوں کے مصور ہوئے
آپ ﷺ آئے تو گلبانگِ توحید اٹھی
منتشر شرک و طغیاں کے دفتر ہوئے
آپ ﷺ آئے تو ایماں ہوا دل نشیں
شک پریشاں ہوئے وہم ششدر ہوئے
آپ ﷺ آئے تو بگڑی بنی خلق کی
آپ ﷺ آئے تو روشن مقدر ہوئے
آپ ﷺ آئے تو بھٹکے ہوئے قافلے
گامزن خیر کے راستے پر ہوئے
آپ ﷺ آئے تو یوں خیر مقدم ہوا
عید یک یک ہوئی جشن گھر گھر ہوئے

پروفیسر جعفر بلوچ

Marfat.com

راجارشید محمود

نام	○	رشید احمد
قلمی نام	○	راجارشید محمود
ولادت	○	۱۹۴۳ء ، ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
پتہ	○	اظہر منزل۔ چوک گلی نمبر ۱۰/۵ نیو شالامار کالونی ملتان روڈ، لاہور

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ نعت	○	ورفعنا لک ذکرک...... حدیث شوق
اشاعت	○	
صفحات	○	۱۳۶۔۱۷۶
قیمت	○	۲۴ روپے
ناشر	○	سلیم بک سینٹر اندرون ٹکسالی گیٹ، لاہور
مجموعہ ہائے نعت	○	کم وبیش ۳۰ مجموعے شائع ہو چکے ہیں

Marfat.com

راجا رشید محمود

(لاہور)

پارہ ۱۷، سورۃ الحج میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ ۔

سب انسان مل کر ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اور مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو اس سے
چھڑا نہ سکیں گے۔

اندازہ کیجیے کہ انسان کتنا خود مختار ہے خود مختاری، قوت، علم غیب اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتے ہیں۔
مگر مالکِ کائنات جسے چاہیں۔ کیونکہ اصل مالک و مختار تو وہی ہیں۔ رب کی جانب سے عزت و منصب
تب ہی حاصل ہوتا ہے۔ جب انسان احکامِ خداوندی اور سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو۔

پارہ ۱۵، رکوع ۲، میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ۔

اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ نیک اور صالح ماں باپ اور اولاد کو دعا کا بہت عمدہ انداز، طریقہ
سورۂ ابراہیم رکوع ۶ میں سکھلایا گیا ہے۔

اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور مری اولاد کو

اے ہمارے رب ہماری دعا سن لے اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ
اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔

ربِ کائنات کا مستحکم نظام ازل سے چل رہا ہے اور ابد تک چلتا رہے گا۔ ربِ ذوالجلال نے ہر کام کے لیے
فرشتے مقرر کر دیے ہیں جو اللہ کے حکم کے مطابق اپنے فرائض بجا لا رہے ہیں۔ خوش بخت وہ لوگ ہیں جو

Marfat.com

دنیا میں اللہ کی بندگی اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے ساتھ ساتھ ماں باپ کی فرمانبرداری کر کے اپنی عاقبت سنوارتے ہیں۔ انہیں خوش بختوں میں ایک نام دنیائے حمد ونعت کے نامور نعت گو، محقق، ادیب، نقاد، جناب راجا رشید محمود صاحب کا ہے۔ راجا صاحب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ان کا نام دنیائے نعت کا ایک ایسا معتبر حوالہ ہیں کہ ان کے حوالے کے بغیر اردو نعت کا تاریخ گو کسی صورت میں ان کے کام سے صرف نظر نہیں کر سکتا ہے۔ راجا صاحب کو یہ مقام یوں ہی نہیں ملا بلکہ انہوں نے اللہ اور رسول اکرم کی اطاعت کو اپنی زندگی اور بندگی کا حصہ بنانے کے ساتھ ساتھ والدین کی خدمت اور فرمانبرداری بھی ان کا مقصد حیات رہی۔ راجا صاحب لمحہ حاضر تک نعتیہ ادب میں اتنا حصہ ڈال چکے ہیں کہ نعتیہ رسائل و جرائد کے حوالے سے فی الوقت ان کے مقابل کوئی نظر نہیں آتا ہے۔ ان کی مطبوعہ تصانیف و تالیف کا ذکر تفصیل سے ان کے انٹرویو میں شامل ہے میں اتنا ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ راجا صاحب برصغیر کے واحد خوش قسمت نعت گو ہیں جن کے بیس نعتیہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں ایک مجموعہ صدارتی ایوارڈ یافتہ بھی شامل ہے۔ راجا صاحب کا شمار پاکستان کے معروف نعت گویان میں ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث پر توان کی نظر ہے ہی ساتھ ہی نبی کریم ﷺ سے انتہائی درجہ عقیدت ومحبت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ان کے سینے میں موجزن ہے۔ آپ کی ضیافت طبع کے لیے راجا رشید محمود کی حمدیہ ونعتیہ شاعری سے چند منتخب اشعار پیش کیے جاتے ہیں ۔

حمدیہ اشعار:

ایک برقی رو لپکتی ہے مرے احساس میں
جلوہ فرما تو ہے میرے پردۂ انفاس میں
کیوں نہ مل جائے اسے لاتقنطو کی پھر نوید
جب اتر آئے کرم تیرا نگاہِ یاس میں

......☆......

نعتیہ قطعات:

Marfat.com

چیخ کر ان کو پکارو تم ، نہ تم آواز دو
پست رکھو اپنی آواز آقا کی آواز سے
احترامِ سرور ہر دو جہاں کے درس میں
کبریا نے ذکر فرمایا ہے خاص انداز سے

......☆......

جب عمل اپنا نہیں سرکار کے احکام پر
مانتے ہیں ان کو اپنے پاس پھر موجود کیوں
ہے اگر دعویٰ ہمیں عشقِ رسول اللہ کا
اپنے چہرے معصیت سے ہیں غبار آلود کیوں

وہ بعد ممات بھی والدین کے لیے اکثر و بیشتر ماہ نامہ نعت کے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے رہتے ہیں۔ میرا تو یہ نظریہ ہے کہ جس مسلمان شخص نے اپنے والدین کی خدمت کی اور انہیں راضی کرلیا تو اس سے اللہ عزوجل اور رسولِ اکرم بھی راضی ہوجائیں گے۔ انشاءاللہ۔

ہمارے سوالات راجا صاحب کے جوابات حاضر ہیں۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت۔

ج: رشید احمد نام، جنجوعہ راجپوت قوم، راجا رشید محمود قلمی نام، پیدائش ۲۳ راگست ۱۹۳۹ء کو دسکہ ضلع سیالکوٹ (پنجاب) میں۔ والد صاحب کا اسمِ گرامی راجا غلام محمد مرحوم۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: ددھیال کا تعلق کھولہ (نزد سیدن شاہؒ) سے ہے۔ یہ گاؤں پہلے ضلع جہلم میں تھا، اب ضلع چکوال میں ہے۔ والد صاحب پہلے فوج میں، بعد میں پولیس میں رہے۔ میری پیدائش کے بعد پولیس کی ملازمت چھوڑ کر حیدرآباد دکن چلے گئے، ۱۹۴۸ء میں سقوطِ دکن کے بعد پاکستان آئے تو ضلع سرگودھا میں سکونت اختیار کی ۱۹۵۸ء میں لاہور

Marfat.com

آ گئے۔ یہاں ادارۂ ابطالِ باطل کی بنیاد رکھی اور تا حیات (۱۶؍مئی ۱۹۸۸ء تک) اس کے صدر رہے۔ ان کے بہت سے مضامین قومی اخبارات وجرائد میں چھپتے رہے۔ انہوں نے ''امتیازِ حق'' کے نام سے ایک معرکتہ الآرا کتاب لکھی جس کے کئی ایڈیشن پاکستان اور بھارت میں شائع ہوئے۔ اس کتاب پر انہیں ڈاکٹر فرمان فتحپوری، ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ڈاکٹر محب الحق اعظمی (علی گڑھ)، محمد عبدالشاہد شروانی، حکیم محمد نصیرالدین ندوی، ڈاکٹر آف سائنس حکیم محمود احمد برکاتی، سید سبطِ حسن فاضل زیدی، ڈاکٹر نظیر حسنین زیدی، پروفیسر فیاض کاوش، پروفیسر عبدالرشید فاروقی، محمد اسرائیل، پروفیسر سید خورشید حسن رضوی اور دوسرے بہت سے اہلِ تحقیق نے خراجِ تحسین پیش کیا۔ میرے بڑے بیٹے اظہر محمود نے اپنے ہفت روزہ ''ملتان روڈ نیوز'' لاہور کی ۲۵؍مئی ۱۹۹۰ء کی اشاعتِ خصوصی میں ان کے علمی، صحافتی اور سماجی کارناموں پر مضامین اور صابر براری، قمر یزدانی، صبا متھراوی مرحوم اور اصغر حسین خان نظیر لدھیانوی مرحوم کی منظومات شامل تھیں۔ ''تاریخ چکوال'' مرتبہ ڈاکٹر لیاقت علی خاں نیازی میں ان کی خدمات کا تفصیلی ذکر ہے۔ میری مرحومہ والدہ (نور فاطمہ) نے مجھے بچپن میں نعت کی لوریاں دیں اور والد صاحبؒ نے بچپن ہی سے ادب اور نعت کی لگن لگا دی۔ میرا بچپن اور لڑکپن ضلع سرگودھا میں گزرا۔ والدین کے ذوق کے تتبع اور ان کی تربیت کے پیشِ نظر مجھے نعت گوئی کی سعادت ملی۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: میں نے مڈل تک اسکول میں باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ مڈل ۱۹۵۴ء میں کیا۔ پھر پرائیوٹ طور پر ۱۹۵۶ء میٹرک ۱۹۶۲ء میں فاضل اردو (پنجاب بھر میں تیسری پوزیشن) ۱۹۶۳ء میں ایف اے۔ ۱۹۶۴ء میں بی اے۔ اور ۱۹۶۶ء میں ایم اے اردو (پنجاب یونیورسٹی میں پانچویں پوزیشن) حاصل کی۔ مولانا حافظ محمد افضلؒ نے (جن سے میں نے قرآنِ پاک پڑھا) اور ڈاکٹر سید عبداللہ نے (جن سے میں نے ایم اے اردو میں استفادہ کیا) مجھے بہت متاثر کیا اور اس

Marfat.com

تاثر کے نقوشِ میری زندگی اور میری تحریروں میں موجود ہیں۔ ستر کی دہائی کے آخری چند برسوں میں راقم نے علامہ محمد مرغوب اختر الحامدیؒ کے علم و فضل اور قدرتِ سخن سیاست سے استفادہ کیا۔ اور انہوں نے ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ / یکم مارچ ۱۹۸۰ء کو مجھے ''سندِ جانشینی'' عطا فرمائی۔ (اس کا ذکر ماہنامہ ''نعت'' کے مئی ۱۹۹۴ء کے شمارے ''اختر الحامدی کی نعت'' میں ہو چکا ہے)۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: جب میں چھٹی جماعت میں تھا تو اس وقت پہلی نعت کہی اور اس کے بعد سے مدحتِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہی میں مگن ہوں۔ پہلی حمد ۱۹۷۰ء کی دہائی کے شروع میں کہی جو ۱۹۷۷ء میں چھپنے والے میرے پہلے اردو مجموعۂ نعت ''ورفعنا لک ذکرک'' میں ایک اور حمد کے ساتھ چھپی۔ نعت گوئی کے محرکات میں والدین کی تربیت، ماحول کا اثر اور قرآن و حدیث اور سیرت و نعت کا مطالعہ شامل ہیں۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: راقم نے بہت کم حمد کہی ہے، میں سمجھتا ہوں اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ربِ کریم جل شانہ العظیم کی تعریف و ثنا میں اس کی قدرتوں اور اس کی تخلیات و مخلوقات کا ذکر ہوتا ہے۔ خود وہ تو ''حدِ عقل میں آ ہی نہیں سکتا''۔ اور جہاں اس کی مخلوقات کا ذکر آتا ہے، وہاں اس کی تخلیق اوّل اور تخلیق برتریں سے بات چلتی ہے، جو حضور پر نور ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے اس طرح نعت بھی دراصل حمد ہی کی ایک صورت بنتی ہے میں تو حمد اور نعت کے تعلق کا اس قدر قائل ہوں کہ میں نے ماہنامہ ''نعت'' کے پہلے شمارے (حمد باری تعالیٰ) میں صرف وہ حمدیں شامل کی تھیں جن میں خالق و مالک ربّ کائنات کے محبوب پاک صاحبِ لولاک ﷺ کی تعریف میں بھی ایک آدھ شعر شامل ہو۔ اس اشاعت میں میرا اٹھارہ صفحات پر مشتمل ایک مضمون ''حمد اور نعت کا تعلق'' اور میری بیٹی شہناز کوثر کا ایک مضمون ''حمد میں نعت کی صورتیں'' بھی تھا۔

Marfat.com

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: شاید اس سوال سے مراد یہ ہے کہ کیا حمد کو ادبِ عالیہ میں شمار کیا جا سکتا ہے؟۔ اگر استفسار کا منشا یہ ہے تو عرض ہے کہ ادبِ عالیہ تو ہے ہی حمد اور نعت۔ اس کو دینی ادب کہہ کرا سے لٹریچر (ادب) میں شمار نہ کرنے والے تو اب اپنی موت آپ مر گئے ہیں اور ان میں سے جن میں زندہ رہنے کی خواہش تھی، وہ خود حمد اور حمد سے زیادہ نعت کہنے لگے ہیں۔ میرے خیال میں، حمد یا نعت کو ایک ''صنفِ سخن'' میں برتا جا سکتا ہے اور برتا جا رہا ہے۔ غزل، مخمس، مسدس، مثنوی، قصیدہ، مستزاد، قطعہ، رباعی، آزاد نظم، وغیرہ حتیٰ کہ ہائیکو، سانیٹ، سی حرفی، ماہیا، دوہا وغیرہ اصنافِ سخن میں بھی خالق و مالک جل جلالہ اور محبوبِ خالق و مالک ﷺ کی تعریف کی جا رہی ہے۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: میرا خیال ہے کہ حمد کہنے میں ''خوف'' حائل نہیں ہوتا۔ البتہ یہ مشکل کام ضرور ہے۔ جہاں تک کم مائیگی اور احساسِ ندامت کا خیال ہے، وہ تو نعت کہتے ہوئے بھی ہوتا ہے اور شدید ہوتا ہے لیکن نعت ہو جاتی ہے۔ اصل میں حمد کے مقابلے میں نعت اس لیے زیادہ ہو رہی ہے کہ حضور فخرِ موجودات سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی حیاتِ طیبہ ہمارے سامنے ہے۔ اور اسی کو اپنی زندگیوں کے لیے نمونہ بنانے کی ہدایت بھی موجود ہے۔ احادیثِ مقدسہ میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے شمائل و فضائل اور سیرتِ پاک حساس دلوں کو ایمان کی روشنی عطا کرتی ہے۔ وہ محبت جو مالکِ حقیقی کو ان سے تھی اور ہے اور عقیدت و ارادیت کے وہ مظاہر جو صحابۂ کرامؓ سے اس حوالے سے ہمارے سامنے آتے ہیں، اس کے پیشِ نظر ہم مدحِ رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ السلام کو منظوم کرنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث پاک ہمیں محبتِ رسولِ کریم ﷺ کی اہمیت اور اوّلیت کا یقین دلاتی ہے اور ہم اپنے آپ کو مومن ثابت

Marfat.com

کرنے کے لیے (عملی طور پر تو کم ہی) زبانی طور پر محبتِ حبیب کبریا ﷺ کا اظہار کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ رحمان ورحیم ہے تو عادل بھی ہے، بلکہ جبار وقہار بھی ہے اور حضورِ اکرم ﷺ ''رحمت للعالمین'' ہیں۔ ''بالمومنین رؤف الرحیم'' ہیں۔ گناہ گار ہستیوں کو انہی کے در پر حاضر ہو کر معافی مانگنے اور ان کی سفارش اور شفاعت کروانے کی راہ سمجھائی گئی ہے۔ ان کے نور، اور سرزمینِ محبت، کے نام سے تین سفرنامے لکھے ہیں جن میں کچھ باتیں آگئی ہیں۔ ایک بات میں ہر محفل میں کہا کرتا ہوں کہ جو آدمی زیارتِ حرمین سے مشرف نہیں ہوا، وہ ترستا ہے اور جو ایک بار ہو آئے وہ دوبارہ حاضری کے لیے تڑپتا ہے۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: ''جہانِ حمد'' ثنائے خالق ومالک کی طرف اہلِ علم کو اور اربابِ سخن کو مائل کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ بہت بڑی خدمت ہے اور اس کی اولیت واہمیت میں کوئی شک نہیں۔ سعادت کا حصول سب سے بڑی بات ہے۔ البتہ ایک تجویز یہ ہے (اور تجویز اس لیے ہے کہ خواجہ رضی حیدر ایسا صاحبِ سرز شاعر، مفکر، محقق، ادیب اور حسن کار آپ کا معاون ہے) کہ آپ ''جہانِ حمد'' کی پیشکش کو مزید معیاری صورت دیں۔

س: کیا حمد ونعت کو تنقید نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: میرے خیال میں حمد ونعت کو تنقیدی نظر سے دیکھنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اس لیے کہ زمانہ اسے محض تحسین کی چیز سمجھ رہا ہے اور کہنے والا نقد وجرح کے خوف سے بے نیاز نظر آتا ہے۔ حمد ونعت کے حوالے سے خیال کو بگٹٹ اور بے لگام چھوڑنے یا زبان وبیان کے لحاظ اور محاسنِ شعری کے استعمال سے بے نیازی کی قطعاً کوئی گنجایش نہیں ہونی چاہیے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تعلیماتِ دین سے ناواقفیت یا کم واقفیت کسی بڑے حادثے کو جنم دے سکتی ہے۔ لیکن تنقید حمد ونعت میں بھی مسلکی اور گروہی تعصبات وتاثرات خرابی پیدا کر سکتے ہیں جس

Marfat.com

سے بچنے کی بہر صورت پوری پوری کوشش کرنی چاہیے۔ جیسا کہ بھارت سے چھپی ہوئی شمس بدایونی کی کتاب ''اردو نعت کا شرعی محاسبہ'' یا گزشتہ برس علی گڑھ سے شائع کردہ رئیس نعمانی کی کتاب ''چراغِ نوا'' یک رخے پن کا شہکار ہیں۔ شمس بدایونی نے تو معنوی طور پر سارے نعتیہ ادب کی تغلیط کی ہے لیکن رئیس نعمانی نے تو کھل کر یہی کہہ دیا ہے۔ انہوں نے اپنے مختصر مجموعہ نعت ''چراغِ نوا'' کی نعتوں کے بارے میں لکھا ہے کہ ''اردو کی نعتیہ شاعری کی تاریخ میں یہ نعتیں غالباً پہلا نمونہ ہیں جن میں ذاتِ نبوی کا احترام واقعی ملحوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔'' اسی طرح امیر حسنین جلیسی کی کتاب ''بت خانہ شکستم من'' اور جمیل نظر کی کتاب ''مقدمہ سحر و ساحری'' بھی زبان کے لحاظ سے تنقید کے یک رخے پن کا شاہکار ہیں۔ راقم نے شمس بدایونی کی کتاب ''اردو نعت کا شرعی محاسبہ'' کا تفصیلی محاکمہ جنگ پبلشرز سے چھپنے والے اپنے ضخیم انتخاب نعت ''نعت کائنات'' کے مبسوط مقدمے میں کیا ہے۔ دراصل تنقید کا مقصد حسن و قبح کے لحاظ سے بے لاگ محاکمہ تو ہو سکتا ہے، محض ذاتی مخاصمت یا مسلکی مخالفت کی بنا پر کیڑے نکالنا نہیں۔ مسلکی فروعی اختلافات کو چھیڑنے سے تو لغت کی فضا بھی تفرقہ پردازی اور فرقہ بندی کی آلودگی سے مکدر ہو سکتی ہے۔ اور اس سب کچھ نے تو پہلے ہی معاشرے کو غیر محفوظ اور دنیا کی نظروں سے مطعون اور قابلِ نفرت بنا رکھا ہے۔ میرے نزدیک تو حمد اور نعت ہی کے ذریعے ہر نفرت مٹائی جا سکتی ہے۔ ان دو موضوعات پر کسی مسلک، کسی قوم، کسی علاقے، کسی زبان سے متعلق کسی مسلمان کو اختلاف نہیں، یہی تو مل بیٹھنے اور ملا دینے کی راہ ہے۔ اگر کوئی شخص اسی راہ میں مخاصمتوں اور مخالفتوں کے کانٹے بکھیرنا چاہے تو شاید اسے ملت کا سب سے بڑا غدار کہنا روا ہو۔

س: ترویجِ حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: ترویجِ حمد و نعت کے لیے حکومت کی جو صورتیں موجودہ حکومت سے پہلے تھیں، انہیں بھی کم یا غیر موثر کیا جا رہا ہے اور یہ سوچی سمجھی اسکیم کے تحت ہے۔ اس لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا بے

Marfat.com

مقصد ہے۔ جو کچھ پرائیویٹ سیکٹر میں اہلِ ذوق اور اربابِ محبت کر رہے ہیں بس، یہی غنیمت ہے۔ بلکہ اسی کے فروغ کی فکر میں عافیت ہے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: میری زندگی کی اہم اور آخری تمنا یہ ہے، جس کا اظہار میرے اشعار میں بھی جا بجا موجود ہے اور میری دعاؤں التجاؤں کی انتہا بھی یہی ہے کہ نعت کے سلسلے میں میری عاجزانہ کاوشوں کی پذیرائی مدینۂ طیبہ میں موت اور جنت البقیع میں تدفین کی صورت میں ہو جائے۔ قارئین حمد و نعت سے گزارش ہے کہ اس حوالے سے میرے لیے دعا فرمائیں۔

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: اب تک نظم و نثر کی میری ۵۹ کتابیں شایع ہوئی ہیں۔ جہاں تک غیر مطبوعہ یا زیرِ تصنیف و تدوین کاوشوں کا تعلق ہے، وہ بہت سی ہیں، مگر میں پہلے ان کے تذکرے کا قائل نہیں ہوں۔ مطبوعہ کتب کی تفصیل یہ ہے:۔

اردو مجموعہ ہائے نعت :

۱۔ ''ورفعنا لک ذکرک'' (۲ حمدیں، ۲۳۷ نعتیں، ۱۴ مناقب) ۱۳۶ صفحات۔

۲۔ ''حدیثِ شوق'' (۸۷ نعتیں) ۱۷۶ صفحات

۳۔ ''منشورِ نعت'' (اردو پنجابی نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ)

۴۔ ''سیرتِ منظوم'' (نعت کی دنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت) ۱۲۸ صفحات

۵۔ ۹۲ (نعتیہ قطعات) ۱۹۹۳ء

۶۔ ''شہرِ کرم'' (دنیائے شعر میں پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں مدینۂ طیبہ کا ذکر ہے) ۱۲۹ صفحات۔

۷۔ ''مدیحِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''۔ ۱۴۴ صفحات

۸۔ ''قطعاتِ نعت'' (۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶) ۱۱۰ صفحات

۹۔ ''حی علی الصلوٰۃ''۔ (دنیا کا پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر ہے) [illegible] صفحات۔

Marfat.com

۱۰۔ ''مخمساتِ نعت'' (دنیائے نعت میں مخمسات کی ہیئت میں پہلا مجموعۂ نعت) ۱۱۲ صفحات۔

۱۱۔ ''فردیاتِ نعت'' (اردو فردیات کا پہلا مجموعہ) ۱۰۸ صفحات۔

۱۲۔ ''تضامینِ نعت'' (علامہ اقبال کے اشعارِ نعت پر تضمینیں) ۱۴۴ صفحات

۱۳۔ ''کتابِ نعت'' (''احمد'' صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عدد کی مناسبت سے ۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات۔

۱۴۔ ''حرفِ نعت'' (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات۔

۱۵۔ ''اشعارِ نعت'' (اردو فردیات کا دوسرا مجموعہ) ۹۶ صفحات۔

۱۶۔ ''نعت'' (جس کے ہر شعر میں ''نعت'' کا ذکر ہے۔ ۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات۔

۱۷۔ سلامِ ارادت (غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلاموں کا پہلا مجموعہ) ۱۰۴ صفحات۔

پنجابی مجموعہ ہائے نعت :

۱۸۔ ''نعتاں دی ڈالی'' (پنجابی کا پہلا مجموعۂ نعت جس پر صدارتی ایوارڈ ملا) ۱۴۴ صفحات۔

۱۹۔ ''حق دی تائید'' (نعت ومنقبت) ۸۰ صفحات۔

۲۰۔ ''ساڈے آقا سائیں صلی اللہ علیہ وسلم''۔ (پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ) ۹۶ صفحات۔

دیگر مطبوعات :

۲۱۔ ''پاکستان میں نعت''۔ ۲۲۴ صفحات۔

۲۲۔ ''غیر مسلموں کی نعت گوئی'' ۴۰۰ صفحات۔

۲۳۔ ''خواتین کی نعت گوئی'' ۴۳۶ صفحات۔

۲۴۔ ''اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ جلد اوّل۔ ۴۰۸ صفحات۔

۲۵۔ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ جلد دوم۔ ۴۰۰ صفحات۔

۲۶۔ ''نعت کیا ہے؟''۔ ۱۱۲ صفحات۔

۲۷۔ ''مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم''۔ ۱۹۸ صفحات۔

۲۸۔ ''نعتِ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''۔ ۱۶۴ صفحات۔

Marfat.com

۲۹۔ ''نعتِ حافظ'' (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۲۷۲ صفحات۔

۳۰۔ ''قلزمِ رحمت'' (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) ۹۶ صفحات۔

۳۱۔ ''نعت کائنات'' (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب مبسوط مقدمے کے ساتھ) جنگ پبلشرز۔ بڑے سائز کے ۸۶۱ صفحات۔

۳۲۔ ''منظومات'' (نعتیں۔ مناقب۔ نظمیں) ۱۶۰ صفحات۔

۳۳۔ ''راج دلارے'' (بچوں کے لیے نظمیں) ۹۶ صفحات۔

۳۴۔ ''نزولِ وحی'' (تحقیق) ۱۳۲ صفحات۔

۳۵۔ ''شعب ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۲۱۶ صفحات۔

۳۶۔ ''تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' ۔ ۲۵۶ صفحات۔

۳۷۔ ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسمائے کریمہ'' ۔ ۲۵۶ صفحات۔

۳۸۔ ''میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' ۔ ۱۴۴ صفحات۔

۳۹۔ ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مدینہ'' ۔ ۱۱۲ صفحات۔

۴۰۔ ''درود و سلام'' ۔ ۱۲۸ صفحات۔

۴۱۔ ''قرطاسِ محبت'' ۔ ۱۴۴ صفحات۔

۴۲۔ ''میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' ۳۲ صفحات۔

۴۳۔ ''عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' ۔ ۳۲ صفحات۔

۴۴۔ ''احادیث اور معاشرہ'' ۔ ۱۹۲ صفحات۔

۴۵۔ ''ماں باپ کے حقوق'' ۔ ۱۱۲ صفحات۔

۴۶۔ ''حمد و نعت ۔ ۲۲۴ صفحات۔

۴۷۔ ''میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' ۔ ۳۳۶ صفحات۔

۴۸۔ ''مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' ۔ ۲۲۴ صفحات۔

Marfat.com

۴۹۔ ''سفرِ سعادت، منزلِ محبت''۔۲۲۴ صفحات۔

۵۰۔ ''دیارِ نور''۔۱۱۲ صفحات۔

۵۱۔ ''سرزمینِ محبت''۔۱۱۲ صفحات۔

۵۲۔ ''اقبال و احمد رضا، مدحت گرانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''۔۱۱۲ صفحات۔

۵۳۔ ''اقبال، قائداعظم اور پاکستان''۔۱۶۰ صفحات۔

۵۴۔ ''قائداعظم''۔افکار و کردار۔۱۶۰ صفحات۔

۵۵۔ ''تحریکِ ہجرت''۔۱۹۲۰ء۔۴۶۴ صفحات۔

۵۶۔ ''ترجمہ خصایص کبریٰ از امام جلال الدین سیوطی''

۵۷۔ ''ترجمہ فتوح الغیب از حضرت غوثِ اعظمؒ ''

۵۸۔ ''ترجمہ تعبیر الرویا۔(منسوب بہ امام سرینؒ)

۵۹۔ ''نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب''۔۴۶۴ صفحات۔

ان مطبوعات کے علاوہ ماہ نامہ ''نعت'' لاہور کی بیشتر اشاعتیں بھی راقم ہی نے مرتب مدون یا تصنیف کی ہیں۔ماہ نامہ ''نعت'' جنوری ۱۹۸۸ء سے پوری باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ہر اشاعت کم از کم ۱۱۲ صفحات کی اور بعض خصوصی اشاعتیں چار، ساڑھے چار سو صفحات کی بھی رہیں۔چودہ برس (جنوری ۱۹۸۸ء سے دسمبر ۲۰۰۱ء تک) کی باقاعدہ اشاعت نے محبینِ نعت کو اب تک ۱۹۸۷۸ء صفحات دیے ہیں۔اس دوران میں صرف چھ شمارے ۹۶ صفحات پر چھپے ہیں۔رسالے کا ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع سے متعلق مضامین نظم و نثر پر مشتمل ہوتا ہے۔اس طرح یہ ایک سو ساٹھ سے زیادہ اشاعتیں بھی راقم کی تصنیف رتالیف ہیں۔

میں اولاد کو بھی اپنی تصنیفات میں شمار کرتا ہوں۔کیونکہ اللہ کے فضل و کرم سے وہ بھی اسی راہ کی راہی ہے ،جس کا میں رہ نورد ہوں۔میری بڑی بیٹی شہناز کوثر کی اب تک چودہ کتابیں چھپ چکی ہیں،قوس قزح (۱۹۲ صفحات)۔حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (۳۱۲ صفحات)۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کا بچپن (۳۵۲ صفحات)۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاشی زندگی (۱۷۶ صفحات) ہجرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۱۲ صفحات)۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی کے مسلمان (۱۲۰ صفحات) سیرتِ پاک گیارہ سے چالیس سال تک (۳۶۶ صفحات) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مکہ مکرمہ (۱۴۴ صفحات) ہجرتِ حبشہ (۱۱۲ صفحات) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ دار خواتین (۲۳۲ صفحات) دربار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعزاز یافتہ صحابیاتؓ (۱۱۲ صفحات)۔دربارِ رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام سے اعزاز یافتہ صحابہؓ (۱۱۲ صفحات) بیعتِ عقبہ (۱۴۴ صفحات) عہد نبوی ﷺ کی خواتین۔(۱۱۲) شہناز کوثر کو مندرجہ بالا فہرست کی پہلی چھ کتابوں پر قومی سیرت کانفرنسوں میں ۱۹۹۱ء ۱۹۹۲ء، ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۴ء، ۱۹۹۶ء، اور ۱۹۹۹ء میں صدارتی ایوارڈ ملے۔آج تک کسی مرد یا خاتون کو اتنے صدارتی ایواڈ نہیں ملے۔

میرے بڑے بیٹے اظہر محمود کی پانچ کتابیں چھپی ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیاہ فام رفقاء۔سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی سیرت۔سال وار (پنجابی) حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام داویریاں نال سلوک (پنجابی) سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی جنگی زندگی (پنجابی) اور نور نبی دیاں کرناں (پنجابی) ان کی پہلی کتاب کے انگریزی ترجمے کو وفاقی وزارتِ مذہبی امور نے غیر مسلم خصوصاً افریقی ممالک میں تبلیغِ دین کے لیے منتخب کیا۔اس کی دوسری اور چوتھی کتاب پر ۱۹۹۶ء اور ۱۹۹۹ء کی قومی سیرت کانفرنسوں میں سردار فاروق احمد خاں لغاری اور محمد رفیق تارڑ نے صدارتی ایوارڈ دیا۔چوتھی کتاب پر انہیں صوبائی سیرت ایوارڈ بھی ملا۔

میرے چھوٹے بیٹے راجا اختر محمود کی بچوں کے لیے سیرتِ طیبہ پر تین کتابیں چھپیں۔"مجھے ان ﷺ سے پیار ہے" اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی۔اس کی دوسری کتاب "ہوا یہ کہ....." پر ۱۹۹۷ء میں صدارتی ایوارڈ ملا۔

راقم کو ایک پنجابی مجموعۂ نعت "نعتاں دی اٹی" پر ۱۹۷۷ء میں غلام اسحاق خاں نے صدارتی ایواڈ دیا۔نیز مجھے قومی سیرت کانفرنس منعقدہ ۱۹۹۶ء میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر صدارتی ایوارڈ

Marfat.com

ملا۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا ایوارڈ ہے۔اس طرح اس خانودۂ نعت کو گیارہ صدارتی ایوارڈ اور دو صوبائی سیرت ایوارڈ ملے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور میرے والدینؒ کی تربیت اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: ریا سے جو کام کیا جائے، اس کے بارے میں کوئی مفتی تو شاید اس لیے سچا فتویٰ نہ دے سکے کہ اس سے اس کی جیب میں رقوم کی آمد کم ہو سکتی ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سیدھا سیدھا شرک ہے۔ جو کام اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہے وہ کسی اور کے لیے کیا جائے تو وہ شرک ہی ہوتا ہے۔ جب ہمیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی تعریف و ثنا خود اس کو راضی کرنے کے لیے کرنی تھی، لیکن ہم نے اسے منفعت کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا تو ہم شرک کے مرتکب ہو گئے۔ اسی طرح نعت کے بارے میں بھی خداوندِ قدوس و کریم نے ایک اصول مرتب فرما دیا۔ ''ورفعنا لک ذکرک'' اللہ تعالیٰ خالق و معبود ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس کی مخلوق اور عابد ہیں (اگرچہ محبوب ہیں)، وہ صرف ''ورفعنا ذکرک'' فرماتا تو یہ بھی بڑی بات تھی مگر یہ کہہ کر ہمارے لیے سمت مقرر فرما دی۔ ''اور ہم نے آپ کا ذکر آپ کی خاطر بلند کر دیا'' میں ''تک'' (آپ کی خاطر) سب سے اہم ہے۔ اگر خداوند کریم ذکرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رفعت اور بلندی بخشتا ہے، اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی کے لیے اور نعت کہنے، پڑھنے، پڑھانے، محافل مشاعرے منعقد کروانے والے اس مقصد سے انحراف کرتے ہیں یا مالی منفعت، داد و تحسین، عزت کمانے یا دکھاوے کے لیے ایسا کرتے ہیں تو وہ فی الواقع شرک فی النبوت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ البتہ، کوئی شعر کسی کے قلب کو بیدار کر کے اس کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دے اور وہ بے ساختہ ہو کر، عزت و احترام کے ساتھ، نعت پڑھنے والے کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرتے تو ایسا کرنے یا یہ ہدیہ قبول کرنے میں حرج نہیں۔

Marfat.com

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: حمد و نعت کہنے کے لیے قرآنِ مجید اور احادیثِ مقدسہ کی تعلیمات اور صحابۂ کرام کے افکار و نظریات سے واقف ہونا اور تاریخِ اسلام سے کماحقہ واقفیت بھی بہت ضروری ہے تاکہ حدود کا لحاظ رہے اور کوئی بات مافوق الوہیت یا مقامِ نبوت سے فروتر نہ ہو پائے۔ نیت کا درست ہونا تو بنیادی بات ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر ہو، زبان و بیان کی خوبیوں خامیوں کا علم بھی ضروری ہے۔ کثرتِ مطالعہ کے ذریعے ذخیرۂ الفاظ میں وافر اضافہ بھی ہونا چاہیے۔ زبان کی حالتیں بھی پیش نظر ہوں اور جدید ترکیبات و استعارات اور لفظیات کو بھی کھلی آنکھوں سے دیکھنا اور چھان پھٹک کے ذریعے میزان عقیدت اور معیارِ سخن پر پورا اترنے والی جدتوں کو استعمال کرنے کی صلاحیت بھی لازمی ہے۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: راقم نے ماہنامہ ''نعت'' کی پہلی اشاعت 'حمدِ باری تعالیٰ'' کے عنوان سے ترتیب دی تھی۔ ۱۹۹۲ء میں 'حمدِ خدا'' کے نام سے ایک انتخاب مرتب کر کے مقبول اکیڈمی لاہور کو دیا تھا جواب تک زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہو سکا۔ مجلّہ ''نقوش'' لاہور کے قرآن نمبر کی چوتھی (زیرِ طبع) جلد میں حمدوں کا ایک انتخاب راقم نے ترتیب دیا ہے۔ علامہ یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی کی ''حمد و مناجات'' مختلف رسائل و جرائد سے جمع کر رہا ہوں اور عنقریب انہیں ماہ نامہ ''نعت'' کی ایک اشاعتِ خصوصی کی صورت میں چھاپنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حمد کہتے ہوئے میرے ذہن و احساس پر ایک ہی بات مرتسم ہوتی ہے کہ میرے آقا حضور ﷺ نے مجھے ربِ کریم کے آگے سر جھکانے کا حکم دیا ہے۔ سرکارِ ابد قرار ﷺ ہی نے ہمیں عرفانِ خداوندی بخشا ہے۔ ربِ کریم ہر چیز کا خالق ہے، یہ کارخانۂ دہر اسی کا بنایا ہوا ہے، یہ کواکب و ماہ و خورشید اسی کے حکم سے روشن ہیں رات اسی کی منشا سے ہمارے لیے تسکین و طمانیت کا

Marfat.com

سند یہ لاتی ہے۔ نظامِ شمسی اسی کی رحمت کا حصہ ہے۔ اسی نے انسان کو اشرف المخلوق بنایا ہے۔ لیکن یہ ساری حقیقتیں اسی کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ذریعے ہی ہمیں ملی ہیں۔ اس لیے حمد کہتے ہوئے میں اپنے آپ کو حضور پر نور ﷺ کا ممنونِ احسان پاتا ہوں۔ اور شاید اسی لیے حمد میں بھی نعت کہہ جاتا ہوں۔ یہ بھی ہوا کہ میں نے پنجابی میں حمد کہنا چاہی لیکن وہ ذکرِ الٰہی کی حامل نعت بن گئی۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: ابھی تک اس خواہش نے زور نہیں پکڑا کہ میں کوئی مجموعۂ حمد بارگاہِ خداوندی میں پیش کروں۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارت کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

ج: جمہوریہ پاکستان سے رشوت اور سفارش کی لعنتیں ختم نہیں ہو سکتی۔ اس لیے میں کوئی تجویز نہیں رکھتا، صرف خواہش ہی خواہش ہے۔

رشید احمد...... راجا رشید محمود

اظہر منزل۔ چوک گلی نمبر ۱۰/۵۔ نیو شالامار کالونی

ملتان روڈ لاہور۔ ۵۴۵۰۰

فون:۔ ۵۷۶۱۹۹۶

☆☆☆☆

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

دربارِ کبریا میں جو تحفہ ثنا کا تھا
آواز باز گشت میں قالو بلیٰ کا تھا

صیقل کیا عقیدۂ توحید نے اسے
پہلے تو رنگ قلب پر حرص و ہوا کا تھا

ہر سانس تیری واصفِ ربِّ غفور ہو
پیغام یہ مرے لیے بادِ صبا کا تھا

لطف و کرم سے رب نے ودیعت کیا اِسے
باغِ جہاں میں ذوق جو نشو و نما کا تھا

میثاقِ انبیاء کا کیا رب نے اہتمام
پیشِ نظر جو بھیجنا خیرالوریٰ کا تھا

پہلوئے التفات و کرم میں پہنچ گیا
خالق کی حمد ورد جو صبح و مسا کا تھا

محمود حامد اپنے خدا کا رہا مدام
اس کی زباں پہ ذکر کہاں ما سوا کا تھا

راجا رشید محمود

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

راسخ ہوں دل میں گر شہِ بطحا کی عظمتیں
زیرِ قدم ہوں قیصر و کسریٰ کی عظمتیں

ہم کیا، ہمارا علم ہے کیا، کیا بساط ہے
اللہ کی نظر میں ہیں آقا ﷺ کی عظمتیں

جس پر مدام ذکرِ حبیبِ خدا رہے
کیا پوچھتے ہو اس لبِ گویا کی عظمتیں

آنکھیں بھی مستنیر اگر ہوں تو بات ہے
رچ بس گئی ہیں دل میں تو طیبہ کی عظمتیں

محبوبِ کبریا ﷺ کی زیارت ہو گر نصیب
کیسے بیاں ہوں عالمِ رویا کی عظمتیں

اوجِ قدومِ سرورِ دیں کا کہاں جواب
اپنی جگہ ہیں گو یدِ بیضا کی عظمتیں

محمود گر رسائی ہوئی ارضِ پاک تک
دیکھیں گے لوگ ذوقِ تماشا کی عظمتیں

راجا رشید محمود

Marfat.com

ریاضؔ حسین چوہدری

نام	○	ریاض حسین چوہدری
قلمی نام	○	" "
ولادت	○	۱۹۴۱ء ، سیالکوٹ
پتہ	○	پوسٹ بکس ۶۱۶۔ سیالکوٹ۔ پاکستان

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ ہائے نعت	○	ثنائے حضور.... متاعِ قلم.... زرِ معتبر.... رزقِ ثنا
اشاعت	○	۲۰۰۰ء.......۲۰۰۰ء.......۱۹۹۵ء..... ۱۹۹۵ء
صفحات	○	۱۸۶
قیمت	○	۲۰۰ روپے
ناشر	○	القمر انٹر پرائز، لاہور

Marfat.com

ریاض حسین چوہدری

سیالکوٹ

لحد میں پوچھا نکیرین نے کہ کون ہو تم   حضورؐ آپ کا بس نام حافظے میں رہا

جی ہاں یہ شعر چار مجموہائے نعت۔ زرِ معتبر، رزقِ ثنا، تمنائے حضوری، متاعِ قلم۔ کے خالق جناب ریاض حسین چوہدری کا ہے۔ ریاض حسین چوہدری سفرِ نعت گوئی میں اب اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں پر ہمیں ان کا شمار نمایندہ شعرا میں کرنے میں کوئی تامل نہیں، ریاض حسین کا ایک شعر اور ملاحظہ فرمایئے کیا انداز ہے کیا تیور ہیں، آپ بھی داد دیے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

حشر تک چین سے سوجاؤں فرشتوں نے کہا   دیکھ کر قبر میں بھی صلِ علیٰ کا موسم

ایک اور شعر جس میں انہوں نے درِ رسولِ اکرم ﷺ کا نقشہ کھینچا ہے اور کس قدر خوبصورتی سے دریا کو کوزے میں بند کردیا ہے۔

عکسِ درِ رسولؐ مری چشمِ تر میں ہے   آباد آئینوں کا سمندر نظر میں ہے

عروس دیارِ سخن کے اس معتبر زاہی کو ہم ان کے چار مجموعہائے نعت کی اشاعت پر قلب کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہوئے ایک شعر، ایک دعا بہت ہی پُر اثر دعا، دعا کا یہ انداز بڑا انوکھا انداز ہے یہ انداز یہ خواہش ہماری نظر سے پہلے کبھی نہیں گزری۔ ملاحظہ فرمایئے۔

رقم مدحتِ پیمبرؐ ہوگی لوحِ شامِ پرسش پر
لحد میں بھی فرشتو میرے ہاتھوں پر قلم رکھنا

آیئے ہم آپ کا تعارف اتنے خوبصورت اشعار کے خالق جناب ریاض حسین چوہدری سے کراتے ہیں۔

س: تاریخِ ولادت اور آغازِ شاعری کے متعلق فرمایئے؟

Marfat.com

ج: تاریخ پیدائش ۸ نومبر ۱۹۴۱ء ۔ شاعری کا آغاز کب ہوا۔ ٹھیک طرح سے نہیں بتا سکوں گا۔ غالباً چھٹی یا ساتویں میں پہلی نظم کہی، یہ بچوں کے لیے ایک ہی نغمہ تھا۔ بچوں کی شاعری سے آغاز کیا۔ "لیل و نہار"۔ "قندیل"۔ اور سفر نامہ جنگ کے بچوں کے صفحات اور ماہنامہ تعلیم و تربیت، کھلونا، پھلواری اور بچوں کے دیگر رسائل میں بچوں کے لیے منظومات لکھنے سے اپنی ادبی زندگی کا آغاز کیا۔

س: آپ کی پیدائش کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی، نام ۔ قلمی نام۔ ولدیت؟

ج: سیالکوٹ میں پیدا ہوا۔ دادا مرحوم حاجی چوہدری عطا محمد کا شمار شہر کے معززین میں ہوتا تھا۔ دادا مرحوم ، نانا مرحوم (چوہدری حاجی فضل الٰہی) والد گرامی الحاج چوہدری عبدالحمید امیر اہلسنت حافظ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری جو تحریکِ پاکستان کے مرکزی رہنما تھے، سے بیعت تھے۔ والد گرامی کا ۳ر جولائی ۱۹۸۶ء کو انتقال ہوا۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: دھاروال پرائمری اسکول میں مولوی عبدالرشید میرے اساتذہ میں شامل تھے۔ لوحِ خیال پر ان کا نورانی چہرہ ابھرتا ہے تو پلکیں بہر احترام جھک جاتی ہیں۔ حساب کے استاد، محمد شریف کے رعب اور دبدبے کا تصور کر کے آج بھی جھرجھری سی آجاتی ہے۔ گورنمنٹ ہائی اسکول میں ماسٹر خالد سئیِد، اور ماسٹر عالمگیر کے نام کبھی نہیں بھولتے۔ مرے کالج میں داخلہ لیا تو آر سی ٹاس جیسی شفیق اور مہربان شخصیت کی شفقت نصیب ہوئی، ٹاس صاحب پرنسپل اور ٹریلر صاحب وائس پرنسپل تھے۔ آسی ضیائی صاحب اُردو زبان و ادب کے استاد تھے، ان سے میں نے بہت کچھ سیکھا، آج بھی ان سے اصلاح لیتا ہوں، شاعری پر اصلاح مرحوم آغا صادق صاحب سے بھی لی، مرے کالج سیالکوٹ میں مرے کالج میگزین کے حصے اُردو کا دو سال تک مدیر رہا ہوں۔ ۱۹۶۳ء میں بی ۔اے ۔ کا امتحان پاس کرنے کے بعد یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں ایم اے اُردو میں داخلہ لے لیا۔ یہاں وقار عظیم، ڈاکٹر وحید قریشی اور خواجہ ذکریا ہمارے اساتذہ میں شامل تھے۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ کالج کے پرنسپل تھے۔ ایک ماہ بعد جب یونیورسٹی لاء کالج میں ایوننگ کلاسز کا آغاز ہوا تو ایم اے اُردو چھوڑ کر ایف ای ایل میں داخلہ لے لیا۔ یہ ایک جذباتی اور انتہائی غلط فیصلہ تھا۔ اُردو سے بے وفائی کا خمیازہ آج تک بھگت رہا ہوں۔ بعد میں ایم اے (اُردو) پرائیویٹ طالب علم کی حیثیت سے کیا، میرا ادبی کیرئیر داؤ پر لگ چکا تھا۔ لاء میں داخلہ لے کر میں محرومیوں کے جنگل کا رزق بن گیا۔ کیونکہ لاء میرے مزاج کے خلاف تھا۔ "المیزان" کا بھی دو سال تک مدیر رہا۔

س: آپ اپنے والدین اور بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

Marfat.com

ج: میرا تعلق ایک صنعت کار اور کاروباری فیملی سے ہے، چوہدری فضل دین اینڈ سنز مشین ٹولز بنانے کی ایک معروف فرم ہے جو اسلحہ سازی میں بھی اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ اس فرم کا تجارتی سیکشن والدِ گرامی کے حصے میں آیا۔ "چوہدری سنز" کے نام سے بیجز کی ایکسپورٹ کا کام کرتا رہا ہوں۔ ڈاکٹر چوہدری سنز انٹرنیشنل کے نام سے سرجیکل انسٹرومنٹ کی مینوفیکچرنگ کا آغاز کیا ہے۔ اس وقت تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ (لاہور) میں صدر شعبہ ادبیات کی خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔ والدہ محترمہ کا نام مریم بی بی ہے جو خدا کے فضل و کرم سے بقید حیات ہیں۔ بچپن بڑے ناز و نعم میں گزرا۔ جسمانی لحاظ سے ایک کمزور سا لڑکا تھا جس پر بیماریاں آسانی سے حملہ آور ہو جاتی تھیں۔ آج بھی صورتحال کچھ زیادہ مختلف نہیں۔ بچپن میں پولیو کے مرض کا شکار ہو گیا تھا۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۹۹ء فلائنگ کوچ کے ایک خوفناک حادثے میں اللہ ربُّ العزت نے دوسری زندگی عطا کی۔ شعور کی آنکھ کھولی تو گھر کی فضا کو اللہ اور اُس کے حبیب ﷺ کے ذکر سے معمور پایا۔ قائد اعظم، پاکستان اور مسلم لیگ کے نام میرے شعور اور لاشعور کا حصہ ہیں۔ گھر کا ہر فرد مسلم لیگ کا پر جوش کارکن تھا۔ یہ میرا اعزاز ہے کہ پاکستان بنانے میں میرے بزرگوں نے بھی حصہ لیا تھا۔ قائد اعظم ۱۹۴۶ء میں سیالکوٹ تشریف لائے تو ایک مرحلے پر انہیں ہمارے چھ کنال میں نو تعمیر شدہ مکان میں ٹھہرانے کی تجویز زیرِ غور تھی۔ مسلم لیگ کی انتظامی کمیٹی نے قائد اعظم کو سیالکوٹ چھاؤنی کے ریسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا۔ جبکہ قائد اعظم کے رفقاء کو ہمارے ہاں ٹھہرایا گیا۔ اس روز گھر پر مسلم لیگ کا پرچم لہرا رہا تھا۔ اس لیے میں کہا کرتا ہوں کہ اسلام اور پاکستان سے محبت مجھے ورثے میں ملی ہے۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: دونوں باتوں کا تفصیلی جواب پہلے عرض کر چکا ہوں۔ یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ۱۹۶۸ء میں اپنی ماموں زاد صاحبہ بیگم سے میری شادی ہوئی، چار بیٹیاں اور ایک بیٹا مدثر ہے۔ مدثر اس وقت ایم بی اے کا طالب علم ہے۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی، اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: محرکات کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ ہمارا گھرانہ ایک مذہبی گھرانہ ہے، محبت رسول اس مذہبی گھرانے کی عطا ہے۔ میں نے اپنے بچپن میں حضور کے ذکر جمیل پر اپنے بزرگوں کی آنکھوں میں آنسوؤں کے چراغ جلتے دیکھے ہیں، دادا مرحوم ہمیں حضور ﷺ کی "کہانی" سنایا کرتے۔ حضور ﷺ کا اسمِ گرامی آتا تو ان کی آنکھیں چھلک پڑتیں اور آواز حلق میں اٹک جاتی۔ ہم بچے حیران ہوتے کہ یہ کہانی سناتے سناتے دادا جان خاموش ہو جاتے ہیں، یہ

Marfat.com

حضور ﷺ کون ہیں کہ ان کا اسم گرامی آتا ہے تو ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے ہیں، پہلی حمد یا نعت کب کہی، ٹھیک طرح سے نہیں بتاسکوں گا۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے ازل سے حضور ﷺ کی نعت کہہ رہا ہوں اور لحد میں بھی نعت حضور ﷺ کی مشعل روشن رکھوں گا۔ غالباً چھٹی یا ساتویں میں پہلی نظم کہی، حمد یا نعت بھی یقیناً کہی ہوگی۔ نوائے وقت کے ہفت روزہ "قندیل" میں پہلی بار میری ایک نعت شایع ہوئی۔ جس کا مطلع ہے۔

خدا کے جلووں میں جلوہ فرما تھے آپ شمس و قمر سے پہلے
انہی کا چرچا تھا لامکاں میں ہجوم شام و سحر سے پہلے

ان دنوں غالباً شرقی بن شایق ہفت روزہ "قندیل" کے مدیر ہوا کرتے تھے۔

س: حمد باری تعالیٰ شعرا اور شاعرات نے بہت کم لکھی ہے۔ ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: ہم نے خالقِ کائنات کو بھی حضور ﷺ کے وسیلے سے پہچانا، اللہ تک رسائی کا راستہ درِ اقدس کو بوسہ دے کر آگے بڑھتا ہے۔ عرفانِ خدا سے پہلے عرفانِ محمد کا مرحلہ آتا ہے، منزل بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہونا ہے، لیکن اس منزل تک رسائی حضور ﷺ کے وسیلے کے بغیر ممکن ہی نہیں، درود و سلام حکم خداوندی اور سنتِ ربِ جلیل ہے۔ درود و سلام کے پیکر شعری کو نعت کہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ نعت حمد سے زیادہ لکھی گئی، نعت سے حمد کی طرف شعر کا سفر جاری ہے، لیکن آنے والا اُردو حمد کا بھی دور ہوگا۔ زمانہ جس قدر عہدِ نبوی سے دور ہوگا ہجر و فراقِ مصطفےٰ کی کیفیتوں میں اسی قدر شدت آئے گی، جذبات ہجر جذبات محبت اور جذبات عشق سے کوئی مختلف چیز نہیں۔ پرچم ہجر فصیلِ نعت پر ہی کھلتا ہے۔ نعت ہی جذبات عشق کے اظہار کا وسیلہ ہے، نعت حمد سے اس لیے بھی زیادہ کہی گئی کہ روحِ کو بدن سے نکالنے کی بھیانک سازش ازل سے جاری ہے اور ازل ہی سے نعت دفاعِ مصطفےٰ کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ برطانوی استعمار نے ہندوستان میں نت نئے فتنوں کو ہوا دی حتیٰ کہ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کو مباحث کا موضوع بنادیا۔ اس شیطانی عمل کا ردِ عمل فطری طور پر نعت کی صورت میں سامنے آیا۔ قرآن کلام ربی ہے۔ خدا کے بندوں نے بھی عملِ خدا کو اپنی نجات کا ذریعہ جانا اور نعت کی انٹی لے کر مصر کے بازار میں کھڑے ہوگئے کہ یوسف کے خریداروں میں ہمارا نام بھی لکھا جائے گا۔ نعت غلامانِ مصطفےٰ کے سروں پر غلامی کا عمامہ سجاتی ہے اور یہ عملِ قیامت تک جاری رہے گا۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں، تفصیل سے روشنی ڈالیے؟

ج: یقیناً نعت کی طرح حمد بھی صنفِ سخن ہے، میرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ شعر کو پہلے شعر تو ہونا چاہیے، حمد و

Marfat.com

نعت کے لیے بھی شعر کے بنیادی تقاضے پورے کرنا ضروری ہے۔ وہ زمانہ بیت گیا جب حمد و نعت کو محض ثواب کمانے کی چیز سمجھا جاتا تھا، یہ یقیناً ثواب کی بھی چیز ہے، نجات کا بھی ذریعہ ہے، لیکن یہ صنفِ سخن بھی ہے۔ اچھے کلام کے تمام محاسن حمد و نعت میں بدرجہ اتم موجود ہونے چاہییں۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے یعنی کم مائیگی، احساسِ ندامت جبکہ نعت حمد سے ہزار درجہ زیادہ کہی گئی ہے، کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: جی ہاں! اپنی کم مائیگی کا احساس، احساسِ ندامت میں ختم ہو جاتا ہے۔ یہ احساس قلم کو تھام لیتا ہے، خوفِ الٰہی دامن پکڑ لیتا ہے۔ نعت کہنا بھی آسان نہیں، یہ دو دھاری تلوار پر چلنے کے مترادف ہے۔

س: اُردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: امیر مینائی، محسن کاکوروی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، حسن رضا بریلوی، علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خاں، حفیظ جالندھری۔ علامہ اقبال نے اُردو نعت کو جس مقام پر پہنچایا اس مقام تک کسی شاعر کی رسائی نہیں ہو سکی۔ پوری اُردو شاعری ابھی تک اقبال کے کسی ایک مصرع کا بھی جواب نہیں دے سکی۔ اقبال کے بعد حفیظ تائب نعت کے سب سے بڑے شاعر ہیں اور ہمارا یہ اعزاز ہے کہ ہم عہدِ حفیظ میں زندہ ہیں۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول پر حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں۔ دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: ۱۹۸۵ء میں عمرہ کی ادائیگی کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑی تو میں دس پندرہ منٹ تک سکتے کے عالم میں رہا۔ جمال و جلالِ خداوندی کی بارش ہو رہی تھی۔ حرم نبوی میں جذبات و احساسات کی بیساکھیاں ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہیں، آنسوؤں کا رقص بے تاب بھی سوئے ادب ٹھہرتا ہے، آنسوؤں کی زبان بھی گنگ ہو جاتی ہے اور انسان ندامت کے پسینے میں ڈوب ڈوب جاتا ہے۔ یہ سفرنامہ ''لبیک یا رسول اللہ لبیک'' کے نام سے لکھ رہا ہوں۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں اور تجاویز بھی؟

ج: ''جہانِ حمد'' واقعی عنوان کے لحاظ سے نقشِ اول کی حیثیت رکھتا ہے۔ نقشِ ثانی نقشِ اول سے ''خدا نے چاہا تو بہتر ہوگا، انشاء اللہ خوب سے خوب تر کی تلاش کا سفر جاری رہے گا۔ آنے والا دور حمد کا بھی دور ہے، میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ نعت کے بعد حمد کی طرف شعر کا سفر جاری ہے، خدانخواستہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مستقبل قریب میں نعت معیار اور مقدار کے

Marfat.com

لحاظ سے تنزلی کا شکار ہوجائے گی۔ آنے والی صدیوں میں حمد و نعت کے نئے آفاق دریافت ہوں گے۔ میری تجویز یہ ہے "جہانِ حمد" کا ایک شمارہ حمد باری تعالیٰ کے لیے اور دوسرا نعت حضور ﷺ کے لیے مختص کردیا جائے۔ "جہانِ حمد" میں جدید لہجے کی پذیرائی نئے امکانات کے ظہور قریب تر کردے گی، نئے لکھنے والوں کو سامنے لائیے۔ حمد و نعت کو فنی لحاظ سے اعلیٰ درجے کی شاعری بھی ہونا چاہیے، نعت کو روایتی قسم کے پیشہ ور لوگوں سے نجات دلائی جائے۔ اعلیٰ ذوق کی آبیاری کے لیے حمد و نعت کی کتب پر خصوصی ایوارڈ دینے چاہیے۔ نعت نگاروں کے لیے آسودہ لمحوں کی تلاش کو یقینی بنایا جائے تاکہ وہ حضوری کی تمام تر کیفیتوں میں ڈوب کر ثنا کے چراغ روشن کرسکیں۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: عمل احتساب تو ہر قدم پر جاری رہنا چاہیے، فنی اور اعتقادی حوالوں سے بھی حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے۔ لیکن سنجیدگی، شائستگی اور متانت کی حدود میں رہتے ہوئے۔ تنقید برائے تنقید کی اجازت تو غزل کے حوالے سے بھی نہیں دی جاسکتی، پھر نعت کا معاملہ تو دل کے آبگینوں کا معاملہ ہے۔ تنقید اور تنقیص میں فرق ملحوظ خاطر رہنا چاہیے۔ مسلکی موقف کے حوالے سے تنقید مسائل کو مزید الجھا دے گی۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز؟

ج: نعت دفاع مصطفیٰ کا ذریعہ بھی ہے اور اتحادِ امت کا وسیلہ بھی، حمد و نعت کے فروغ سے مسلکی اختلافات کی شدت کو کم کیا جاسکتا ہے، ۱۴/اگست یا ۲۳/مارچ کو اعزازات کو تقسیم کے وقت نعت نگاروں کو نظر انداز کرنے کی پالیسی ترک کی جائے، ثقافت کے نام پر کثافت پھیلانے کی رسم کا قلع قمع بھی ضروری ہے، کیا یہ اعزازات صرف بھانڈوں اور میراثیوں کے لیے رہ گئے ہیں۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں بتائیں؟

ج: شعر دیکھیے ۔

رخصت کے وقت میرے لبوں پر مرے رفیق
کشتِ ثنائے حمد سے کلیاں اٹھا کے رکھ
لکھوں گا میں لحد میں بھی اپنے نبیؐ کی نعت
میرے قلم کو میرے کفن میں چھپا کے رکھ

س: اپنی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیل بتائیں؟

خونِ رگِ جاں (ملی نظموں کا مجموعہ) ۱۹۷۰ء

زرِ معتبر (پہلا نعتیہ مجموعہ) ۱۹۹۵ء

Marfat.com

رزقِ ثنا (دوسرا نعتیہ مجموعہ) ۱۹۹۹ء

ثنائے حضور (تیسرا نعتیہ مجموعہ) ۲۰۰۰ء

متاعِ قلم (چوتھا نعتیہ مجموعہ) ۲۰۰۰ء

رزقِ ثناء۔ پر صدارتی ایوارڈ کے علاوہ حکومت پنجاب نے بھی سیرت ایوارڈ سے نوازا، سیرت سٹڈی سنٹر سیالکوٹ اور تحریک منہاج القرآن کی طرف سے بھی خصوصی ایوارڈز دیے گئے۔

بیسویں صدی کی آخری طویل نعتیہ نظم۔

کشکول آرزو، صراطِ عشق ابھی مطبوعہ ہیں۔ ''سر صلیب بدن'' میری ۱۹۷۵ء تک کی غزلوں کا مجموعہ ہے۔ جس کا پیش لفظ مرحوم عارف عبدالمتین نے تحریر فرمایا تھا۔ جلد اس کی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہوں۔ غزلوں کے تین چار مجموعوں کا مزید مواد جمع ہے۔ ''لبیک یارسول اللہ لبیک'' میرے سفرنامہء حجاز کا نام ہے اس کا ایک حصہ مختلف اخبارات و جرائد کے علاوہ بعض کُتب میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

س: محافلِ حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: دونوں فریقین کے لیے یہ مناسب نہیں، حمد یا نعت بکاؤ مال نہیں۔ اگر منتظمین اپنی خوشی سے نعت نگار کی خدمت کرنا چاہیں یا ٹیلی ویژن والے اپنے قواعد کے مطابق دیگر شعرا کی طرح نعت کے شعرا کو فیس ادا کریں تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟

س: حمد و نعت کے لیے بنیادی طور پر کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: نعت گو یا حمد نگار بنیادی طور پر شاعر ہو، بازارِ عشق میں کھوٹے سکوں کو چلانا بھی بے ادبی ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی کے لیے قلم اٹھایا جائے، اگر اپنی پہچان کا آرزومند ہو تو بات اس سے آگے نہ بڑھے۔

ہو تری ذات کے اب حوالے سے طے
میری پہچان کا مرحلہ یا نبیؐ

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: ان جذبات واحساسات کو الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ البتہ اپنی کم مائیگی کا احساس دامن کو تھام لیتا ہے۔ خشیتِ الٰہی آنسوؤں میں تجسیم ہو کر اشعار کا روپ دھار لیتی ہے، قلم ورق پر سجدہ ریز ہوتا ہے تو ندامت کے پسینے میں ڈوب ڈوب جاتا ہوں۔ رحمتِ خداوندی حوصلہ بڑھاتی ہے۔ اور شاعر کو اعتماد کا نور عطا ہوتا ہے۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

Marfat.com

ج: ایک طویل حمدیہ نظم کا خاکہ میرے ذہن میں ہے بلکہ اس کا پہلا حصہ شعر کے قالب میں بھی ڈھل چکا ہے۔ انشاءاللہ یہ طویل حمد نظم کتابی صورت میں بھی شائع ہوگی اور یہ اکیسویں صدی کی پہلی طویل حمدیہ نظم ہوگی۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری کو ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

ج: سوال کچھ غیر متعلق سا ہوگیا ہے، اس شعور کو افرادِ معاشرہ کے ذہنوں میں پختہ کیا جائے کہ ہر لحہ ہمیں ہمارا خدا دیکھ رہا ہے، خوفِ خدا کو معمولات روز و شب کا عنوان بنایا جائے، احتساب کے عمل کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر جاری کیا جائے۔ احتساب کل وقتی عمل ہو، جز وقتی نہیں۔

ریاض حسین چوہدری
پوسٹ بکس ۶۱۶ ۔سیالکوٹ۔پاکستان

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

پشیماں ہے ازل سے اس لئے لوحِ گماں میری
نہیں توصیف کے قابل قلم میرا زباں میری

سرگردابِ غم بیم و رجا کی کیفیت میں ہوں
کبھی ساحل پہ بھی پہنچیں الٰہی کشتیاں میری

پسِ زنداں گرفتارِ بلا ہوں ایک مدّت سے
مسلسل کرب کی حالت میں ہے عمرِ رواں میری

در و دیوار پر بھی بھوک کے اُگنے لگے جنگل
الٰہی ختم ہوجائیں یہ ساری سختیاں میری

بنامِ مصطفےٰ آسودگی دے میرے بچّوں کو
اگر اشکوں سے بھی لکھی گئی ہے داستاں میری

ہوائے عجز کو حکمِ سکونت دے مرے مالک
انا کی گرد میں لپٹی ہوئی ہیں بستیاں میری

مرے اوہام پر اپنی صداقت منکشف کردے
غلط سوچوں کو دیتی ہیں جنم مجبوریاں میری

ریاض حسین چودھری

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

طبیعت آج بھی میری ثنا خوانی پہ مائل ہے
مرا ذوقِ غلامی لطف و رعنائی کا حامل ہے

خدا کے برگزیدہ آخری مرسل نبی ﷺ میرے
زمین و آسماں میں کیا کوئی اُن کا مماثل ہے

کھُلا یہ حشر میں نعتِ پیمبر ﷺ کے تصدق سے
رہائی کا جو پروانہ ہے وہ ایمانِ کامل ہے

کھڑا ہوں آج بھی میں گنبدِ خضرا کے سائے میں
یہ لمحہ زندگی بھر کی تمناؤں کا حاصل ہے

رسائی ربِّ اعلیٰ تک بغیر اُن ﷺ کے نہیں ممکن
ازل سے ہر زمانہ آپ ﷺ ہی کے در کا سائل ہے

غلامی کا سلیقہ ہی نہیں آتا مجھے آقا ﷺ
ہر اک حرفِ دعا بھی وصفِ زیبائی سے گھائل ہے

حضور ﷺ اس کی زباں پر نطق کے سارے کھِلیں موسم
ریاضؔ بے نوا بھی نام لیواؤں میں شامل ہے

ریاضؔ حسین چودھری

Marfat.com

مسرور بدایونی

نام ○ مسرور حسین
قلمی نام ○ مسرور بدایونی
ولادت ○ ۱۹۲۳ء...... بدایوں
پتہ ○ معرفت نعت اکادمی، فیصل آباد

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعہ نعت ○ نعتیہ قطعات (زیرِ طبع)
مجموعہ حمد ○ حمدیہ قطعات (مطبوعہ)
مجموعہ مناقب ○ آئینۂ شہادت
اشاعت ○ ۱۹۹۸ء
صفحات ○ ۱۶۰
قیمت ○ ۱۵۰ روپے
ناشر ○ نعت اکادمی، پوسٹ بکس نمبر ۲۵، فیصل آباد

Marfat.com

مسرور بدایونی

(فیصل آباد)

ابھی کچھ دن پہلے ہی میں نے ڈاکٹر ریاض مجید صاحب کو خط ارسال کیا تھا کہ محترم مسرور بدایونی کا پتہ درکار ہے، ڈاکٹر صاحب کے جواب کا انتظار تھا کہ ایک صبح روزنامہ جنگ کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک خبر نظر سے گزری، فیصل آباد کے شاعر مسرور بدایونی کل پاکستان نعتیہ مشاعرے میں شرکت فرمانے کراچی تشریف لے آئے ہیں۔ ہم نے موقعہ غنیمت جانتے ہوئے مسرور بدایونی کا انٹرویو کا قصد کیا یہ جاننے کے لیے کہ مسرور بدایونی کا کراچی میں قیام کہاں ہے، ہم برادرم تنویر پھول کے ہمراہ مشہور شاعر ساجد امروہوی کی رہائش گاہ یوپی موڑ نارتھ کراچی پہنچے ساجد امروہوی صاحب سے پتہ لے کر مسرور بدایونی کا پتہ لیا اور آخر کار ان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ جناب مسرور بدایونی نے پرتپاک طریقے سے ہم دونوں کا استقبال کیا۔ موصوف بڑے شفیق اور انتہائی خوش مزاج انسان ہیں ۱۹۲۳ء کو بدایونی میں پیدا ہوئے۔ گیارہ برس سے شاعری شروع کی ممتاز نعت گو مولانا ضیا القادری سے فیض تلمذ حاصل تھا۔

دو نعتیہ مجموعے ایک حمدیہ قطعات پر مبنی مجموعے شائع ہوئے۔ قارئین محترم ہم نے حمد و نعت کے حوالے سے مسرور بدایونی کے خیالات جاننے اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے مسرور بدایونی صاحب سے جو گفتگو کی، آپ کی نذر کر رہے ہیں۔

س: حمد صنف سخن ہے یا نہیں؟

ج: حمد نہ صرف صنف ہے بلکہ تمام اصناف کی سرتاج ہے۔

Marfat.com

س: حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے؟

ج: تنقید ہو مگر نہایت ہی ادب کے ساتھ ہونی چاہیے۔

س: محافل حمد و نعت یا نعتیہ مشاعرے میں رقم لے کر شرکت کرنے کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج: میری نظر میں یہ بہت برا عمل ہے ہاں اگر کوئی خوشی سے کچھ دے تو نعت خواں کو چاہیے کہ اس رقم سے کچھ حصہ اس شاعر کو دے جس کا اس نے کلام پڑھا ہے۔

س: آپ کا مجموعہ ''حمدیہ قطعات'' بڑی آب و تاب کے ساتھ نعت اکادمی فیض آباد نے شائع کیا یہ حمدیہ قطعات آپ نے کتنے عرصے میں کہے؟

ج: تقریباً پانچ برس لگے یہ اللہ کا خاص کرم تھا اور میرے والدین کی دعائیں کہ حمدیہ قطعات کو پذیرائی حاصل ہے۔

س: حمد و نعت کی جانب حد درجہ توجہ و محبت کے اسباب بتانا پسند فرمائیں گے؟

ج: میرا گھرانہ مذہبی گھرانہ تھا میرے والد مولوی واحد علی عالم دین تھے اور پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر بھی تھے دینی شاعری میری گھٹی میں پڑی ہوئی ہے دوسرے یہ کہا گیا یہ کہ مجھے مولانا ضیاء القادری جیسے جید عالم دین حسان الہند جیسے استاد سے فیض تلمذ حاصل رہا۔

س: آپ کی حاضری حرمین شریفین میں ہوئی یا نہیں؟

ج: ابھی تک تو اس سعادت سے محروم ہوں لیکن ہر وقت حاضری کی آرزو دل میں مچلتی رہتی ہے۔

س: بچپن کا کوئی یادگار واقعہ بیان فرمائیں؟

ج: مولوی رونق صاحب درجہ چہارم تک ہمارے استاد رہے وہ تمام بچوں کو نماز قائم کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور روزانہ بچوں سے نماز کے متعلق دریافت کرتے ایک روز انہوں نے مجھ سے نماز کے متعلق دریافت کیا میں نے نماز نہیں پڑھی تھی خوف کی وجہ سے جھوٹ بول دیا کہ میں نماز پڑھ کر آیا ہوں بعد میں مراقلب مجھے ملامت کرتا رہا کہ میں نے جھوٹ کیوں بولا آدھے گھنٹے کے بعد میں نے استاد سے جا کر کہا کہ میں نے آپ سے جھوٹ بولا ہے میں

نماز پڑھ کر نہیں آیا۔ میرے استاد میری اس سچائی پر اتنے خوش ہوئے اور مجھے شاباش دی۔ بچپن کا ایک اور واقعہ یاد آرہا ہے کہ میری ننھیال اثنا عشری ہے۔ ماموں ایک دن مجھے ایک مجلس میں لے گئے مجلس میں میر انیس کا پوتا آیا ہوا تھا اس کو سن کر میں بہت متاثر ہوا رات میں ایک قطعہ ہوا صبح میں نے ماموں سے کہا اور خواہش کا اظہار کیا کہ یہ قطعہ میر انیس کے پوتے کو سنانا چاہتا ہوں ماموں مجھے وہاں لے گئے میں نے ان سے کہا کہ میں نے ایک قطعہ کہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سناؤ...... قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

ساقی پلا کہ دور کثافت دلوں کی ہو
تازہ مئے الم سے بھڑک آبلوں کی ہو
پیتے تو میکدے میں تیرے ہر طرح کی ہے
وہ دے جھپکی ہوئی جو بہتر کلوں کی ہو

قطعہ سنتے ہی انہوں نے مجھے سینے سے لگا لیا یہی دور میری شاعری کا آغاز تھا۔

س: مولانا ضیاء القادری آپ کے گھر سے کتنی دور رہا کرتے تھے؟

ج: تھوڑا ہی فاصلہ تھا بلکہ مولانا ضیاء القادری کا مکان ہمارے گھر اور مدرسے کے درمیان میں واقع تھا تقریباً روزانہ ہی ان کے گھر حاضری ہوتی تھی۔

س: پہلی حمد کب کہی؟

ج: پہلی حمد ۱۹۴۳ء میں کہی۔

س: آپ کی آنے والی کوئی خاص کتاب ہو تو بتائیں؟

ج: میری ایک کتاب جو انشاء اللہ یادگار ثابت ہوگی، نعتیہ قطعات پر مشتمل ہے نیز اس میں ایک جدّت بھی کی گئی ہے جو آپ کو یقیناً پسند آئے گی۔ میرا ایک مجموعہ حمد بھی کمپوز ہو چکا ہے۔ یہ مجموعہ ایک سو چار حمدوں پر مشتمل ہے اسے بھی ڈاکٹر ریاض مجید چھاپ رہے ہیں۔

س: فیصل آباد میں حمد و نعت کے فروغ کے حوالے سے کچھ روشنی ڈالیے؟

Marfat.com

ج: یہ حقیقت ہے کہ فیصل آباد شہرِ نعت ہے اور فیصل آباد میں نعت پر بہت کام ہو رہا ہے اس سلسلے میں یہ ناچیز اور جناب صائم چشتی، ڈاکٹر انور احمد خالد، حافظ لدھیانوی، ڈاکٹر ریاض مجید صاحب کی کاوشیں اور کوششیں نمایاں ہیں۔

س: اپنے استادِ محترم مولانا ضیا القادری کی خصوصیات بیان فرمائیں؟

ج: وہ نہ صرف یہ کہ ایک جید عالمِ دین تھے بلکہ ایک قادر الکلام شاعر بھی تھے۔
اللہ نے میرے استادِ محترم کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا لوگ ان کی جانب کھنچے چلے آتے تھے الغرض ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

س: کیا وجہ ہے کہ کتب حمد و نعت کی خرید و فروخت برائے نام ہے؟

ج: پہلی وجہ آج کل کا ماحول ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا رجحان اس جانب نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شاعر اپنی کتابیں خود چھاپ کر مفت تقسیم کر دیتا ہے اس سلسلے میں مجھے حافظ لدھیانوی مرحوم یاد آ رہے ہیں کہ وہ کسی کو بھی کتاب مفت نہیں دیتے تھے حتیٰ کہ مجھ سے بھی پیسے لے لیا کرتے تھے ایک دن میں اپنی تازہ کتاب لے کر ان کے گھر گیا کتاب پیش کی اور حافظ صاحب سے پیسے مانگے وہ سن کر ہنسنے لگے کہنے لگے یار تو مجھ سے بھ پیسے لے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری ''مطبوعات'' بہت کم چھپی ہیں جب کہ حافظ صاحب اپنی دوسری کتاب کے لیے پیسے وصول کر لیا کرتے تھے اور ان کی شائع شدہ کتابوں کی تعداد اچھی خاصی ہے۔

س: نئی نسل کے حمد گو اور نعت گویان کے لیے کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

ج: میں نئی نسل کے تمام شعرا جو حمد و نعت سے شغف رکھتے ہیں ان کے لیے قلب کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں۔

س: غالب نے کہا تھا کے ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے خواہشات تو انسان کے دل میں بے شمار ہوتی ہیں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی آخری اور اہم تمنا کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟

Marfat.com

ج: میاں طاہر اب صرف یہی آرزو ہے کہ حرمین شریفین کی حاضری ہو اور حمدوں نعتوں کے مجموعے در مجموعے شائع کروں۔ ایک شعر جو میری خواہش کا ترجمان ہے پیش کر رہا ہوں۔

توفیق خدا دے تو میں نعت لکھوں ایسے
حسّان نے حافظ نے جامی نے لکھی جیسے

س: اپنے شاگردوں کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: کچھ شاگردوں کا نام لے کر دوسرے شاگردوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتا میرے لیے سب ہی برابر ہیں میرے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے پاکستان کے کئی شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

س: اردو نعت گو شعرا میں آپ کو کس شاعر نے متاثر کیا؟

ج: میں تو صرف اپنے استاد مولانا ضیاء القادریؒ سے متاثر ہوں۔

س: فیصل آباد کے نعت گو شعراء میں آپ کو کسی شاعر نے متاثر کیا؟

ج: نہیں میں تو کسی شاعر سے متاثر نہیں ہوں البتہ مجھ سے فیصل آباد کے شعرا متاثر ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔

مسرور حسین...... مسرور بدایونی
نعت اکادمی فیصل آباد
معرفت ڈاکٹر ریاض مجید

☆☆☆

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

پاک دل سے یاد رکھنا چاہئے اللہ کو
ورد میں رکھو سدا مسرور بسم اللہ کو

چاہتے ہو ہر طرح کی مشکلیں ہوجائیں حل
حامی و ناصر بنا لو حشر تک اللہ کو

ہے مزین یہ بڑی برکت سے مالا مال ہے
یاد رکھو اس کے ذاتی نام سے اللہ کو

ہر طرح کی اس کو عظمت اس کی جانب سے ملے
گوشے گوشے میں رکھو دل کے سدا اللہ کو

اس کی قدرت کا کرشمہ ایک اک شے میں ملے
پاؤ گے ہر اک جگہ ہر اک نفس اللہ کو

بن کے سب شیر و شکر مل کر محبت سے رہیں
یہ پسند آئی حسیں عادت مرے اللہ کو

حمد کا مسرور بالآخر نتیجہ ہے یہی
یاد رکھیں ہر صفاتی نام سے اللہ کو

مسرور بدایونی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

یا محمد ﷺ آپ سے ہم رحم کے ہیں خواستگار
یا محمد ﷺ آپ سب کے آپ کا پروردگار
یا محمد ﷺ آپ سے اسلام پر آیا نکھار
یا محمد ﷺ آپ سے دنیا و دیں کی ہے بہار
یا محمد ﷺ آپ نے قرآں ہمیں لا کر دیا
یا محمد ﷺ آپ نے آکر ہمیں مومن کیا
یا محمد ﷺ آپ ہی تو ہیں ہمارے راہبر
یا محمد ﷺ آپ ہی سے رونق شام و سحر
یا محمد ﷺ آپ نے اچھے برے کی دی تمیز
یا محمد ﷺ آپ نے کھوٹے کھرے کی دی تمیز
یا محمد ﷺ آپ ہی ہم پر کرم فرمائیں گے
یا محمد ﷺ آپ بہتر راستہ دکھلائیں گے
یا محمد ﷺ آپ سے مسرورؔ کی ہے یہ اپیل
یا محمد ﷺ نیک ہوں ہم کوئی اب ایسی سبیل

مسرورؔ بدایونی

Marfat.com

اقبال نجمی

نام ○ محمد اقبال حسین

قلمی نام ○ اقبال نجمی

ولادت ○ ۴جنوری ۱۹۵۴ء...... چک تحصیل پتوکی، ضلع لاہور

پتہ ○ ۸۸۔بی سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ نعت ○ خیراتِ مدحت

اشاعت ○ ۲۰۰۳ء

صفحات ○ ۲۲۴

قیمت ○ ۱۵۰روپے

ناشر ○ فروغ ادب اکادمی

۸۸۔بی سیٹلائیٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ

Marfat.com

اقبال نجمی

(گوجرانوالہ)

معروف ادیب و شاعر فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ کے روح رواں محمد اقبال نجمی سے کون واقف نہیں۔ گوجرانوالہ کے ممتاز شعراء میں شمار ہوتا ہے۔ تمام اصناف میں شاعری کرتے ہیں حال ہی میں ان کا مجموعۂ حمد شائع ہوا ہے یہ مجموعہ پنجابی زبان میں اوّلین مجموعۂ حمد ہے۔ موصوف ۲۵ کتابوں کے مصنف ہیں جن کی ترتیب معہ اعزازات کچھ اس طرح ہے۔

اعزازات :

پاکستان رائٹر گلڈ انعام (۱۹۸۴) مسعود کھدر پوش ٹرسٹ ایوارڈ (۱۹۹۰ء) جنگ پبلشرز اور ہمدرد کتب خانہ کی جانب سے ایوارڈ (۱۹۹۴) وزارت مذہبی امور کی جانب سے قومی ایوارڈ (۱۹۹۶) گوجرانوالہ سیکنڈری اینڈ انٹرمیڈیٹ بورڈ کی جانب سے اوّل انعام (۱۹۹۹)۔

مطبوعات :

(۱) عمروں وڈے دکھ (۱۹۸۳ء) (۲) کلیاں ہم تارے (۱۹۸۴ء) (۳) قدم قدم آباد (رائٹرز گلڈ انعام یافتہ) (۱۹۸۴ء) (۴) سیرت حضوری (۱۹۸۵ء) (۵) تتلی بچہ پھول (۱۹۸۵ء) (۶) ٹم ٹم تارے (۱۹۸۵ء) (۷) سارے دیے جلادو (۱۹۸۶ء) دھرتی میرا امان (۱۹۸۶ء (۹) سوچ کے زاویئے (۱۹۸۷ء) (۱۰) پھول اور بارود (ترتیب) (افغانستان کے جہاد کے پس منظر میں لکھی گئی منظومات) (۱۹۸۷ء) (۱۱) آپ کی باتیں (۱۹۸۸ء) (۱۲) کھڑدے پھل (۱۹۸۸ء (۱۳) سچے موتی (۱۹۸۸ء) (۱۴) تین وستی وچ درد بلاواں (۱۹۸۹ء) (۱۵) ایہہ نئیں میرا پاکستان (مسعود کھدر پوش

Marfat.com

ٹرسٹ سے انعام یافتہ) (۱۹۸۹ء) (۱۶) سک دی ڈالی (جنگ پبلشرز اور ہمدرد کتب خانہ کی طرف سے ایوارڈ یافتہ) (۱۹۸۹ء) (۱۷) نعتیہ ہائیکو (۱۹۹۰ء) (۱۸) گوجرانوالہ کے اہل قلم (۱۹۹۱ء (۱۹) آزادی کا سفر (ترتیب) جہاد کشمیر کے حوالے سے لکھی گئی منظومات (۱۹۹۱ء) (۲۰) شکرانہ (۱۹۹۳ء) (۲۱) مہکاں نڈے دے بول (وزارت مذہبی امور کی طرف سے قومی سیرت ایوارڈ یافتہ (۱۹۹۴ء) (۲۲) محاوراتی غزلاں (۱۹۹۵ء) (۲۳) پاکستانی آزاد غزل (۱۹۹۶ء) (۲۴) اجازت (۱۹۹۵ء) (۲۶) سے دا بھار (۱۹۹۸ء) (۲۶) اپنا اپنا فرض بنا ہے (۱۹۹۷ء)۔

اس کے علاوہ اقبال نجمی فروغ ادب اکادمی کے زیر اہتمام کئی معروف شعراء کے نعتیہ دواوین بھی شائع کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے مفیض کا حمد نمبر شائع کیا جو تقریباً ساڑھے پانچ سو صفحات پر مشتمل یادگار نمبر ہے۔ اقبال نجمی کے چند اشعار پیش کیے جاتے ہیں جو قلب کو چھو کر گزرتے ہیں۔

اسی کی راہ میں ہے روشنی کے در سارے
وہ جب ملا تو کھلے زندگی کے در سارے
میں اس کے نام کا جب بھی وظیفہ کرتا ہوں
تو کھلتے پاتا ہوں پھر آگہی کے در سارے
کوئی بھی جان سکا ہے نہ حکمتیں تیری
عیاں نہ ہم پہ ہوئے بندگی کے در سارے

☆

غیر منقوطہ حمد کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں

ہمارے دکھوں کی دوا اللہ اللہ
ہمارا سدا مدعا اللہ اللہ
دکھوں کا ملے ہم کو اس سے ہی مرہم
عطاؤں کی وہ ہے گھٹا اللہ اللہ
ملی آگہی اسم احمد کی ہم کو
کرم ہے، اسی کی عطا اللہ اللہ

Marfat.com

قارئین کرام! آیئے ہم آپ کی ملاقات اقبال نجمی سے کراتے ہیں۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت۔

ج: میری تاریخِ پیدائش میرے کاغذات سرٹیفکٹ، اسناد اور شناختی کارڈ کے مطابق ۴ جنوری ۱۹۵۳ء ہے۔ جبکہ میری معلومات کے مطابق یہ تاریخ میری اصل تاریخ پیدائش کے مطابق نہیں ہے۔ میری پیدائش میرے ننھیال گاؤں چک تحصیل تپو کی ضلع لاہور میں ہوئی اور میرا تعلق کشمیری گھرانے سے ہے۔ والدین نے میرا نام محمد اقبال حسین رکھا۔ قلمی نام محمد اقبال نجمی ہے والد محترم کا اسم گرامی محمد اسماعیل ہے۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والد محترم محمد اسماعیل بٹ میری پیدائش سے یعنی قیام پاکستان سے پہلے پٹواری تھے، ان کا علاقہ امرتسر کا ایک گاؤں تھا میری والدہ محترمہ فاطمہ بی بی ہیں۔ میرے بچپن کا کچھ حصہ ننھیال میں بسر ہوا مگر جب تعلیم کا سلسلہ شروع تھا تو والد محترم نے جو بعد میں پٹوار چھوڑنے کے بعد کپڑے کا بزنس کرنے لگے تھے انہوں نے مجھے شہر گوجرانوالہ جہاں اب رہائش ہے، اسکول میں داخل کروادیا، اس طرح میرا باقی بچپن کا عرصہ سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں گزرا۔ میرے والد محترم اور والدہ محترمہ چونکہ خود مذہبی لگاؤ رکھتے، اس لیے میری تربیت بھی اس نہج پر ہوئی۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: میں نے عرض کیا کہ میری پرائمری تعلیم سٹیلائٹ ٹاؤن کے دو مدرسوں میں مکمل ہوئی، پہلا ایک پرائیوٹ اسکول تھا جہاں چہارم تک تعلیم مکمل کی پھر کارپوریشن کے اسکول سے پانچویں جماعت کا امتحان پاس کیا، چھٹی اور ساتویں جماعت کی تعلیم میں نے محبوب عالم اسلامیہ ہائی اسکول سے حاصل کی جہاں کے ہیڈ صوفی جمال اللہ صاحب تھے جنہیں گوجرانوالہ کا سرسید احمد خان کہتے ہیں۔ آٹھویں نویں اور دسویں کی کلاسیں میں نے گورنمنٹ ہائی اسکول گوجرانوالہ میں پڑھیں، یہاں میرے استاد صوفی عبداللطیف صاحب تھے۔ بعد میں گورنمنٹ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ میں ایف اے کے لیے داخلہ لیا۔ یہاں میں نے صرف تین ماہ پڑھا چونکہ

Marfat.com

میٹرک کا امتحان دینے سے پہلے ہی والد صاحب وفات پا گئے تھے۔
اس لیے تعلیم کا سلسلہ آگے جاری نہ رہ سکا اور مجھے ملازمت اختیار کرنا پڑی، پہلے چند ماہ پرائیوٹ طور پر ایک میڈیکل اسٹور اور ایک پنساری کی دکان پر کام کیا بعد ازاں بحیثیت ٹیچر اسکول میں ملازمت مل گئی اسی دوران میں نے پرائیوٹ طور پر ایف اے پھر بی اے اور ایم اے کا امتحان پاس کیا اور ساتھ ہی ساتھ پی ٹی سی اور سی ٹی کے امتحان بھی پاس کیے۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: یہ تو مجھے اب پوری طرح یاد نہیں کہ پہلی حمد اور نعت کب کہی مگر ۱۹۷۳ء کو میں نے شاعری کی طرف توجہ کی، ۱۹۸۰ میں میری شاعری میں کئی اصناف سخن شامل ہو چکی تھیں، جن میں حمد و نعت بھی شامل ہیں۔ جہاں تک محرکات کی بات ہے تو جو شخص شعر کہتا ہے اور اس کا رجحان مذہب کی طرف ہے اور اس کی تربیت دین کے حوالے سے ہوئی ہے وہ ضرور حمد و نعت لکھنے کی سعی کرے گا جب اس طرف توجہ ہو گی تو پھر ایک شاعر کے لیے اس میں مشکل نہیں ہے۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، حکمتہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: میرے خیال میں حمد و نعت کم پیش کی گئیں، آپ دوسری زبانوں کے مقابلے میں دیکھیں اردو اگر چہ اس کی عمر کم ہے مگر ذخیرہ کافی ہے اور پھر رجحان کی بات ہے ذہنی تربیت کی بات ہے اور شعرا پر ایک جو لیبل لگا ہوا تھا یہ سب باتیں اس میں آجاتی ہیں اب حالات بھی بدلے ہیں رجحان میں تبدیلی آئی اور شعرا میں بھی۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: حمد موضوعاتی اعتبار سے صنف سخن کا درجہ پا چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی تعریف ہی حمد کا موضوع ہے۔ اب اسے کسی ہیئت میں لکھا جائے، نظم ہو غزل ہو، رباعی ہو، ثلاثی ہو، ماہیا ہو، ہائیکو ہو، مسدس ہو، مخمس ہو حمد کہلائے گی۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: حمد کہنے میں خوف آنے کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آتی۔ ہاں مشکل ضرور ہے کیونکہ ایک بندہ اپنے

Marfat.com

خالق و مالک کی ثنا اور پاکی بیان کرتے گا تو اس کے لیے الفاظ کا چناؤ اہتمام اور سلیقہ بہت ضروری ہے۔ بہر حال یہ بھی اسی کی دین ہے۔ بساط بھر کوشش ضروری ہے یہ بھی خالی دامن پھیلانے والی بات ہے۔ یہاں بھی کشکول سوالی کی طرح اس مالک الملک کے سامنے جائے گا تو وہ ضرور اس میں خیر ڈالے گا۔ نعت لکھنا میرے خیال میں اس سے مشکل ہے۔ کیونکہ نعت کے لیے احتیاط، قرینہ، ضابطہ ملحوظ رکھنا ہوگا ورنہ نعت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: حضرت علامہ اقبالؒ، حضرت احمد رضا خان بریلویؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، حافظ لدھیانویؒ۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور نبی رحمت ﷺ کی نذر عنایت کے صدقے حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا یہ ہر اچھے اور سچے مسلمان کے دل کی آرزو ہے اللہ کریم مجھے بار بار اپنے گھر اور اپنے حبیب کریم ﷺ کے در کی حاضری نصیب فرمائے۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: ''جہانِ حمد'' واقعتاً جہانِ حمد ہے اس میں آپ نے حمد باری تعالیٰ کے حوالے سے نظم و نثر کی ایک خوبصورت کائنات سجادی ہے۔ اس میں شامل کہکشائیں بھی اپنی چمک دمک سے ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اور سجے گلشن بھی ہمیں دعوت نظارہ دے رہے ہیں۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقید نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: حمد و نعت کو تنقیدی نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے لیکن دل میں محبت بھر کر اور اخلاص کے ساتھ۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: ترویجِ حمد و نعت کے لیے حکومت کو کیا تجویز دینا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو چن لیتا ہے اور ان سے کام لے لیتا ہے اگرچہ وسائل کم ہوں مگر جذبہ اور خلوص ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو

Marfat.com

اور ہم کو اس کے لیے منتخب فرمالیں اور ہم سے مزید کام لے لیں تا کہ یہ کام ہمارے لیے توشۂ آخرت ثابت ہو۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: جب تک انسان زندہ ہے تمنائیں مچلتی ہیں، آخری تمنا کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا، لیکن اس وقت جو آرزو ہے وہ ایوان حمد و نعت کی تکمیل کا مرحلہ ہے اس کے علاوہ کئی کام ہیں حمد و نعت کے حوالے سے جو التوا کا شکار ہیں ان کی اشاعت کی خواہش۔

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: مطبوعہ کتب تقریباً ۲۶ کتب شایع ہو چکی ہیں۔ اسی طرح غیر مطبوعہ کتب میں تقریباً ۱۵ کتب شامل ہیں جو زیر ترتیب ہیں۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: اس اقدام کو میں اچھا نہیں سمجھتا۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: حمد و نعت کہنے کے لیے شاعری کے رموز سے آگاہی اور دل میں اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور رسول اللہ ﷺ کی محبت اور آپ کے مقام و مرتبہ کا ادراک اور دین سے رغبت ضروری ہے۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: حمدیہ ادب کے حوالے سے مفیض حمد نمبر شایع کیا تھا اس کی دوسری جلد پر کام ہو رہا ہے۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حمد باری تعالیٰ لکھتے وقت اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی خوشنودی۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: حمد باری تعالیٰ کے حوالے سے میرا پنجابی حمدیہ کلام کا مجموعہ عنقریب شایع ہو رہا ہے جب کہ اردو حمد پر بھی کام جاری ہے۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارت کی بیماری ختم کرنے کے لیے

Marfat.com

کوئی تجویز؟

ج: رشوت اور سفارش ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا خوف اور انصاف کی یقینی فراہمی ضروری ہے۔

محمد اقبال حسین......اقبال نجمی

فروغ ادب اکادمی۔ ۱۰۸

بی سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

فون:۔ ۲۵۱۶۰۳

☆☆☆

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

تری شان ،شانِ عظیم ہے،ترا نقش،نقشِ دوام ہے
ترا وصف،وصفِ کمال ہے،ترا لطف،لطفِ مدام ہے
مری دھڑکنوں میں بسا ہوا ترا نور ہے ،ترا نام ہے
ترے میکدے کا فقیر ہوں مرے پاس تیرا ہی جام ہے
تو رفیق بھی تو شفیق بھی تو رؤف بھی تو رحیم بھی
مرے دل میں تیری ہی یاد ہے مرے لب پہ تیرا ہی نام ہے
تو نہاں رہے تو عیاں رہے تو یہاں رہے تو وہاں رہے
تو ہی عرش پر تو ہی فرش پر ترا ہر جگہ ہی قیام ہے
یہ گھٹا تری یہ ہوا تری یہ فضا تری یہ عطا تری
ترا فیض جاری رہے سدا تیری صبح تیری ہی شام ہے
تو کریم بھی تو علیم بھی تو حکیم بھی تو عظیم بھی
مجھے نعمتوں سے نواز دے کہ نوازنا ترا کام ہے
ترا پیار ہے یہ بہار بھی یہ سکون بھی یہ قرار بھی
تری ہر طرف ہیں نوازشیں،تری ذات رحمتِ عام ہے

محمد اقبال نجمی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

نبی ﷺ کے نور کی بارش جہاں بھر میں برستی ہے
نبی ﷺ کے پیار کی خوشبو رگ و پے میں اترتی ہے
نبی ﷺ کی ذات سے جگمگ مکان و لامکاں سارے
نبی ﷺ کی ذات ہی حق کی ہمیں پہچان دیتی ہے
نبی ﷺ کے عکس ہیں سارے نبی ﷺ کا فیض ہے سارا
ضیائے اسمِ احمد ﷺ ہے زمانے میں جو بٹتی ہے
کریں ذکر محمد ﷺ سب پڑھیں صلِ علیٰ ہر دم
سکونِ قلب ملتا ہے جو ان کی بات چلتی ہے
محبت اور خوشی بخشیں وقارِ آگہی بخشیں
عنایات ان ﷺ کی پیہم ہم گنہگاروں پہ ہوتی ہے
انہی سے ہی سفر جاری ہوا یہ روشنی والا
وجود پاک سے ان ﷺ کے، جہاں کی نبض چلتی ہے
بناؤ حرزِ جاں نجمی حدیثِ پاک اس خاطر
کہی جو بات آقا ﷺ نے سند کا درجہ رکھتی ہے

محمد اقبال نجمی

Marfat.com

گوہر ملسیانی

نام ○ میاں طفیل محمد

قلمی نام ○ گوہر ملسیانی

ولادت ○ ۱۹۳۴ء ، قصبہ ملسیان تحصیل نکودر ضلع جالندھر

پتہ ○ ۳۶۷۔مظہر فرید کالونی، صادق آباد......۶۴۳۵۰

.............☆☆☆☆☆.............

مجموعہ نعت ○ متاعِ شوق

اشاعت ○ جنوری ۱۹۹۵ء

صفحات ○ ۱۱۲

قیمت ○ ۱۰۰ روپے

ناشر ○ گوہر ادب پبلی کیشنز

۳۶۷۔مظہر فرید کالونی، صادق آباد

Marfat.com

گوہر ملسیانی

(صادق آباد)

میرے دوست تنویر پھول پھول نے فون پر اطلاع دی کہ صادق آباد سے پروفیسر محمد ظریف تشریف لائے ہیں۔ کل وہ میرے گھر تشریف لا رہے ہیں۔ یہ غالباً دسمبر ۲۰۰۱ء شوال کی تین یا چار تاریخ تھی، پروفیسر ظریف صاحب سے ملاقات ہوئی اور حمد اور جہانِ حمد پر گفتگو ہوئی دوران گفتگو محترم گوہر ملسیانی صاحب کا ذکر بھی چھڑ گیا راقم نے پروفیسر ظریف صاحب کے توسط سے محترم گوہر ملسیانی کی خدمت میں جہانِ حمد کا شمارہ او ایک سوالنامہ بھجوا دیا۔ تین جنوری کو مجموعہ نعت ''مظہر نور'' مطبوعہ ۱۹۸۲ء مجموعہ نعت ''متاعِ شوق'' مطبوعہ ۱۹۹۵ء حرمین شریفین کی فضاؤں میں (سفر نامہ) مطبوعہ ۱۹۹۸ء۔ ۹ جنوری بروز بدھ موصول ہوئیں۔ ساتھ ہی ہمارے سوالات کے جوابات بھی، بڑی مسرت ہوئی۔ غیر مطبوعہ کتابوں کی فہرست کچھ اس طرح ہے۔ ''عصر حاضر کے نعت گو'' پچیس ۲۶ چنیدہ شعراء کا تذکرہ شامل ہے اس کتاب کی زیارت سے راقم محروم ہے گوہر ملسیانی صاحب نے اس کتاب کے لیے معزرت کی ہے اس سلسلے میں اگر کوئی کرم فرما معاونت فرمائیں تو ہم ان کے ممنون رہیں گے۔ انتخاب کلام شکیل بدایونی، سلطان صلاح الدین ایوبی (بچوں کی نظمیں) روشن کرنیں (بچوں کے لیے) اردو انگریزی بول چال شوق شہادت زندہ ہے، زیر طبع (جذبات گوہر) اصغر گونڈوی شخصیت اور شاعری (چاند ہوا اور میں) گوہر ملسیانی ماہ نامہ ''عکسِ صادق'' کے مدیر اعلیٰ بھی ہیں یہ ماہ نامہ تعمیر ادب میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ گوہر ملسیانی ایک باکمال شاعر ہیں ان کے کلام میں شیرینی۔ لطافت اور خلوص و محبت کے ساتھ ساتھ غلو سے خلاصی پائی جاتی ہے نمونہ کلام یہ ہے

Marfat.com

فضائے دہر میں سیارے ہر سو محوِ گردش ہیں
دلیل حکمت خلاقِ اکبر دیکھتا ہوں
سمندر کی اتھاہ گہرائی میں شبنم کے قطرے سے
صدف کی گود میں نایاب گوہر دیکھتا ہوں

☆

دنیائے رنگ و نور کے جلوے دکھائے کون
شمس و قمر کو رات دن گردش میں لائے کون
شاعر کو دے کے دولت الفاظ و آگہی
حسنِ بیاں کی دلکشی گوہر دکھائے کون

☆

پھیلا جمالِ سیرت اطہر افق افق
رخشندہ پائیں مصحفِ انور افق افق
صحنِ حرم میں جس ﷺ نے سنایا پیامِ حق
سنتے ہیں اس کے تذکرے اکثر افق افق

☆

علم و عمل کے پیکر صاحبِ طرز نعت گو، گوہر ملسیانی کے بارے میں مختصر معلومات حاصل کی ہیں جو انہیں کی زبانی سنتے ہیں۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت۔

ج: نام میاں طفیل محمد گوہر، قلمی نام گوہر ملسیانی، ولدیت چودھری صدرالدین میری پیدائش قصبہ ملسیان تحصیل نکودر ضلع جالندھر مشرقی پنجاب انڈیا میں ہوئی۔ یہاں کے دو نامور شاعر گزرے ہیں۔ لالہ لبھو رام جوش ملسیانی اور ان کے بیٹے بالمکند عرش ملسیانی۔ تاریخ پیدائش تعلیمی ریکارڈ کے مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء ہے۔ میرے والدین کا تعلق آرائیں خاندان سے ہے۔ یہ خاندان ''ملاّ'' کے لقب سے مشہور ہے۔

Marfat.com

یہاں ایک

مشاعرہ منعقد ہو رہا تھا۔ میں جماعت نہم کا طالب علم تھا۔ جماعت میں اپنے کچے پکے اشعار سنایا کرتا تھا۔ نقوی احمد پوری کو بھی طلبہ نے بتا رکھا تھا۔ چنانچہ ان کی مہمیز کرنے پر غزل کہی۔ جس کی نوک پلک انہوں نے سنواری اور مشاعرے میں پڑھوائی۔ یوں غزل سے میری شاعری کا آغاز ہوا۔ نقوی احمد پوری کبھی کبھی اصلاح دے دیا کرتے تھے۔ میٹرک کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہو گیا اور میں لاہور آ گیا۔ وسائل نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکا مگر ملازمت کے دوران میں نے پرائیوٹ بی۔ اے پاس کر لیا۔ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں بی۔ ایڈ کلاس میں داخلہ لیا۔ اسی ادارے نے میرے شعری کاوشوں کو جلا بخشی۔ استاد محترم پروفیسر محمد اسحاق جلال پوری حوصلہ افزائی کرتے۔ زبان اردو اور فارسی کے شیدائی تھے۔ اگرچہ شعر نہیں کہتے تھے۔ مگر ذوق رکھتے تھے۔ اس لیے بعض اشعار میں الفاظ کی نشست و برخاست کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ اسی کالج کے ذریعے لاہور کے بین الکلیاتی اور جامعاتی مشاعرے میں پڑھنے کا موقع ملا۔ طرحی غزلیں کہیں۔ پھر بطور مدرس ملازمت کے لیے صادق آباد آ گیا۔ ایم۔ اے (اردو، انگریزی) کیا۔ دوبارہ لاہور گیا اور پنجابی یونیورسٹی سے ایم۔ ایڈ کیا۔ یہاں شاعری کو نکھارنے کا اور موقع ملا جن اساتذہ نے میری ذہنی اور فکری تربیت کی اور استدلالی اسلوب سے نوازا ان میں میرے محسن اساتذہ میں ڈاکٹر مشتاق احمد صدیقی اور ڈاکٹر محمد اقبال ظفر خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اسی زمانے میں سید ابوالاعلیٰ مودودی کی عصری نشستوں میں شامل ہونے کا موقع ملا اور جناب نعیم صدیقی، جناب حفیظ الرحمٰن احسن، جناب ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی جیسے جید عالم فاضل اور ادب اسلامی کے شعرائے کرام سے تعلق پیدا ہوا۔ اپنی شاعری کے لیے کسی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا۔ گویا تلمیذ الرحمٰن ہوں۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: میری شاعری کا آغاز تو غزل سے ہوا۔ پھر بہت سی نظمیں بھی کہیں مگر وہ محرکات جنہوں نے مجھے حمد و نعت کی طرف راغب کیا وہ ایک تو تحریک اسلامی سے تعلق کی وجہ سے ہوا۔ دوسرے اسی زمانے میں ترقی پسند تحریک سے منسلک بہت سے شاعر، ادیب اور نقاد دینی تصورات سے کد

Marfat.com

رکھتے تھے۔ سنہ ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۲ء کا دور ہے کہ حافظ مظہر الدین کی ایک کتاب (نعتیہ کلام) زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منصہ شہود پر آئی۔ اس پر ایک سرخ سویرے کے حوالے نقاد نے ریڈیو پاکستان راولپنڈی سے تبصرہ کیا۔ اس نے نہ صرف حافظ صاحب پر نازیبا حملے کیے بلکہ صنفِ نعت پر بھی ہرزہ سرائی کی۔ ذہنی طور پر اسلام کی ادبی تحریک کے خلاف حمد و نعت کو ''بھجن''، ''پراپیگنڈہ'' نہ جانے کیا کیا کچھ کہتے رہتے تھے۔ اس ہرزہ سرائی پر انور سدید (جو اس وقت ڈاکٹر نہیں تھے۔ مگر نقد و نظر میں اپنا خاص مقام رکھتے تھے) اور میں نے گرفت کی اور جواب تحریر کیا۔ ہم دونوں کی تحریر میں اس وقت نوائے وقت میں شائع ہوئی تھیں۔ یہی واقعہ میری جذباتی، فکری اور ذہنی فکر کو تبدیل کرنے کا سبب بنا۔ نعت کی صنف میری زندگی بن گئی ''مظہر نور'' اس کے نتیجے کی مظہر ہے۔ پھر حمدیں بھی کہیں۔ ایک وقیع کام جو تحقیق اور تنقیدی شکل میں اس وقت ظاہر ہوا جب نعت پر زیادہ کام نہیں ہوا تھا۔ وہ نعت گو شعراء کرام کے نعتیہ کلام کا تنقیدی جائزہ تھا اور پھر وہ ''عصرِ حاضر کے نعت گو'' کے نام سے منصہ شہود پر آیا۔ ۱۹۸۳ء میں یہ مرقع شائع ہوا جس میں ۲۶ چنیدہ نعت گو شعراء کرام کو شامل کیا گیا۔ جب کہ اس کے حصہ سوم میں دیگر نعت لکھنے والے شعرائے کرام کی ایک ایک نعت پیش کی گئی۔ نعت پر کام کرنے والے نقادوں نے اس کتاب کے مطالعہ سے اپنے مقالات کو مزین کیا کئی ایک تنقیدی کتب میں اس کتاب کا برملا تذکرہ موجود ہے۔ بلکہ اس کتاب کی اشاعت کے بعد پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالے بھی تحریر ہوئے۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: اس سلسلے میں سب سے بڑی چیز تو ماحول اور پذیرائی ہے۔ پھر رجحانات بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ جب سے نعت یا حمد کی طرف حکومت وقت نے توجہ کی اور شعراء کی پذیرائی ہوئی بہت سے وہ شاعر بھی میدان میں اترے جن کے سامنے کبھی خالقِ کائنات اور محبوب رب کائنات کی عظمت و جلال اور شان و شوکت کا ذکر ہوتا تو وہ اسے درخورِ اعتنا نہ سمجھتے تھے۔ مگر جب انعامات کی بارشیں ہوئیں اور نعتیہ مشاعرے برپا ہونے لگے تو یہی لوگ آگے آگے اور پیش پیش تھے۔ شعر احساسات واردات قلبی کو تجربات کی آنچ سے کندن بنا کر متناسب الفاظ کا جامعہ

Marfat.com

پہنانے کا نام ہے۔شعر کو جو چیز بقائے دوام عطا کرتی ہے وہ صداقت و خلوص ہے۔مگر فی زمانتا شعرائے کرام مبالغہ آرائی کی آخری حدود کو چھونے لگتے ہیں۔حمد و نعت میں ایسی مبالغہ آرائی کا چلن نہیں۔پھر حقیقت جانیے تو حمد و نعت کے لیے قرآن و سنت سے محبت اور دل کی لگن بے حد ضروری ہے۔جب کہ عشقِ مجازی میں ہر پہلو مبالغے کے حسن سے مزین ہو سکتا ہے۔اس لیے میرے خیال میں حمد کم کہی گئی ہے۔اس کی نسبت دعا اور مناجات کی طرف توجہ ضرور رہی ہے۔مجھے یہ کہنے میں بھی کوئی باک نہیں کہ جب سے انسان نے شعر میں اپنے جذبات کا اظہار کرنا شروع کیا ہے اسی وقت سے حمد و نعت کہی جا رہی ہے۔بیشک آپ اسے روایت کا نام دیں۔مقدمین کے دواوین جو ادبی ورثہ بنے ہیں ان میں حسین و جمیل حمدیں موجود ہیں۔بلکہ ہر شاعر نے اپنے دیوان کا گل سر سبز حمد کو بنایا ہے۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: معلوم نہیں برادرم عزیز طاہر سلطانی نے اس سوال میں کہ ''حمد صنف سخن ہے'' کے بعد ''یا نہیں'' کا لاحقہ کیوں لگایا ہے۔اشتراکیت کے صفحۂ ہستی سے مٹنے کے بعد اب تو پاکستان میں دین متین سے دور رہنے والے اہل علم، شاعر و ادیب اور نقاد تقریباً زیرز میں جا چکے ہیں یا اپنا راستہ تبدیل کر کے صراطِ مستقیم اختیار کر چکے ہیں۔بلکہ اب تو مذہبی تصورات سے مملو شعر و سخن کو ہر طرف پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔تو لیجیے صاحب، حمد یہ شاعری صنف سخن ہے۔تفصیل اس اجمال کی پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔اگر آپ اصنافِ سخن کی تخصیص، ہیئت، بناوٹ اور ظاہری شکل و صورت کے لحاظ سے کرتے ہیں تو حمد صنفِ شاعری کے زمرے میں نہیں آتی لیکن جب ہم شاعری کے موضوعات پر نظر دوڑاتے ہیں تو حمد اور نعت کا موضوع دیگر تمام موضوعات سے یکسر مختلف ہے۔اس لیے موضوع کے تنوع اور مضامین کی فراوانی ان میں موجود ہے لہٰذا موضوع کے لحاظ سے یہ صنفِ سخن ہے۔شاعر صرف ان تجربات کو شعر کے قالب میں ڈھالتا ہے جن سے وہ خود دوچار ہوتا ہے۔نفسِ انسانی کا کوئی تجربہ ہو یا مادی حقیقت کا کوئی بیان ایک شاعر جب تک اس سے تعلق قائم نہ کرے گا وہ اسے اپنا تجربہ نہ بنا سکے گا۔اس لیے شاعری کو غیر مادی تصور کے اظہار کے لیے مجازی کے لباس کا مرہونِ منت ہونا پڑتا ہے۔یہی وجہ ہے

Marfat.com

کہ مذہبی شاعری میں جذبہ کی سرد لہری کا رونا رویا جاتا ہے۔ مگر اس سرد لہری میں بھی تعصب کی کارفرمائیں موجود ہے۔ حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو بعض شاعروں اور خاص طور پر نقادوں کو اسلام اور اس کی تعلیمات سے خدا واسطے کا بیر ہے یہ ادیب و شاعر اور ایسے ہی نقاد اسلامی اور اخلاقی موضوعات کو شعر و ادب کے لیے مہمل سمجھتے ہیں اور ان کی تبلیغ کا نام دیتے ہیں اور ان کے خیال میں یہ جذبے سے خالی ہیں بلکہ جذبۂ تجسس کو مہمیز نہیں کرتے کیوں کہ یہ جانے پہچانے موضوعات ہوتے ہیں ان میں کوئی کشش نہیں ہوتی۔ مگر یہ تمام آرا بودی اور بے وزن ہیں۔ حمد و نعت کے شعری کارنامے اس خیال کی تردید کرتے ہیں۔ موضوعاتی شاعری میں شاعر اپنے تجربے کو کسی بھی ہیئت میں پیش کرسکتا ہے۔ غزل کا پیرایۂ بیان ہو یا قصیدے کا حسن اسلوب، مثنوی کے انداز کی روانی ہو یا قطعہ و رباعی کی انحصار یہ تڑپ۔ ان تمام اصناف کے حسنِ خیال کو دلربا اور پر بہار بنانے والا موضوع حمد ہے، دعا ہے۔ موضوع کے لحاظ سے یہ تینوں اصناف شاعری کے قلمرو میں شامل ہیں۔ حمد ایک ایسی صنفِ سخن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جاتی ہے وہ خالق کون و مکاں ہے وہ رازقِ دو جہان ہے۔ وہ حیات و ممات کی قدرت و طاقت سے بے مثال ہے۔ اس نے انسان کو اس دنیا میں اشرف المخلوقات بنایا اور اس کارگاہ کو اس کے لیے دار العمل بنایا۔ اسے عقل و فہم و شعور کی دولت سے مالا مال کیا۔ اسے تمیز و انتخاب کا حامل بنایا۔ دنیا میں انعام و کرام سے نوازا۔ حسن و جمال کی مادی اشیاء کو پیدا کیا۔ جدھر بھی نگاہ اٹھا کر دیکھیے اس کے جلال و جمال کے کرشمے نظر آتے ہیں۔ یہی مضامین تو حمد میں در آتے ہیں تو قلب و نظر کو خیرہ کرتے جاتے ہیں انسان کی تخلیق بذات خود اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ صناعی ہے۔ اسی طرح آسمان و زمین کے مناظر اور خدا کی قدرت کے مظاہر کس طرح دل کی دنیا کو جذبوں سے معمور کرتے ہیں۔ اب یہ شاعر کا کمال ہے کہ وہ ان جذبوں کو کس قدر پرکشش اور خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے۔ اس سے ایک قدم آگے بڑھیے کون سا شخص ہے جو محتاج نہیں۔ اس لیے جب شاعر حاجت روائی کے لیے خالق ارض و سماوات کے حضور دستِ سوال دراز کرتا ہے۔ اپنی آرزوؤں اور تمناؤں کی دنیا کو آباد کرنا چاہتا ہے۔ مصائب و تنگدستی میں اسے پکارتا ہے۔ مسرت و شادمانی میں اس کا شکرگزار بندہ بنتا

Marfat.com

ہے۔اسے اپنی زندگی کی ہر خواہش کے لیے مجیب الدعوات سمجھتا ہے تو ایسی منظوم التجا دعا بن جاتی ہے مناجات کہلاتی ہے۔تیسری موضوعاتی صنف پر غور وفکر کیجیے۔خالق کائنات نے اس دنیا میں تخلیق آدم کے عمل سے سلسلۂ حیات وممات قائم کیا۔نیکی اور بدی کو پیدا کر کے اس امتحان گاہ میں انسان کو آزمانے کا ذریعہ بنایا۔پھر شیطانی وساوس میں مبتلا ہونے والے انسانوں کی رہنمائی کے لیے پیغمبروں اور رسولوں کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ان کی حیات کو بھولے بھٹکے انسانوں کے لیے مینارہ نور بنایا۔ان ہادیانِ انسانیت کے ذریعے اخلاق وکردار کی شمعیں جلائیں۔ہر دور کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں ویسی ہی تعلیمات دے کر بھیجا گیا جو انسانوں کو منزل مقصود کا پتا دیتی ہیں۔ان سب کے آخر میں خاتم النبیین، احمد مجتبےٰ، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان شفق القلب انسانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔آپ ﷺ کی شان اور زندگی کی مختلف رعنائیوں کو نظم میں پیش کر دیا جائے تو نعت کے پھول کھلنے لگتے ہیں۔اس لیے یہ تیسری صنف ہے جو موضوع کے لحاظ سے ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے۔جس میں رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے جملہ پہلو نگینوں کی طرح دمکتے ہیں۔اس عالم فانی میں انسانی زندگی کے سارے ثقافتی، تہذیبی، تمدنی، سیاسی اور سماجی مباحث آپ ﷺ کی سیرت اقدس میں انسانیت کے لیے بطور نمونہ موجود ہیں۔آپ کے شمائل وفضائل، اخلاق و حسن تدبر وحسن عمل، شجاعت وعزم واستقلال، امانت و دیانت وصداقت، عدل و انصاف، عیادت وتعزیت، محبت وشفقت کونسا انسانی زندگی کا پہلو ہے جو آپ کی حیاتِ مطہر سے نظر نہیں آتا۔یہی مضامین جب نعت میں در آتے ہیں تو ہر صنف سخن کو تابانی عطا کرتے ہیں اور جذباتِ انسانی کو راحت جاودانی عطا کرتے ہیں۔اس لیے یہ تینوں موضوع کے لحاظ سے صنفِ سخن ہیں یعنی موضوع کے لحاظ سے صنف سخن۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔یعنی کم مائیگی احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: یہ سوال بہت تفصیل چاہتا ہے۔کوئی مسلمان شاعر حمد ونعت سے خوف نہیں کھا سکتا۔یہ اصناف سخن تو ایمان کا درجہ رکھتی ہیں حکم ربانی بھی ہے کہ جن کو اللہ سے محبت ہو وہ اس کا حق ادا کریں۔

Marfat.com

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: حمد و نعت کے پسندیدہ شعراء کرام کا مطالعہ میری کتاب اگر کہیں سے دستیاب ہو تو کر لیجیے۔ ا... میں سب حمد و نعت سے محبت کرنے والی شخصیات ہیں۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضہ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ہے اور میرے جذبات و احساسات ''حرمین شریفین کی فضاؤں میں'' واردات بن کر ظاہر ہوئے ہیں۔

میاں طفیل محمد......گوہر ملسیانی
۳۶۷۔مظہر فرید کالونی۔صادق آباد
ضلع رحیم یار خاں (پاکستان) ۶۴۳۵۰

☆☆☆

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

ہویدا شان ہے تیری چمن میں نظم عالم میں
صفات کبریائی دشت کے ذرّات میں یم میں
کمالِ حُسنِ فن روشن جمالِ ریشۂ گُل میں
گلوں کے رنگ و خوشبو میں فضائے دشت کے نم میں
ترے جلوے تڑپتے ہیں دلوں میں نور بھرتے ہیں
وہ جگنو جو چمکتے ہیں فلک پر چشم انجم میں
ترا ہی نور ہے رقصاں جہاں میں خالقِ اکبر
شعاعِ مہر کی ضو میں درخشاں حسنِ شبنم میں
تری شان کریمی ہے کہ انساں عرش تک پہنچا
تری نصرت کا مژدہ ہے جنونِ سعی پیہم میں
رہا ہے شادماں امواج تند و تیز میں گوہؔر
بھروسہ ہر بشر کو ہے ترا ہی کلفت و غم میں

گوہؔر ملسیانی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

کھو جاؤں میں تو جا کے مدینے کی راہ میں
ڈھونڈوں سکون منزلِ گیتی پناہ میں

کھل جائیں کائنات کے اس پر سبھی رموز
رکھے جو انقلابِ مدینہ نگاہ میں

تہذیبِ کائنات کے دھارے بدل دیئے
کیا حُسنِ التفات ہے تیری نگاہ میں

روزِ حساب کیسے دکھائیں گے منہ تجھے
گزری ہے ساری عمر تو کارِ سیاہ میں

گوہرؔ کو تیرے دامنِ رحمت کی آس ہے
ورنہ حیات اس کی تو گزری گناہ میں

گوہرؔ ملسیانی

Marfat.com

تابش صمدانی

نام	○	طفیل احمد
قلمی نام	○	تابش صمدانی
ولادت	○	۱۹۴۱ء
وفات	○	۲۰۰۱ء

.............☆☆☆☆☆..........

مجموعہ نعت	○	برگ ثنا
اشاعت	○	۱۹۸۸ء
صفحات	○	۱۲۸
قیمت	○	......
ناشر	○	خلیل صمدانی اکادمی، ملتان

Marfat.com

تابش صمدانی

(ملتان)

تابش صمدانی کی ولادت بیکانیر اسٹیٹ راجستھان میں ۱۹۴۱ء کو ہوئی۔

جد امجد شیخ محمد ابراہیم آزاد نقشبندی مجدی اور والد گرامی خلیلی احمد خلیل صمدانی بھی صاحب کتاب نعت گو تھے۔ ابتدائی تعلیم بیکانیر میں حاصل کی۔ ۱۹۶۵ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے ایم اے اردو کیا ایل ایل بی کی ڈگری انہوں نے ملتان آکر حاصل کی۔ تابش صمدانی کا مجموعۂ نعت "برگ ثنا" ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا یہ مجموعہ انہوں نے ہمیں ۲۰۰۰ء میں بھیجا معہ جوابات کے ۱۲۸ صفحات پر مشتمل کتاب کو خلیل صمدانی اکادمی نے ملتان سے شائع کیا۔ برگ ثنا میں ایک حمد تریسٹھ نعتیں، تضمین اور سلام شامل ہے۔ فلیپ احمد ندیم قاسمی اور حزیں صدیقی نے تحریر کیا ہے دیگر تبصرہ نگاروں میں حفیظ تائب، عرش صدیقی، عاصی کرنالی، اقبال صفی پوری شامل ہیں۔ تابش صمدانی کی مدحت نگاری غزل کی ہیئت میں ہے اور اس کا اعتراف وہ اس طرح کرتے ہیں۔

مجھ کو یہ اعتراف ہے تابش کہیں کہیں
مضمون غزل کے نعت کے دیواں میں آگئے

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عاجزی وانکساری اور جذبۂ صادق ہی سرفرازی پاتے ہیں۔
تابش صمدانی کا یہ انداز دیکھیے۔

جو ان کے در کی غلامی سے سرفراز رہے
عجم کی آن رہے نازشِ حجاز رہے
زمانہ کہہ دے کہ تابش غلامِ والا ہے

Marfat.com

یہی جناب کے تابش کا امتیاز رہے

اور جب کوئی غلام حقیقی معنیٰ میں غلام بن جاتا ہے تو بس ایک ہی آواز آتی ہے کہ۔

اب قریۂ تاریک نہیں شہر تمنا
معمور تجلی بھی ہے فردوس عطا بھی
تابش پہ کرم حضرت حسان کی صورت
قدموں میں رہے آپ کے یہ مدح سرا بھی

ہماری دعا ہے کہ وہ روز محشر سرکارؐ کے قدموں کے قریب ہوں۔ تابش صمدانی مرحوم سے ہماری گفتگو جو ہم نے ایک سوالنامے کے ذریعے ان سے کی، ملاحظہ فرمائیں۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: غالباً ۱۹۶۸ء۔یا۔۱۹۶۷ء میں

س: حمد باری تعالیٰ شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: میرے خیال میں حمد بھی بہت کہی گئی ہے اور ہر شاعر یہ فریضہ انجام دے رہا ہے چونکہ نعت کی ایک فضا بن چکی ہے۔ نعتیہ مشاعرے۔ محافل نعت نعتیہ ماہنامہ وغیرہ
حمد کی فضا بنانے کے لیے آپ کا کتابی سلسلہ ''جہانِ حمد'' کراچی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔
اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

س: حمد صنف سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: میری نظر میں حمد و نعت یقیناً صنف سخن ہے۔

س: حمد کہنا مشکل ہے یا نعت کہنا؟

ج: نعت کہنا مشکل ہے۔ بقول عرفی۔ پل صراط پر چلنے کی مترادف ہے۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اول کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: بلاشبہ ''جہانِ حمد'' اردو میں اولین سلسلہ ہے فروغ حمد کے حوالے سے ''جہانِ حمد'' اور طاہر سلطانی کا کردار قابل تعریف ہے۔

Marfat.com

س: کیا حمد و نعت کو تنقید نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: ضرور دیکھنا چاہیے مگر انتہائی خلوص و محبت کے ساتھ۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: ایمان پر خاتمہ۔

س: اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: (۱) ''منقبت کے پھول'' ۱۹۸۶ء (۲) ''نذر سعید'' ۱۹۸۷ء (۳) ''برگ ثنا'' ۱۹۸۸ء۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: قرآن و حدیث کا مطالعہ، اور بالخصوص قلب صادق سے اللہ رب العزت اور رسول اکرم ﷺ سے محبت ہونی لازم ہے اور فرائض و سنت پر عمل بھی ضروری ہے۔

تابش صمدانی کے چند خوبصورت اشعار ملاحظہ فرمائیں ۔

شب کو یہ کس کا سایۂ گیسو عطا ہوا
انوار کس کے صبح درخشاں میں آگئے
زائر فروغ گنبد خضرا سے نور نور
ذرے حدود مہرِ درخشاں میں آگئے

......☆......

کوئی ذی رتبہ ہی سرکار ﷺ کا رتبہ جانے
کوئی ذی شان ہی شانِ شہہ بطحا سمجھے
پھر قصیدہ کوئی سرکار ﷺ کا لکھے تابش
پہلے مفہوم تو لولاک لما کا سمجھے

......☆......

Marfat.com

ہوا کے دوش پہ جلتے ہیں کب کسی کے چراغ
یہی تو ہیں شہہ بطحا کی برتری کے چراغ
بنائی آپ ﷺ نے تقدیر ناتوانوں کی
ضعیف ہاتھوں کو بخشے تو نگری کے چراغ
وہ جن میں تابشِ نعتِ رسول ﷺ ہے تابش
سدا چمکتے رہیں گے وہ شاعری کے چراغ

نعتوں کے چراغ سے اپنے قلب کو منور کرنے والا عاشقِ رسول
تابش صمدانی ۲۰۰۱ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا

طفیل احمد......تابش صمدانی
۴۳/وی ''گلزار خلیل'' نیو ملتان

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

ہر نفس ہے ترے کرم کا ورود
سازِ جاں میں ہے لاالٰہ کا سرود
سب کا خالق ہے سب کا تو معبود
سب ہیں محدود تو ہے لا محدود
تیری تائید اگر نہ ہو شامل
دانش و حکمت و عمل بے سود
ڈھونڈنے کی مجھے ضرورت کیا
تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود
تو نے گلزار، کردیا اُس کو
جب بھڑک اُٹھی آتشِ نمرود
ہو بیاں حمد جس گھڑی تیری
بے مکاں وہ ہے ساعتِ مسعود
تیرے محبوب ﷺ پر ہزار سلام
تیرے محبوب ﷺ پر ہزار درود
لُطف تابش پہ ہوگیا تیرا
مل گیا اس کو گوہرِ مقصود

تابش صمدانی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

ہر درد کی ملتی ہے دوا آپ ﷺ کے در سے
ہوتی ہے اثر یاب دعا آپ ﷺ کے در سے

کوئی دلِ مظلوم جہاں سے بھی پکارے
جاتی ہے وہاں موجِ عطا آپ ﷺ کے در سے

مہر و مہ و انجم ہوں ، شفق ہو کہ دھنک ہو
ہر آئینہ پاتا ہے جلا آپ ﷺ کے در سے

وہ کب کسی دربار سے مرعوب ہوا ہے
جو شخص کہ وابستہ رہا آپ ﷺ کے در سے

اللہ رے مقدر میرے گلزارِ طلب کا
خوشبو لیے آتی ہے صبا آپ ﷺ کے در سے

وہ رنگ ہو خوشبو ہو صبا ہو کہ فضا ہو
پاتے ہیں سبھی نشوونما آپ ﷺ کے در سے

آئینۂ تابش کو بھی گویائی عطا ہو
پتھر کو بھی ملتی ہے نوا آپ ﷺ کے در سے

تابش صمدانی

Marfat.com

نسیم سحر

نام ○ محمد نسیم ملک
قلمی نام ○ نسیم سحر
ولادت ○ ۱۹۴۴ء ، راولپنڈی
پتہ ○ پوسٹ بکس نمبر ۵۹۲۵ ..... جدہ ۲۱۴۳۲، سعودی عرب

............☆☆☆☆☆.........

مجموعہ نعت ○ یہ جو سلسلے ہیں کلام کے
اشاعت ○ ۱۹۹۶ء
صفحات ○ ۱۱۲
قیمت ○ ۱۲۰ روپے
ناشر ○ القلم اسلام آباد، شان پلازہ، بلیو ایریا، اسلام آباد

Marfat.com

نسیم سحر

(راولپنڈی)

محمد نسیم ملک ،نسیم سحر ۱۵ فروری ۱۹۴۴ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے والد کا نام محمد امین ملک (مرحوم) نانا مرحوم غلام نبی کامل ، پنجابی زبان کے معروف شاعر تھے۔ حقیقی ماموں عبدالعزیز فطرت اردو کے مشہور شعراء میں شمار ہوتے تھے ان کا گھر مسلسل ادبی سرگرمیوں اور بیرونی شعراء کے قیام کی وجہ سے سدا بہار کہلاتا تھا۔ نسیم سحر کے سسر ایوب محسن بھی اردو کے شاعر ،تنقید نگار اور تاریخ گو تھے۔ انہوں نے اسلامی اور عارفانہ موضوعات پر مقالے بھی لکھے تھے وہ ایک ماہر عروض کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ گویا شاعری نسیم سحر کو ورثے میں ملی۔ ان کی کئی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔
سب سے اہم کتاب جو ہماری نظر میں ہے وہ ہے ان کا نعتیہ مجموعہ ''یہ جو سلسلے ہیں کلام کے'' یہ کتاب ہمیں جناب نسیم سحر نے بذریعہ ڈاک بھجوائی۔ ان دنوں نسیم سحر جدہ سے اپنے آبائی شہر راولپنڈی تشریف لائے تھے۔ اس کتاب میں نعت نگاری کے خوبصورت نمونے نظر سے گزرے نسیم سحر کی نعت گوئی حبِ رسول کی ترجمان ہے۔ ان کی نعت نگاری میں تازہ کاری کے نمونے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ زبان و بیان پر مکمل دسترس رکھتے ہیں۔۔۔ نسیم سحر کے بارے میں مزید معلومات کے لیے ہم ان سے کی گئی گفتگو پیش کر رہے ہیں۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والد فوج میں ملازمت کرتے تھے اور میرے ہوش سنبھالنے سے پہلے وہ پنشن لے چکے تھے۔ بہت زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے لیکن میں نے انہیں اکثر قصہ یوسف زلیخا اور سیف الملوک پڑھتے دیکھا اور سنا۔ میری والدہ نے بھی اس زمانے کے رواج کے مطابق گھر میں ہی تعلیم پائی اور گلستان بوستان کا وہ اکثر ہم سے ذکر کیا کرتی تھیں۔ انہیں مطالعے کا بے حد شوق تھا اور میں

Marfat.com

نے فرصت کے اوقات میں انہیں شاید ہی کبھی کسی رسالے یا کتاب کے بغیر دیکھا ہو اپنے بچپن کے بارے میں کیا لکھوں کہ بحد غربت کے عالم میں تعلیم حاصل کی فاقہ کشی کے ایام کا سامنا بھی کیا، قریبی اعزا سے بھی تلخ تجربات ہوئے جنہوں نے مجھے انتہائی حساس بنا دیا اور بچپن ہی سے پڑھ کر گزرنے اور پڑھ بن کے دکھانے کا جذبہ پروان چڑھنے لگا۔ بہرحال لمبی کہانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مسلسل محنت کے طفیل بہت برے دنوں کے بعد بہت اچھے دن بھی نصیب ہوئے ہیں اور اب ہر وقت یہی دعا ہے کہ اس کا کرم جاری رہے اور اب کبھی مجھے اور میری اولاد کو دوبارہ ان مشکل حالات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

س تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج تعلیمی کیفیت جہاں تک مجھے یاد ہے یہ تھی کہ انگریزی اور حساب میں میں نے ہمیشہ بہت زیادہ نمبر حاصل کئے۔ حساب میں عموماً سو فیصد اور انگریزی میں نوے فیصد نمبر ملتے تھے۔ اردو، ڈرائنگ، جیومیٹری وغیرہ میں بھی میں اچھے یا مناسب نمبروں سے پاس ہوتا تھا البتہ جغرافیے، سائنس اور تاریخ سے میرے تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہے، وہ مجھے اور میں ان سے بہت تنگ رہا، کئی مرتبہ سو میں سے تینتیس نمبر ہی حاصل کرتا تھا اور وہ بھی غالباً ایک آدھ رعایتی نمبر کی بدولت!۔

میں نے مسلم ہائی اسکول نمبر دو، بنی محلہ راولپنڈی میں تعلیم پائی ہے۔ ۱۹۶۰ء میں میٹرک کیا تھا وہاں کے اساتذہ میں سے اپنے ہیڈ ماسٹر جناب محمد منیر صاحب کا تذکرہ ضرور کروں گا جنہوں نے برملا میری ذہانت کا اعتراف کیا اور کئی مرتبہ مجھے نقد وانعام سے نوازا (ہنسئے گا نہیں، اس زمانے میں ایک چونی انعام میں مل جانا بہت بڑی بات ہوتی تھی اور چونکہ منیر صاحب انگریزی پڑھاتے تھے جس میں بہت ذہین تھا اس لیے کئی مرتبہ مجھے یہ قیمتی چونیاں ملیں!) منیر صاحب کی پر خلوص اور باوقار شخصیت نے مجھ پر بڑے دیرپا اثرات چھوڑے۔ اسکول کے کچھ دیگر اساتذہ نے اپنی سخت گیری اور مار پیٹ کی سرپرستی کی وجہ سے مجھ سمیت بہت سے طلبہ پر ایسے تاثرات چھوڑے کہ اب اس حوالے سے انہیں یاد نہ کرنا ہی بہتر ہوگا۔ آگے چل کر (مشکل مالی حالات کی وجہ سے) پرائیویٹ طور پر ایف اے، بی اے تک تعلیم حاصل کی تو وہاں بھی کچھ اچھے اساتذہ سے واسطہ پڑا جن میں محمد سلیمان صاحب اور پروفیسر محمد نزیر صاحب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پروفیسر نزیر صاحب سے میں نے بی اے (انگریزی) پڑھی اور بلا

Marfat.com

شبہ وہ بلا کے ذہین اور جینیس تھے اور ان کا پڑھانے کا طریقہ بھی عمدہ تھا۔ یہ وہی پروفیسر نذیر ہیں جنہوں نے بعد میں پاکستان پیپلز پارٹی جوائن کر لی تھی۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: حمد اور نعت کے حوالے سے کچھ کہنے سے قبل یہ عرض کرتا چلوں کہ میں نے شاعری کا آغاز ۱۹۶۲ء کے لگ بھگ کیا تھا اور تب سے اب تک کی شاعری میں، خاص طور پر غزلوں میں، جستہ جستہ حمدیہ اور نعتیہ اشعار کا سلسلہ تبھی سے چل رہا ہے۔ البتہ پہلی باقاعدہ نعت ۱۹۷۲ء میں اور پہلی باقاعدہ حمد ۲۰۰۱ء میں کہی۔ نعت اور حمد کے محرکات تو وہی ایک ذہنی رجحان اور اپنے دین سے لگاؤ اور اس پر عمل کرنے کے جذبوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ کچھ ماحول کا بھی اثر ہوتا ہے لہٰذا ۱۹۸۰ء سے سعودی عرب میں قیام کو بھی محرکات میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: واقعی بہت کم شعراء و شاعرات نے حمد باری تعالیٰ لکھی ہے، اس کی ممکنہ وجوہات میں غالباً وہی خوف شامل ہے کہ کہیں کوئی گستاخی نہ ہو جائے۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: اس میں تو مجھے کوئی شک ہی نہیں کہ حمد ایک صنف سخن ہے اور میرے خیال میں اس سوال پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کی ضرورت ہی نہیں کہ حمد کا صنف ہونا متنازعہ مسئلہ ہو ہی نہیں سکتا۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: حمد کہنے کی نسبت مجھے ذاتی طور پر نعت کہنا زیادہ مشکل لگتا ہے کہ نعت میں 'حدِ ادب'' کا التزام رکھنا پڑتا ہے اور شرک سے بچنے کی شعوری کوشش بھی کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ واحد و لاشریک کی شان میں لکھنا نسبتاً آسان ہے اگرچہ خوف، کم مائیگی اور احساسِ ندامت تو بہر حال اس میں بھی ہوتا ہے۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: مولانا محمد علی ظہوری مرحوم و مغفور اور جناب حفیظ تائب۔ پہلی شخصیت کی عظمت کے ساتھ ساتھ

Marfat.com

ان کی زندہ دلی اور محفل آرائی بہت یاد آتی ہے، جب کہ جناب حفیظ تائب سے بھی بڑی ملاقاتیں رہیں اور ان سے نعت کے حوالے سے بھی اور ان کی زندگی کے حوالے سے بھی طویل نشستوں میں انٹرویو لیا جس سے ان کی ذات کے بے شمار روشن اور قابلِ رشک پہلو سامنے آئے اور ان کی سادگی اور درویشی کے ساتھ ساتھ نعت کے فنی پہلوؤں پر ان کی دسترس کا احساس ہوا۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: الحمد للہ متعدد مرتبہ دونوں مقاماتِ مقدسہ پر حاضری ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ اور ان کے پیارے حبیب رسول اللہ ﷺ کا کرم اور رحم ہے کہ اس عاصی کو بار بار یہ شرف حاصل ہوا اور ہوتا رہتا ہے۔ ہر مرتبہ وہاں جانے پر جو جذبات و احساسات ہوتے ہیں ان کا بیان کرنا بڑا مشکل ہے، بس انہیں محسوس کیا جاسکتا ہے۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثراتِ بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: ''جہانِ حمد'' بلاشبہ اپنے عنوان کے لحاظ سے حمد کے میدان میں پہل کا اعزاز رکھتا ہے اور یہ بڑے خوبصورت انداز میں مسلسل اشاعت پذیر ہو کر یہ احساس دلا رہا ہے کہ حمد نگاری اور حمد گوئی بھی نعت نگاری اور نعت گوئی کی طرح ایک مسلمان شاعر کے لیے ضروری ہے، اس طرح کے جرائد کی اشاعت سے حمد نگاری کو تحریک ملتی ہے۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقید نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: حمد و نعت کو اگر تنقیدی نقطۂ نظر سے نہیں دیکھا جائے گا تو اس میدان میں بہتر سے بہتر اور فنی و معنوی طور پر بے عیب حمد و نعت لکھنے میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ کسی فن پارے پر تنقید کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس کے نفس مضمون پر تنقید کی جارہی ہے، حمد و نعت پر جو لوگ تنقید کرتے ہیں ان کا مقصد بھی حمد و نعت کو زبان و بیان کی خامیوں سے پاک کرنا اور آدابِ حمد و نعت پر کاربند رکھنا ہوتا ہے۔

س: ترویجِ حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

Marfat.com

ج: حکومت مجموعی طور پر ہی جب ادب کے فروغ کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھاتی تو اسے حمد و نعت کی ترویج کے لیے کیا تجویز دی جائے؟۔ ویسے بھی اگر حمد و نعت کی ترویج کے لیے کوئی سرکاری ادارہ قائم کیا گیا تو اس میں بھی وہی انداز اختیار کیا جائے گا جو دیگر سرکاری ادبی اداروں میں اختیار کیا جارہا ہے اور جہاں مجموعی طور پر کسی ادبی کام کا جائزہ لینے کی بجائے انفرادی اور سفارشی طرزِ عمل اختیار کیا جاتا ہے۔ اور صرف من پسند لوگوں کو نوازا جاتا ہے۔ یہ رجحان کسی ایک حکومت کے دور میں نہیں بلکہ ہر حکومت کے دور میں دیکھنے میں آیا ہے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: حمد و نعت کے حوالے سے کوئی بڑا کام کر جاؤں اور اسی حوالے سے پہچانا جاؤں۔ آمین۔

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: تا حال میری درج ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں :

پہلی اڑان (غزلیں)

ھر بند۔ مندر (غزلیں)

دریچۂ شب (نظمیں)

روشندان میں چڑیا (ھائیکو)

جگنو، دیے، ستارے (غزلیں)

اک لطیف سرگوشی (ھائیکو)

یہ جو سلسلے ہیں کلام کے (حمد و نعت)

اتنے اچھے موسم میں (غزلیں)

آنے والی کتابوں میں غزلوں کے تین مجموعے، حمد و نعت پر ایک مجموعہ، نظموں، قطعات، ہائیکو اور ماہیوں پر مشتمل ایک مجموعہ تنقیدی مضامین کی ایک کتاب اور خاکوں کی ایک کتاب شامل ہے۔ مزاحیہ کلام کا مجموعہ بھی اشاعت کے لیے بالکل تیار ہے اور انشا اللہ اسی سال میں شائع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اس وقت پاکستان اور سعودی عرب سے بیک بوقت ایک سہ ماہی ادبی مجلّہ ''سحاب'' کے عنوان سے نکال رہا ہوں جس کے تین شمارے اب تک شائع ہو چکے ہیں۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

Marfat.com

ج: اس پر میں کوئی رائے دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں کیونکہ حمد و نعت کی محفلوں یا مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کرنے کا رجحان اچھا تو نہیں لگتا لیکن ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ایسا کرنے والوں کے مالی مسائل کیا ہیں اور کیا وہ واقعی ضرورت مند ہیں؟ البتہ ایسی محفلوں میں شرکت کرنے سے پہلے کاروباری انداز سے رقم طے کرنا اور حمد و نعت گوئی کو ایک بزنس بنالینا کسی طرح سے بھی اچھا نہیں کہا جاسکتا۔

س: حمد و نعت لکھنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: دینِ اسلام کی تفہیم ، شعری صلاحیت اور حدود حمد و نعت کا ادراک۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: فی الحال تو بیشمار دوسرے بکھیڑوں کی وجہ سے ایسا ممکن نظر نہیں آتا لیکن مستقبل میں اگر ایسا کرنے کی توفیق مل جائے تو سبحان اللہ!۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حمد لکھتے وقت کچھ ایسا احساس ہوتا ہے جیسے حرم شریف میں حاضری دے رہا ہوں۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: جی ہاں، اور انشاءاللہ جب میرے پاس اتنا کلام جمع ہو جائے گا کہ ایک حمدیہ مجموعہ شائع کیا جا سکے تو ایسا کروں گا۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارت کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

گذشتہ پچپن برس سے اس سلسلے میں جو تجاویز پیش کی جاتی رہیں ہیں ان سے الگ تو کوئی تجویز میرے ذہن میں نہیں ہے۔ کاش ان میں سے کسی پر صدق دل سے عمل کیا جاتا تو اس سوال کی نوبت ہی نہ آتی۔

محمد نسیم ملک ...... نسیم سحر
پوسٹ بوکس ۵۹۲۵۔ جدہ ۔ ۲۱۴۳۲
سعودی عرب

☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

آگیا آج وہی یومِ سعید ، عید میلاد نبی بارہ ربیع الاوّل
ہر مسلماں کے لئے ایک نوید ، عید میلاد نبی بارہ ربیع الاوّل
آج کی شب ہے عبادت کے لئے کیوں نہ مانگوں میں دعا ان کی زیارت کے لیے
اس کی برکت سے مجھے ان کی ہو دید ، عید میلاد نبی بارہ ربیع الاوّل
سانس جب تک مرا سینے میں رہے ، دھیان بھٹکے نہ مرا صرف مدینے میں رہے
اس کی نسبت سے طلب ہے یہ شدید ، عید میلاد نبی بارہ ربیع الاوّل
آج کی رات دعاؤں میں کٹے ، آج کا دن تو مدینے کی فضاؤں میں کٹے
آج تو مجھ کو وہ رکھیں نہ بعیدؔ ، عید میلاد نبی بارہ ربیع الاوّل
کاش تبدیل ہوں حالات مرے ، یعنی گمراہ پراگندہ خیالات مرے
آج کے دن سے ہے وابستہ امید ، عید میلاد نبی بارہ ربیع الاوّل
مدعی ہوں کہ دعائیں ہوں قبول میرے دامن میں جو انگارے ہیں بن جائیں وہ پھول
آج کی شب ہے دعاؤں کی کلید ، عید میلاد نبی بارہ ربیع الاوّل
نالۂ نیم شبی میرا سنیں ، حال جو دل کا ہے وہ پیارے نبی میرا سنیں
کیا نسیم آج تمنا ہو مزید ، عید میلاد نبی بارہ ربیع الاوّل

نسیم سحر

Marfat.com

صابر کاسگنجوی

نام	○	ایوب قریشی
قلمی نام	○	صابر کاسگنجوی
ولادت	○	۱۹۲۶ء ، کاسگنج ضلع ایٹہ یوپی انڈیا
پتہ	○	۳/۴۳۔ڈی اسٹریٹ ۳۸۔ایف فلیکس ون اسلام آباد، پاکستان

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ نعت	○	قندیلِ نور
اشاعت	○	۱۹۷۵ء.... ۱۹۸۵ء
صفحات	○	۱۲۸
قیمت	○	۳۰ روپے
ناشر	○	بزمِ شعروادب۔اسلام آباد

Marfat.com

صابر کاسنگجوی

اسلام آباد

پستہ قد، گندمی رنگ، سفید کرتا اور پاجاما، کریم رنگ کی واسکٹ اور سر پر کالے رنگ کی جناح کیپ، عمر تقریباً ۷۵، ۸۰، جی ہاں یہ حلیہ ہے جناب صابر کاسنگجوی صاحب کا۔ جو ۲۴ر مارچ ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ اسلام آباد سے ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے، صابر صاحب سے مل کر مسرت ہوئی، اس ملاقات کا سہرا گرامی قدر ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی کے سر ہے میں اس حوالے سے ڈاکٹر صاحب کا شکر گذار ہوں، صابر کاسگنجوی صاحب کا مجموعہ نعت ''قندیل نور'' ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا۔ ۱۹۸۵ء میں ترمیم و اضافے کے ساتھ دوبارہ شائع ہوا۔ قندیل نور کی تعارفی تقریب بزم شعر وادب کی جانب سے ۳ر اگست ۱۹۸۵ء بروز ہفتہ اسلام آباد ہوٹل میں جناب بریگیڈیئر بشیر احمد ملک ڈی جی، فیڈرل گورنمنٹ ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مہمانِ خصوصی جناب اقبال احمد خان، وفاقی وزیر عدل وانصاف تھے۔ قندیل نور میں ایک حمد اور ایک مناجات کے علاوہ نعتیہ کلام میں پہلو بہ پہلو سادگی اور دل سوزی موجود ہے۔ سید آل احمد رضوی رقم طراز ہیں: ''مجموعہ نعت ''قندیل نور'' جناب صابر کاسگنجوی کی حسین و جمیل نعتوں کا مجموعہ ہے انہوں نے اپنے جذبات کی ترجمانی سلیقے سے کی ہے''۔ حکیم محمد سعید شہید فرماتے ہیں: ''قندیل نور خوبصورت اور دل نشین نعتوں کا ایسا گلدستہ ہے جس کے ہر پھول سے مدحت مصطفی ﷺ کی بھینی بھینی خوشبو نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ قبل اس کے کہ آپ کی خدمت میں صابر کاسگنجوی صاحب کی گفتگو جو ہم نے اپنے غریب خانے پر ریکارڈ کی ہے پیش کریں۔ قندیل نور سے چند منتخب اشعار:

Marfat.com

مناجات

ایمان اور یقین کی دولت نصیب ہو
یارب ہمیں نبی کی محبت نصیب ہو
روز حساب حشر کے میدان میں ہمیں
سردارِ انبیا کی شفاعت نصیب ہو

نعت

دیا ہے زمانے کو درس محبت
زمانے کے اخلاق تم نے سنوارے

☆

قرآن کو سمجھوں، دیکھوں نبی کے شعار کو
مسلک بنالوں اپنا محبت کو پیار کو

☆

محمد کے در سے محبت ملے گی
امانت صداقت دیانت ملے گی

☆

سکونِ خاص دل کو روح کو آرام آتا ہے
غلامانِ محمد میں جب اپنا نام آتا ہے

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام، ولدیت۔

ج: نام ایوب قریشی، تخلص صابر، والد کا نام محمد یعقوب۔ ولادت ۱۹۲۶ء، مقام کاسگنج ضلع ایٹہ یوپی، انڈیا میں ہوئی۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: میٹرک ایس جی انٹر کالج کاسگنج سے کیا، ۱۹۵۰ء میں ہجرت کر کے کراچی آئے، ۱۹۶۷ء میں اسلام آباد کو آباد کیا۔ سی ایل منجون دار پرنسپل اور جی پی مہیشری فارسی کے استاد مولانا آفاق احمد صدیقی جو مولانا شبیر احمد عثمانی کے بھانجے تھے۔ میر اور غالب کے علاوہ اصغر گونڈوی، جگر مراد آبادی، ناصر کاسگنجوی سے متاثر ہوں، کلام کی اصلاح ناصر کاسگنجوی سے ہی لیتا ہوں۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

Marfat.com

ج: صحیح یاد تو نہیں ہے، مگر اندازہ ہے کہ پہلی حمد ۱۹۷۵ء میں کہی ہے اور پہلی نعت ۱۹۴۹ء میں کہی، محرکات دین سے شغف اور نبی کریم ﷺ سے محبت۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعرا و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: یہ صرف ماحول کی بات ہے کہ نعت کے مشاعرے تواتر سے منعقد ہوتے رہے، جب کہ حمد کی طرف توجہ نہ رہی۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: حمد و نعت صنف سخن ہے بلکہ مقبول صنف سخن ہے۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہتے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی، احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہیں؟

ج: میری نظر میں تو نعت کہنا زیادہ مشکل ہے۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: محسن کاکوروی، مولانا احمد رضا خان، بہزاد لکھنوی، منور بدایونی، شاعر لکھنوی، صبا اکبر آبادی، حنیف اسعدی۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضہء رسول ﷺ پر حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں، دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: الحمد للہ میری پہلی حاضری ۱۹۹۴ء میں ہوئی، میں پہلے مدینہ شریف گیا، وہاں پر قدم قدم پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ روضہء رسول ﷺ پر حاضری ایمان و عقیدت کی معراج تھی، ریاض الجنۃ میں نماز پڑھنے کا لطف و سرور نا قابل بیان ہیں۔ خانہ کعبہ میں پہلی حاضری پر اللہ رب العزت کی عظمت و قدرت کے نظارے ہر جا بکھرے ہوئے پائے جو قلب پر نقش ہیں۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطہء نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: حمد و نعت کو تنقیدی نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے اور وہ اس لیے ضروری ہے کہ شاعر کہیں غلو کی حدود میں سفر تو نہیں کر رہا ہے، یا کوئی شرعی پہلو متاثر ہو رہا ہو۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: ایمانداری کی بات تو یہ ہے کہ بیوروکریٹ یورپ کے غلام ہیں ان سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: یہی کہ ایمان پر خاتمہ ہو۔

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

Marfat.com

ج: قندیل نور، اشاعت اول ۱۹۷۵ء اشاعت دوم ترمیم واضافہ ۱۹۸۵ء

س: محافل حمد ونعت یا حمدیہ ونعتیہ مشاعروں میں رقم طے کرکے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: سیرت کے جتنے بھی جلسے منعقد ہوتے ہیں بمعہ محافل حمد ونعت ومشاعرے میں، میں تو صرف کرائے کی حد تک تو متفق ہوں، رہی بات رقم طے کرنے کی تو یہ میری نظر میں بہت غلط اقدام ہے۔ جس پر ان حضرات کو نظرِ ثانی کرنی چاہیے۔

س: حمد ونعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ قرآن وحدیث پر نظر ہو اور پھر خلاف شرع کوئی مصرعہ نہ ہو اور یہی میری نظر میں سب سے بڑا اور اہم بنیادی نقطہ ہے۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر وتحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: میں نے ابھی تک صرف پانچ حمدیں کہیں ہیں اور اب میں کوشش کروں گا کہ حمد باری تعالیٰ باقاعدگی سے کہوں۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حمد کہتے وقت میری قلبی کیفیات یہ ہی ہوتی ہے کہ عقیدت خلوص اور رب کائنات کی ربوبیت کا احساس اور اس کی قدرت کاملہ کا بھرپور احساس ہوتا ہے۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز۔

ج: رشوت اور ناجائز سفارش ضرور ختم ہوسکتی ہیں، شرط صرف یہ ہے کہ مکمل طور پر اسلامی قوانین نافذ کردیے جائیں۔

س: سہ ماہی رسالہ "جہانِ حمد" نقش اولین کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: میری نظر میں "جہانِ حمد" اہم اور اعلیٰ اقدام ہے، انشاء اللہ آئندہ میں "جہانِ حمد" کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالوں گا۔

صابر کاسگنجوی

۴......۴۳۔ڈی اسٹریٹ ۳۸

ایف فیلس ون۔ اسلام آباد

فون: ۲۸۷۶۴۴۱

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

ایمان اور یقین کی دولت نصیب ہو
یارب ہمیں نبی ﷺ کی محبت نصیب ہو
روزِ حساب حشر کے میدان میں ہمیں
سردار انبیاء کی شفاعت نصیب ہو
اے ربِّ کائنات دعا لب پہ ہے یہی
ہر لمحہ ہر گھڑی تری رحمت نصیب ہو
سمجھوں گا سب ہی مل گیا صابرؔ کو بخدا
یارب جو اس کو آپ کی قربت نصیب ہو

صابرؔ کاسگنجوی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

وسیلہ ہے خدا کے قرب کا قربت محمد ﷺ کی
اطاعت ہے خدا کی اصل میں طاعت محمد ﷺ کی
حدیثیں ہیں کلام اللہ کی تفسیرِ پُر معنی
بقولِ عائشہ قرآن ہے سیرت محمد ﷺ کی
بہم اخلاص ہو انساں کو انساں سے محبت ہو
یہی منشا خدا کا ہے یہی دعوت محمد ﷺ کی
محبت ہی محبت رحمت و شفقت سلوک اخلاص
اثاثہ تھا رسالت کا یہی دولت محمد ﷺ کی
فضا میں رچ گئی ناقابلِ اظہار اک خوشبو
صبا آئی مدینے سے لئے نکہت محمد ﷺ کی

صابر کاسگنجوی

Marfat.com

عثمان ناعم

نام ○ محمد عثمان
قلمی نام ○ عثمان ناعم
ولادت ○ ۱۹۴۳ء، مظفر پور (بھارت)
پتہ ○ واہ کینٹ

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ نعت ○ روحِ کونین
اشاعت ○ ۱۹۹۹ء
صفحات ○ ۲۵۶
قیمت ○ ۱۵۰ روپے
ناشر ○ ملک محمد عبداللہ قمر۔ واہ کینٹ

Marfat.com

عثمان ناعم

واہ کینٹ

ممتاز افسانہ نگار معروف صحافی، ماہر تعلیم پروفیسر علی حیدر ملک صاحب کے در دولت پر بیٹھا موصوف سے حمد کے موضوع گفتگو کر رہا تھا کہ اسی دوران جناب مشرق صدیقی (معروف شاعر) تشریف لائے آپ کے ہمراہ ایک صاحب اور تھے جن سے میں واقف نہیں تھا، تعارف کے بعد معلوم ہوا کہ آپ عثمان ناعم ہیں، واہ کینٹ سے تشریف لائے ہیں، آپ شاعر بھی ہیں، آپ کا مجموعہ نعت ''روحِ کونین'' ۱۹۹۹ء میں واہ کینٹ سے ملک محمد عبد اللہ قمر نے شائع کیا ہے۔ ۲۵۶ صفحات پر مشتمل (روحِ کونین) کا انتساب عثمان ناعم نے ان خوش بختوں کے نام کیا ہے جن کے سینوں میں عشق رسول ﷺ کی شمع فروزاں ہے، ناعم صاحب کی نسبت عالی کے عنوان سے جناب رؤف امیر کی تحریر گلدستہ وجدان پیش کیا ہے، جناب مظفر وارثی نے دامن رحمت کا تذکرہ فرمایا، جناب عابد نظامی نے ہفت رنگ لیے حاضر ہیں، معروف نعت خواں جناب سیّد منظور الکونین جذب و مستی کا رنگ جمایا ہے، جناب کرنل خالد محمود نے نور کے ہالہ کا ذکر کیا ہے، ملک محمد اسحاق نے حرف سپاس لبوں پر سجائے حاضر ہیں جناب عثمان ناعم۔ روحِ کونین میں ۶ حمدیں، ایک مناجات، ۹ نعتیں۔ ۹ قطعات شامل ہیں، اس کے علاوہ فارسی میں دس نعتیں دو قطعات میں شامل ہیں۔

عثمان ناعم عصرِ حاضر کے کامیاب نعت گو ہیں، ہم روحِ کونین کی اشاعت پر عثمان ناعم کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں، عثمان ناعم کا انٹرویو پیش خدمت ہے۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کس گھرانے میں ہوئی؟ نام۔ قلمی نام۔ اور ولدیت

ج: میرا نام محمد عثمان ناعم اور قلمی نام عثمان ناعم ہے۔ میرے والد گرامی کا نام محمد حسین ہے۔ میری پیدائش ضلع مظفر پور کے ایک قصبے پسول میں ۱۵ مارچ ۱۹۴۳ء کو ہوئی۔ میرا گھرانہ علمائے دین کا گھرانہ تھا۔ برطانوی دور میں میرے جدّ امجد امانت علی پسول میں مسلمانوں کی پنچایت کمیٹی کے صدر تھے۔ ضلع کے دور دراز علاقوں میں بھی جا کر جھگڑوں کے فیصلے کیا

Marfat.com

کرتے تھے۔ میرے جدِّ بزرگ واحد علی بھی عالمِ دین تھے۔ بہت خوبصورت آواز کے مالک تھے۔ اکثر اپنی حویلی کے بیرونی بیٹھک میں اپنے احباب کے ساتھ نعت کی محفل جمائے رہا کرتے تھے۔ جب کبھی اکیلے بیٹھے ہوتے اکثر مجھے اپنے پاس بٹھالیتے اور اپنے ساتھ لحن سے نعت پڑھنے کو کہتے اس کے باوجود مجھے لحن سے پڑھنا نہیں آیا، تاہم نعت پڑھنے اور سننے کے ذوق سے ضرور بہرہ ور ہوا۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والد گرامی بڑے نامی پہلوان تھے۔ ہندوستان کے بیشتر صوبوں اور اضلاع میں جاکر دنگل لڑا کرتے تھے اور اپنے شاگردوں کو پہلوانی کے داؤ پیچ بتایا کرتے تھے۔ وہ نہایت خوش پوش اور خوش خوراک تھے۔ اُبلا ہوا چاول۔ مرغ۔ مچھلی اور دہی بہت پسند کیا کرتے تھے۔ حمد ونعت اور قوالی بڑے شوق سے سنا کرتے تھے۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: میرا بچپن اتنا خوشگوار نہیں۔ ابھی چھوٹی سی عمر تھی کہ حافظ عبدالحی علیہ الرحمۃ کے مدرسے میں داخل کرادیا گیا۔ قرآنِ کریم ناظرہ اور اُردو کی ابتدائی تعلیم انہیں سے حاصل کی، فارسی کی چند ابتدائی کتابیں بھی انہیں سے پڑھیں۔ بعد ازاں انہیں کے مشورے سے مظفر پور میں ہی کھواں شمسی کے مدرسے رضاء العلوم میں داخل کرادیا گیا۔ یوں تو یہاں کے تمام اساتذہ اپنی مثال آپ تھے لیکن میں مولانا عبدالرزاق صاحب سے بہت متاثر ہوا۔ وہ طلبہ سے باپ کی طرح محبت سے پیش آیا کرتے تھے، وہ خاکسار پر کچھ زیادہ ہی مہربان تھے، اکثر کھانے پر بلالیا کرتے اور کھانے کے دوران نصیحتیں بھی کرتے جاتے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ایک روز کہنے لگے بیٹے یہاں تمام طلباء حصولِ علم کے لیے اپنی مرضی سے آئے ہوئے ہیں۔ لیکن تم یہاں میری درخواست پر لائے گئے ہو۔ تمہارے والد نے ہماری بڑی خدمت کی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ تم جب یہاں سے فارغ التحصیل ہوکر جاؤ تو ایک امتیاز کے ساتھ جاؤ، مگر قسمت کی بات انہیں دنوں تقسیم ہند کے بعد اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کرکے مشرقی پاکستان آگیا اور ڈھاکہ (آدم جی نگر) کو اپنا مستقر بنایا۔ ایک عرصے تک جمود وسکون میں رہنے کے بعد برادرِ گرامی غضنفر علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ ایک سریع الفہم اور متحرک انسان ہیں۔ ان دنوں بیرونِ ملک حبیب بنک کی طرف سے کنٹری منیجر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اس سے پہلے ایجوکیشن سے منسلک رہے، وہاں سے فارغ ہوئے تو ڈپٹی مجسٹریٹ کے عہدے پر فائز رہے۔ آخر میں بنک سے وابستہ ہوگئے۔ مجھے انگریزی جو کچھ آتی ہے انہیں سے سیکھی ہے۔ انگریزی ادب

Marfat.com

سے تھوڑی سی آگہی انہیں کی وساطت سے ہوئی۔ موصوف علامہ اقبال۔ مرزا غالب۔ فیض احمد فیض۔ احمد ندیم قاسمی۔ اور انگریزی ادب کے حوالے سے لانگ فیلو۔ برناڈشا۔ شکسپیر۔ ایلیٹ۔ بیرن اور ہیوم وغیرہ کا ذکر بطور خاص کیا کرتے تھے۔ انہیں کے ایما پر میں نے انگریزی تعلیم کی طرف توجہ دی چنانچہ ۱۹۶۵ء میں ڈھاکہ بورڈ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا، اس کے بعد ایف اے اور ڈھاکہ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی، ابھی مستقبل کی تعمیر میں لگا ہوا تھا کہ سقوط ڈھاکہ سے دوچار ہونا پڑا۔ دو سال تک آئی۔ سی۔ آر۔ سی کی تحویل میں رہنے کے بعد اسی عالمی ادارے کی وساطت سے ۱۹۷۳ء میں ہجرت ثانی کرکے واہ کینٹ آگیا، اور ایف جی ای آئی کینٹ اینڈ گیریژن کی زیر نگرانی ایک تعلیمی ادارے میں درس و تدریس کے پیشے سے منسلک ہوگیا اور تاحال اسی ادارے میں اپنی خدمات پیش کررہا ہوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ غضنفر علی بھائی اور ان کے اہل خانہ کو دونوں جہان کی خوشیاں نصیب کرے۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: شعری ذوق دس بارہ سال کی عمر سے ہی پیدا ہوچکا تھا۔ چونکہ گھرانے کے بیشتر لوگ باذوق تھے اور نعت و قوالی وغیرہ کا ذوق رکھتے تھے۔ چنانچہ میرے اندر بھی ادبی اور شعری ذوق پیدا ہوا۔ حمد و نعت نگاری کی تحریک اپنے خاندان خصوصاً جد بزرگ کی وجہ سے ہوئی۔ پہلی نعت مسجد میں بیٹھ کر کہی اور اشاعت کی غرض سے لاہور سے نکلنے والے ایک روحانی رسالہ ''آئینہ'' کو بھیج دی جو چھپ گئی۔ اس طرح حوصلہ بلند ہوگیا، چنانچہ باضابطہ طور پر نعت کہنے لگا۔ میری نعتیں کئی سال تک رسالہ ''آئینہ'' میں چھپتی رہیں۔ ان دنوں حفیظ تائب اور عبدالکریم ثمر بھی اس رسالہ میں چھپا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ڈھاکہ سے نکلنے والے واحد اُردو روزنامہ ''پاسبان'' میں بھی میری نعتیں اور فیچر سے متعلق نظمیں وغیرہ چھپتی رہتی تھیں۔ اسی اخبار میں میرا سماجی اور اصلاحی کالم'' گفتار تھوڑی سی''اور ادبی کالم غلطیہائے مضامین مت پوچھ بھی چھپتے رہے۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعرا و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: یہ سوال کہ حمد باری تعالیٰ شعرا اور شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں اس کی ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟ میرے خیال میں اس کی ممکنہ وجوہات میں سب سے بڑی وجہ اسلامی طرزِ زندگی اور دینی علوم کا فقدان ہے۔ دین کو سیاست سے جدا کردینا، اس کی دوسری بڑی وجہ ہے۔ تیسری وجہ اس کی یہ ہے کہ ہمارے ہاں مدرسوں میں قرآن فہمی کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ اسی طرح احادیث کی تعلیم کا بھی کوئی خاص اہتمام نہیں۔ ہماری اسلامیات کا نصاب بھی اطمینان بخش

Marfat.com

نہیں۔ چند قرآنی سورتوں اور احادیث کے ترجمے خلفائے راشدین کی مختصر زندگی کے حالات مناقب صحابہ اور امہات المومنین کے مختصر تذکرے وغیرہ اور بس طلبہ اس کا مطالعہ بھی امتحانی نقطہء نگاہ سے کرتے ہیں، اس صورت میں ہمارے طلبہ قرآن و حدیث سے بے بہرہ ہی رہ جاتے ہیں۔ جہاں تک اعلیٰ تعلیم کا تعلق ہے سو یہاں بھی وہی بیچارگی ہے۔ طلبہ اس مرحلے میں بھی اپنی ساری توجہ سائنسی علوم پر مرکوز کیے رہتے ہیں۔ اسلامیات کا مطالعہ امتحان سے ایک آدھ روز پہلے پڑھ لینا ضروری سمجھتے ہیں، اور کچھ نہ کچھ لکھ کر پاس بھی کر جاتے ہیں، مگر فی الحقیقت قرآن و حدیث سے بے خبر ہی رہ جاتے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں انسائکلو پیڈیا، سیاسیات، عمرانیات اور فلسفہ و منطق سے ہی فرصت نہیں ملتی کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔ رہی بات ان لوگوں کی جو اسلامی طرزِ حیات سے خود کو وابستہ سمجھتے ہیں سو وہ بھی صوم و صلوٰۃ اور قرآن کو سمجھے بغیر جھوم جھوم کر پڑھنے سے آگے نہیں جاتے چنانچہ ایسے لوگ ''کنت کنزاً مخفیاً'' اور ''حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم''۔ کے اسرار و رُموز سے بیگانہ ہوکر جب حمد و نعت کے میدان میں قدم رکھیں گے تو ان سے حمد و نعت کی ترویج و اشاعت کی امید عبث ہوگی۔ ایسے لوگوں کو خود بھی احساس ہے کہ حمد و نعت نگاری ان کے بس کا روگ نہیں چنانچہ وہ اس طرح توجہ دینے کی بجائے غزل کی بنجہ برداری میں۔ اپنی زندگی صرف کردیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت کم لوگوں کو حمد باری تعالیٰ لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: میرے نزدیک حمد بلاشبہ صنفِ سخن ہے۔ الہامی صحیفہ قرآن جب ذہنِ انسانی کی عُمق سے گزر کر شعر کے قالب میں ڈھل جاتا ہے تو اسے صنفِ سخن کا نام دیا جاتا ہے۔ شعر جذبوں کی زبان ہے۔ جذبہء انسانی فطرت کا سچا عکس ہے۔ شعر میں دلوں کی دھڑکن، وجدان کی جذب و ستی روح کی سرشاری اور افکار کی بوقلمونی ہوتی ہے۔ انہیں عناصر کے متوازن آمیزے سے سچے اور اچھے شعر کا خمیر اٹھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ حمد سے زیادہ اچھے اور سچے شعر کسی اور صنف سخن میں ممکن نہیں۔ اس کے علاوہ حروف کی حرمت اور لفظوں کی تکریم کا جو اہتمام حمد میں موجود ہے وہ کسی بھی صنفِ سخن میں ممکن نہیں، چنانچہ حمد نہ صرف صنفِ سخن ہے، بلکہ اعلیٰ ترین اور محبوب و مرغوب صنفِ سخن ہے۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہتے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی، احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہیں؟

ج: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے تو یہ بات ان کی اپنی غفلت کا نتیجہ ہے، ورنہ حمد کے مضامین میں جو تنوع ہے وہ نعت میں نہیں ہے، خود قرآن

Marfat.com

کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کے لیے اگر دنیا کے تمام درختوں کی ٹہنیاں قلم بن جائیں اور سمندر روشنائی تو بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف ممکن نہیں تو قرآن کی اس بات سے حمد کے مضامین کے تنوع کا اظہار ہوتا ہے، یعنی یہ کہ حمد نگاری میں امکانات ہی امکانات ہیں، پھر اس میں خوف یا احساسِ ندامت کی کون سی بات ہے۔ کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کی تعریف اس کی ذات وصفات اور اس کی بے پایاں نعمتوں کے تناظر میں جو کچھ بھی کہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول و منظور ہوگا وجہِ نجات ثابت ہوگا۔ میرے خیال میں سعادت کو ندامت کہہ کر کنی کاٹنا زیادہ وجہِ ندامت ہے، کاش یہ سیدھی سی بات غزل کے بقیہ برادروں کی سمجھ میں آجائے ورنہ اس عذر کو یہی کہا جاسکتا ہے کہ ۔

"جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی"

(غالب)

اب سوال یہ کہ کیا نعت کہنا آسان ہے؟ تو میرا جواب یہ ہوگا کہ اتنا آسان نہیں جتنا کہ حمد کہنا آسان ہے۔ کیونکہ نعت کا ممدوح نبیؐ کی ذات مبارکہ ہے جو بہرحال محدود ہے گو ہم جیسے انسان اُس کی ذات و کمالات کو مکمل طور پر حیطہ ادراک میں نہیں لاسکتے تاہم اس کی ذات خدا کی طرح لامحدود نہیں ہے۔ چنانچہ نعت حمد کی نسبت مشکل ہے۔ اور یہ کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے تو ایسا کیوں نہ ہو کہ خدائے بزرگ خود فرماتا ہے کہ "ورفعنا لک ذکرک" یعنی اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کردیا"۔

س: اُردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: جہاں تک حمد و نعت نگاری کا تعلق ہے ان کی فہرست بڑی طویل ہے چنانچہ کوئی محقق ہی ان کا احاطہ کرسکتا ہے۔ میں یہاں صرف ان چند حمد و نعت نگاروں کا ذکر کرنا چاہوں گا، جن کی حمد و نعت کسی نہ کسی ذریعے سے مجھ تک آتی رہی ہیں اور جو بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں، چنانچہ اس سلسلے میں، میں احمد ندیم قاسمی ۔عبد العزیز خالد۔ پیر نصیر الدین گلووی۔ حفیظ تائب۔عارف عبدالمتین۔ افتخار عارف۔ خالد احمد۔ جمیل ملک ۔محسن احسان۔ دلنواز دل۔ عبداللہ جاوید۔ قمر شہزاد۔ اشرف جاوید۔ ضمیر اظہر۔ سرو سہانپوری۔ مظفر وارثی۔ بشیر حسین ناظم اور ناصر زیدی وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔ ان تمام شعرا کے حمدیہ اور نعتیہ کلام میں اُسلوب کی تازہ کاری، بندش کی چستی اور صفائی ، دل آویز تراکیب، روشن استعارے اور چمکتی دمکتی تشبیہیں پائی جاتی ہیں۔

Marfat.com

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں، دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: طواف حرم اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری ہر مسلمان کا مطلوب و مقصود ہے۔ ہر مسلمان کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ وہ روضۂ رسالت مآب ﷺ پر حاضری دے کر ایمان و ایقان اور وجدان کی دولت سے سرفراز ہو مگر ''ایں سعادت بزور بازو نیست'' لوگ اطراف عالم کی سیر کر آتے ہیں مگر حرمِ پاک اور مدینے کی حاضری سے محروم ہی رہ جاتے ہیں۔ کچھ لوگ غربت اور افلاس کی وجہ سے اس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ خاکسار ان لوگوں میں سے ہے جو بلاوے کے منتظر بیٹھے ہیں، تاہم اتنی سعادت ضرور حاصل ہے کہ بحالت نوم بارہا سرورِ کائنات کی زیارت سے فیضیاب ہوا۔ میں نے الحمد للہ! سرکار دو عالم کو اتنی مرتبہ دیکھا ہے کہ میرے پاس اس کی گنتی نہیں ہے۔ میں نے ایک ہی رات آپ ﷺ کو تین تین بار دیکھا ہے۔ آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز بھی پڑھی ہے۔ کئی بار آپ ﷺ کو اپنا رفیق سفر بھی دیکھا ہے۔ اس کے باوجود مدینے کی حاضری کا ارمان ہمیشہ دل میں کروٹیں لیتا رہتا ہے۔ آپ میری اس آرزو کی شدت کا اندازہ میری مناجات کے اس شعر سے کر سکتے ہیں ۔

نحیف و نارسا بے زور و زر ہوں   مدینے کا سفر آسان کر دے

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی ۔

ج: ہم سب جانتے ہیں کہ ''جہانِ حمد'' ایک مکمل کتابی سلسلہ ہے۔ یہ اپنے موضوع اور مواد کے لحاظ سے یقیناً نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے۔ حمد و نعت کے حوالے سے اس میں چھپنے والے مقالے اور مضامین نہایت پر مغز دینی اور ادبی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ''جہانِ حمد'' بلاشبہ عرفانِ خداوندی اور عشقِ رسول ﷺ کا ترجمان ہے۔ توحید و رسالت پر مبنی اس کے مقالے اور مضامین روح کی تازگی و سرشاری کا بہترین ذریعہ ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ''جہانِ حمد'' کو وہ آب و تاب اور معیار و مقام عطا فرمائے جس کے لیے ادارہ ''جہانِ حمد'' دن رات کوشاں رہتا ہے۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: تنقید کا مقصد تخلیق کا معیار قائم کرنا ہے۔ تنقید چونکہ یہ بتاتی ہے کہ کوئی بھی ادب یا صنفِ سخن تخلیق کے کن مراحل سے گزری ہے، چنانچہ حمد و نعت کو تنقید نظر سے دیکھا جانا بہت ضروری ہے، بصورتِ دیگر یہی ہوگا کہ حمد و نعت کا جمعہ بازار کھل جائے گا اور ناپختہ مصرعے حمد و نعت

Marfat.com

کی صورت میں سامنے آتے رہیں گے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: ترویجِ حمد و نعت کے لیے حکومت سے التماس ہے کہ وہ ہر سال توحید و رسالت کے موضوع پر لکھی جانے والی کتاب پر صوبائی اور وفاقی سطح پر انعامات دینے کا اہتمام کرے، نیز توحید و رسالت پر مبنی رسائل و جرائد کے لیے کام کرنے والے ادارے حتی الوسع خدمت کا اہتمام کرے اس طرح معیاری حمد و نعت کی تخلیق کے کام میں سرعت اور وسعت پیدا ہو اور روحانی قدروں کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ایسے صحیح الفکر پاکستانیوں کی تعداد میں اضافہ ہو جو پاکستان کے بنیادی نظریے کے استحکام میں معاون ثابت ہوں۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا؟

ج: زندگی کی آخری تمنا یہ ہے کہ دربارِ رسالت مآب ﷺ ہو، زُبان پر درود و سلام ہو، دریں حالت جانِ حزیں جاں آفریں کے سپرد ہو جائے۔

یہی اک آرزو رہتی ہے ناظم دل کے گوشے میں ۔۔۔ سحر مکے میں طیبہ میں ہماری شام ہو جائے

س: اپنی مطبوعہ و غیرہ مطبوعہ کتابوں کی تفصلات بتائیں؟

ج: میری مطبوعہ کتاب صرف ''روحِ کونین ﷺ'' ہے، غیر مطبوعہ کتابیں ''نقشِ پا۔ حسن ازل۔ اور مہر نیر'' ہیں۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کرنے والوں کے بارے میں میرے تاثرات کچھ اچھے نہیں ہیں۔ میرے نزدیک حمد و نعت گوئی ایک سعادت ہے، مزدوری ہرگز نہیں۔ ہاں ریڈیو اور ٹیلی وژن مشاعروں میں دیے جانے والے اعزازیہ کے حق میں ہوں کہ یہ بغیر طلب کے دیا جاتا ہے۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر قرآن و حدیث سے آگاہی بہت ضروری ہے کیونکہ حمدیہ اور نعتیہ کلام کے مآخذ قرآن و حدیث ہی ہیں۔ اس کے علاوہ بقدر ضرورت عربی اور فارسی سے آگاہی بھی بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر مضامین نعت یں وسعت پیدا نہیں ہوگی، پھر لفظی و معنوی سرور بھی پیدا کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حمدیہ کلام لکھتے وقت کبھی خشیتِ الٰہیہ اور کبھی والہانہ جذبے سے مغلوب ہو کر آبدیدہ ہو جاتا

Marfat.com

ہوں۔ کبھی اچھا شعر موزوں ہو جائے تو وجدانی کیفیت بھی طاری ہو جاتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی بخششوں کے خیال سے سراپا شکر و سپاس بھی ہو جاتا ہوں۔

یہ عنایتیں تری بے طلب، یہ نوازشیں تری بے سبب   میں ہمہ سپاس مدام ہوں مرے لب پہ حرفِ سوال کیا

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: بارہا دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک حمدیہ مجموعہ بارگاہِ ایزدی میں پیش کروں۔ میرے لیے وہ ساعت بڑی ہی مبارک ہوگی جب میری اس خواہش کی تکمیل ہو رہی ہوگی۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز۔

ج: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش اسی صورت میں ختم ہو سکتی ہے کہ یہاں نظامِ مصطفیٰؐ کا نفاذ ہو جائے مگر اربابِ اختیار اس معاملے میں صادق نظر نہیں آتے۔ اور کچھ ہم بھی اس معاملے میں زیادہ مخلص نہیں۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم خود اپنے چراغ کو اپنی پھونکوں سے بجھاتے ہیں اور جب تاریکی چھا جاتی ہے تو یہ نعرہ بھی لگاتے ہیں۔

"کوئی چراغ جلاؤ بڑا اندھیرا ہے"

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

تو ارفعِ ادراک ہے بالائے زمیں ہے
تو قادر و قیّوم ، سدا دل کے قریں ہے

تو دور بہت دور ہے ، تو عرش نشیں ہے
کیا بوالعجبی ہے کہ ہر اک شے میں مکیں ہے

یہ بعد کہ پائیں نہ تجھے ڈھونڈنے والے
یہ قرب کہ ہر قلب میں تو راہ گزیں ہے

تو حُسنِ حریمِ ازل و کنزِ خفی بھی
تو معنیٔ مقصودِ ابد مایۂ دیں ہے

معبودِ ہمہ عالم و حاوی و توانا
کونین کی وسعت ترے ہی زیرِ نگیں ہے

"فی احسنِ تقویم" ترا حُسنِ مشیت
تو حُسنِ سراپا ہے حسینوں کا حسیں ہے

تو حاکمِ مطلق ہے بڑائی ہے تجھی کو
تیرے ہی سماوات ہیں تیری ہی زمیں ہے

ناعمؔ کی تمناؤں کا مرکز ہے فقط تُو
جُز تیرے بنا اور کوئی اس کا کہیں ہے

عثمان ناعمؔ

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

اور کیا چاہیے اے شانِ رسالت ﷺ مجھ کو
آپ ﷺ کے ذکر سے مل جاتی ہے راحت مجھ کو

آپ ﷺ کی شان کہ محبوب خُدا کے ٹھہرے
میری یہ شان کہ ہے آپ ﷺ سے نسبت مجھ کو

دھوپ آلامِ زمانہ کی لپکتی ہے جہاں
ڈھانپ لیتا ہے وہیں سایۂ رحمت مجھ کو

آپ ﷺ آئے تو سر افراز ہوئی یہ دُنیا
محفلِ زیست میں بخشی گئی عزّت مجھ کو

میں بھی شامل ہوں غلامانِ نبی ﷺ میں ناعؔم
مل گئی دیکھئے کونین کی دولت مجھ کو

عثمان ناعؔم

Marfat.com

محمد فیروز شاہ

نام	○	محمد فیروز شاہ
قلمی نام	○	〃 〃
ولادت	○	
پتہ	○	۲۲۱-K گانگوی، اسٹریٹ میانوالی

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ نعت	○	باوضو آرزو
اشاعت	○	۲۰۰۴ء
صفحات	○	۱۲۰
قیمت	○	۱۲۵ روپے
ناشر	○	پنڈی، اسلام آباد سوسائٹی راولپنڈی

Marfat.com

محمد فیروز شاہ

میانوالی

محمد فیروز شاہ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ پندرہ دسمبر انیس سو باون میں میانوالی شہر میں پیدا ہوئے۔ ان کا مجموعۂ نعت ''باوضو آرزو'' ۲۰۰۴ء میں شائع ہوا، شاہ صاحب نے راقم کو ایک نسخہ بھجوایا۔ راقم اس خلوص و محبت پر شاہ صاحب کا ممنون ہے۔ شاہ صاحب کے نعتیہ مجموعہ کا مطالعہ کیا، روح پرور اور دل میں اتر جانے والی شاعری پڑھ کر یوں محسوس ہوا کہ جیسے شاہ صاحب نے ایک گلدستہ ترتیب دیا جس میں جذبۂ ایمانی عقیدت و محبت کیف و سرور وجدانی کیفیات کو سمودیا ہو۔ فیروز شاہ عصر حاضر کے معروف نعت گویان اردو میں شمار کیے جاتے ہیں۔

فیروز شاہ کا حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں ۔

روشنی ، خوشبو کے خالق مالکِ ارض و سما
تیری ہستی کی مہک تقسیم کرتی ہے صبا
کائناتِ حسن میں جلوہ فگن تیری ضیا
سب منور ساعتوں کا عکس ہے تیری عطا

نعتیہ اشعار دیکھئے ۔

لکھا ہے دل پہ اسم گرامی حضور ﷺ کا
فیروز مل گیا ہے خزانہ سرور کا
اک روشنی زمان و مکاں میں بکھر گئی
آیا جو لمحہ سرورِ دیں کے ظہور کا

محمد فیروز شاہ کو ہم نے سوالنامہ بھجوایا، شاہ صاحب نے کرم فرمایا جوابات سے مستفید فرمایا۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

Marfat.com

ج: میں یوں بھی رب کریم کی بے کراں نعمتوں کا شکر گزار ہوتا ہوں کہ علم کی جو لہر میرے لہو میں موروثی حوالے سے اجالے بانٹ رہی تھی اس کو جولانیاں عطا کرنے والے بحرِ بیکراں اساتذہ گرامی بھی فقط نام کے استاد نہ تھے اپنے کام اور مقام کی مرتبت سے بخوبی آگاہ تھے۔ آگہی کا یہ سلسلہ جب میری حیات مستعار میں انوار بھرنے لگا تو روشنیوں کا ایک کارواں تھا جو میرے آنگن میں اتر آیا۔ وہی پُر سرور روشنی جو آنکھوں اور دلوں کو بیک وقت منور کردیا کرتی ہے۔ ہمارے اساتذہ فقط لفظ پڑھانے اور مہارتیں سکھانے ہی میں مہارت تامہ نہیں رکھتے تھے بلکہ کردار کو استوار کرنے اور انسان کو جادۂ کامران پر گامزن ہونے کا قرینہ بھی سکھاتے تھے۔ آج ہمارے دامن میں جو کچھ ہے۔ انہی کے سبب سے ہے ! الحمدللہ !

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: حمد تو حرفِ اوّل ہے۔ انسان بولنا، لکھنا اور پڑھنا سیکھتا ہے حرفِ آغاز ربّ بے نیاز کے اسم ذات سے ہی کرتا ہے اور اس کا ذکر اسکے محبوب پاک ﷺ کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ سو حمد و نعت تو لہو میں خوشبو کی طرح رواں دواں رہتی ہیں۔ باقاعدہ طور پر پہلی حمد میں نے چھٹی جماعت میں کہی اور پہلا شعر بھی میرا یہی تھا یعنی میری شاعری کا لمحۂ آغاز رب رحیم و کریم کی ثنا سے ہوا۔ تب وہ کسی بچوں کے رسالے میں چھپی بھی تھی۔ پھر نعت بھی کہی دوسرے روز ہی وہ کسی اخبار (غالباً روزنامہ ''تعمیر'' راولپنڈی) کے صفحۂ اطفال پر شائع ہوئی ان تخلیقات کے محرکات تو میری ذات کی سب جہات میں مستور تھے اب ظہور کی راہ ملی تو الفاظ کے جامے پہن کر عقیدتوں کا نگر آباد کرنے قرطاس پر اتر آئے میری خالہ بی بتاتی تھیں کہ میری امّی حضور نے کبھی مجھے درود شریف پڑھے بغیر دودھ نہیں پلایا تھا۔ والد محترم بسم اللہ کہہ کر ہاتھوں میں اٹھاتے، کھلاتے ایسی منزّہ فضا کی تربیت نے میرے قلم کو حمد و نعت کی خوشبو سے آشنا کیا تھا۔ آج بھی قلب و نظر میں اسی پاکیزہ منظر کا عکس جاگتا ہے تو لفظ عشقِ رسول ﷺ کی دوام برکتوں سے جگمگا اٹھتے ہیں۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: شاعری تو جزو یست از پیغمبری بنتی ہی اسی وقت ہے جب وہ حمد سے آغاز کرتی ہے۔ قدیم شعراء عظیم تھے کہ ان کے دواوین کی ابتداء حمد باری تعالیٰ سے ہوتی تھی۔ اب اگر شعراء و

Marfat.com

شاعرات کی توجہ ادھر کم ہوگئی ہے تو میں اسے تخلیقی زوال کی علامت کہوں گا۔ شاعر قوم کا دیدۂ بینا ہوا کرتا ہے اب ہماری قوم جس گہرے ملال میں مبتلا ہے اس کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ ہم نے اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کی بجائے اس سے روگردانی کرلی ہے سوز زندگی اور شاعری شرمندگی کے سفر پر ہیں اس کرب انگیز صورت حال میں اوجِ کمال پر ہیں وہ شعراء کرام کہ جن کا کلام حمد سے آغاز کرتا ہے۔ ایسی شاعری ایک اعزاز کی طرح زندہ رہتی اور زندہ رکھتی ہے۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: زبان کی گرہ جس کے نام پر کھلتی ہے۔ قلم جس کے اسم سے روانی کا اذن لیتا ہے۔ اور آنکھ جس عنوان پڑھنا، سیکھتی ہے، اسی سے تمام اصناف سخن اعتبارِ سخن حاصل کرتی ہیں۔ حمد تو کائناتِ سخن کا دروازہ ہے۔ کھل گیا تو اصنافِ سخن کو شرفِ اظہار عطا ہو سکے گا بلکہ میں تو حمد کو اصنافِ سخن کی کلید کہتا ہوں۔ جس کے بغیر کسی صنفِ تخلیق کو زندگی کی نوید نہیں ملتی۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: ہمارے کم مایہ بلکہ بے مایہ ہونے میں تو کسی شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ مگر رب ذوالجلال بڑا لج پال ہے اپنے حقیر پر تقصیر بندوں پر بھی رحم و کرم بے پناہ اور بے حد و حساب کرتا ہے۔ اس کے ہاں تو آنسو موتی بن جاتے ہیں کوئی رو کر تو دیکھے۔ دانائے راز نے کیا خوبصورت بات کہی تھی، خوب سیرت بھی!

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

سو میں سمجھتا ہوں ہم جس قدر بھی کم مائیگی اور ندامت کے احساس سے اپنے رب کریم کو پکاریں گے، اس کی رحمتِ بے کراں اس سے ہزاروں گنا زیادہ جوشِ کرم کے ساتھ اکرام و انعام کی برسات فرمائے گی۔ میں نے بھی کہا تھا

سنتے ہیں شفاف آئینے اسے پسند بہت ہیں
آنکھوں میں برکھارت آئی ہے اس دل کو دھولے

Marfat.com

تو بات یہ ہے کہ احساسِ ندامت کو آنسوؤں کی لڑیوں میں پرو کر حمدیہ اشعار کی سلک مروارید ترتیب دے لی جائے تو انوار کی بارش ہوتے دیر نہیں لگتی۔ رہی بات نعت کے حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی جانے کی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے کہ وسیلۂ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ تک رسائی کا ذریعۂ مقبول ہے۔ ہاں حمد گوئی میں اضافہ ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عشق کا تو مقصد ہی عشق الٰہی کی منزل تک پہنچنا ہے۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات واحساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: میں سب سے اور اب آپ سے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ لمحۂ قبول جانے کب نزول کرتا ہو۔ حرم کعبہ اور روضۂ رسول ﷺ کی زیارت سے بڑی بشارت اور ہو بھی کیا سکتی ہے۔ میری عقیدت کہتی ہے ۔

سامنے اہلِ محبت کے مدینہ آیا
اور پھر آنکھ میں ساون کا مہینہ آیا

س: اردو حمد ونعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: اردو حمد ونعت کے حوالے سے میری پسندیدہ شخصیات کی فہرست میں ان تمام کے اسمائے گرامی آتے ہیں جنہوں نے حمد ونعت لکھنے کی سعادت حاصل کی۔ عقیدت واحترام ناموں کی درجہ بندی مانع ہے کہ میرے نزدیک تو جس نے ایک لفظ بھی قلب وابستگی سے لکھا قابلِ صد احترام ہے۔ تاہم محترم پروفیسر حفیظ تائبؒ مرحوم ومغفور میری آئیڈیل شخصیت ہیں جنہوں نے اپنی تخلیقی اور عملی زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف حمد ونعت کر دیا۔ حیات بے ثبات لمحوں میں اخلاق وکردار، عجز وانکسار اور عشق باوقار کی روشنی اور خوشبو کا ایسا شاندار اثبات کرایا کہ ان سے ملنے والا ہر شخص ان کے علم وحلم اور عشقِ حقیقی میں ڈوب کر زندگی کو تابندگی دینے کی ان کی عظمت کا معترف ہو جاتا۔

س: کتابی سلسلہ ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اول کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: اس سلسلۂ نور وسرور کی چاندنی سے ابھی تک متمتع نہیں ہو سکا ہوں اسے اپنی کم نصیبی سمجھتا

Marfat.com

ہوں مگر اس کتابی سلسلہ کی تحسین ان لائقِ تکریم اہلِ علم وقلم سے سنتا آیا ہوں کہ جن کے لکھے اور کہے کا اعتبار ایک زمانہ کرتا ہے۔

س: کیا حمد ونعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: تنقید اور تنقیص کے مابین بنیادی فرق کو ہمیشہ مدنظر رکھا جانا چاہیے۔نقد ونظر تو ازل سے اہلِ فکر ونظر کا وطیرہ رہے ہیں۔انہی چراغوں سے راہوں میں اجالے بکھرتے ہیں۔یہ تو راستوں کے وہ چراغ ہیں جو منزلوں کا یقینی سراغ دیتے ہیں۔حمد ونعت موضوعی اعتبار سے بے حد باوقار اصنافِ سخن ہیں۔تاہم فنی تکنیک،اسلوبِ بیاں،لہجہ اور زبان،تراکیب کا استعمال،طرزِ تکلم،اندازِ تحریر اور تخلیق اظہار کے اعتبار سے صاحبانِ علم وقلم کے نوشتے عقیدتوں کے مضبوط رشتے استوار کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

س: ترویج وحمد ونعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: سو باتوں کی ایک بات تو یہ ہے کہ حکومت ان جرائد کی عملی (دامے،درمے،قدمے،سخنے) معاونت کرنے جو حمد ونعت کی ترویج کے لیے وقف ہو چکے ہیں۔الیکٹرانک میڈیا پر بھی دیانتدارانہ انداز میں حمد ونعت کے فروغ کے لیے اقدامات کئے جائیں مشاعروں میں لگے بندھے شعراء کو بار بار دعوت دینے کی بجائے پورے ملک سے ہر حمد ونعت گو شاعر کو اس کا حق دیا جائے۔اجارہ داریاں ختم کی جائیں اور ترویج حمد ونعت کے لیے کام کرنے والے سکالرز،مدیران اور اہلِ قلم کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جائے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج:

میرے قلب کو بھی نصیب ہوں تری ذات سے وہی نسبتیں
وہ جو عظمتیں تھیں اویسؓ کی، وہ جو رابطے تھے بلالؓ کے

س: محافل حمد ونعت یا حمدیہ ونعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: محافلِ حمد ونعت میں/حمدیہ ونعتیہ مشاعروں می رقم طے کر کے شرکت کرنا سوئے ادب ہے بلکہ میں تو اسے بے ضمیری بھی کہوں گا کہ یہ تو وہ مبارک مجالس ہیں جہاں زمانے بھر کی نعمتیں بٹتی ہیں اپنے جذبوں کی عرضیاں لے کر دربارِ سرکار میں پیش ہونے والے لوگ رقم کا روگ

Marfat.com

نہیں پالتے۔ کبھی کوئی درخواست گذار بھی اپنی عرضی داخل کرانے کی رقم طلب کرتا ہے؟ محبوب کی محفل میں تو دلی عقیدتوں کے پھول لے کر جانا اہلِ دل کا شعار ہے۔ اہلِ عشق کا اپنا ایک معیار ہوتا ہے۔ عشق تو سب کچھ قربان کرنے کا نام ہے۔ محبت کوئی تجارت تو نہیں ہوتی۔ تجارت ہو تو محبت نہیں ہوتی اور متذکرہ بالا محافل اہلِ محبت کی مجلسیں ہیں ۔ یہاں دنیاوی سکوں کا کیا کام؟ جہاں عشق کا سکہ چلتا ہو وہاں دنیاوی کرنسی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوا کرتا۔ یہاں تو صرف حضرت ابوبکرؓ صدیق کا دستور چلتا ہے ۔

پروانے کو شمع تو بلبل کو پھول ، بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسول بس

س: حمد و نعت لکھنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: عشق صادق وہ بنیادی لازمہ ہے جس کے بغیر لفظ بے مفہوم اور اشعار موہوم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ حرف کی حرمت اور جذبے کی تقدیس اسی اساسی اثاثہ سے مملو ہو کر خوشبو کی طرح نکھرتی ہیں اور ان کی تاثیر دلوں کو اپنی جاگیر بناتی چلی جاتی ہے۔

س: حمد یہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: ارادہ تو ایک جادہ ہوتا ہے۔ رب کریم کا حکم ہی منزل نصیبی کی سعادت عطا کرتا ہے۔ میرے خوابوں میں حمد یہ ادب کے ناطے کچھ گلابوں کی مہک جاگتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ "اردو حمد یہ ادب کا پاکستانی منظر نامہ" پر میرا خود سے کیا ہوا جامع کام کرنے کا وعدہ بارگاہ ایزدی سے اذنِ تکمیل کا شرف حاصل کر سکے۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: کچھ کیفیات ایسی ہوتی ہیں جن کا بیان لفظوں کی دسترس سے باہر ہوتا ہے۔ جذبہ و احساس میں سکون و سرور کا شہد گھولنے والا ہر تخلیقی عمل اپنے اظہار میں کچھ اسرار رکھتا ہے۔ راز کا اپنا ایک اعزاز ہوتا ہے۔ عزت و تکریم تقسیم کرنے والا دلوں کے بھید جانتا ہے اور انہیں منکشف بھی فقط انہی خوش بخت لوگوں پر کرتا ہے جن کے دلوں میں عشق کا موسم بہار اور والہانہ وارفتگیوں کا نکھار اپنا ایک اعتبار قائم کر چکا ہوتا ہے میں تو ایسے عظیم انسانوں کی خاکِ پا بھی چوم سکوں تو حاصلِ حیات سمجھوں گا مگر یہ ضرور ہے کہ رب رحیم و کرم کا درِ رحمت کھلتا ہے تو مجھ جیسے حقیر فقیر پُر تقصیر بھی خوابوں کی تعبیر پاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں بے طلب محبتوں کے

Marfat.com

عشق کے لہجے میں تحریر کرنا فقط عطا ہے کسی کا کمال نہیں۔ یہ تو جمالِ یار کے دیدار کے لیے ترستی نگاہوں کی عین خوش بختی ہے کہ ان کے آنگن میں صادق طلب کے سدا بہار پھول کھل اٹھیں اور یہ جاوداں موسم فقط اپنے خالق کے کرم سے ہی عطا ہوتے ہیں ایسے میں خوشبو اور چاندنی اک مک ہو کر دل ونگاہ میں اتر آتی ہیں۔ ذکرِ محبوب سے بڑھ کر اور کیا شے حیات کو مطلوب ہو سکتی ہے کہ اسی سے زندگی، تابندگی بنتی ہے۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: یہ تو میری زندگی کی وہ آرزو ہے جس کی خوشبو جینے کی امنگ کو تخلیقی ترنگ عطا کرتی ہے۔ پروانے کو شمع، بلبل کو پھول، چکور کو چاند اور مچھلی کو پانی کی چاہت کس قدر بے قرار کر دیتی ہے۔ آپ اہلِ دل ہیں ضرور جانتے ہوں گے بس ایسی ہی کسی بے چین ساعت کے ہمسفر ہو کر اپنے تخلیقی لمحوں کی سرخروشی کے لیے دعا گو ہوں۔ ''باوضو آرزو'' کی صورت مجموعۂ نعت کی سعادت کے لیے رب کریم کے حضور سراپا سپاس ہوں اب مجموعۂ حمد کے لیے زیست وقف کر رکھی ہے۔ سرکارِ دو جہاں کے وسیلے نے رب دو جہاں ملا ہے یقین کامل ہے یہ نعتیہ مجموعہ بھی کتاب حمد کی بشارت تک رسائی کا اعزاز حاصل کرنے کا سربلند جواز بنے گا۔ انشاء اللہ۔

گل رت نکھری ہر سو سرکار کے صدقے میں
پھولوں کو ملی خوشبو سرکار کے صدقے میں
فیروزؔ عمل تیرا کوئی بھی نہ تھا ایسا
اشعار ہوئے خوشرو سرکار کے صدقے میں

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

ج: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کا طریقہ فقط یہ ہے کہ وطنِ عزیز میں اسلام کا عالمگیر و عالم آرا نظام کا ملاً نافذ کر دیا جائے جس میں فرات کے کنارے مرنے والے کتے کے لیے بھی خلیفۃ المسلمین خود کو ذمہ دار سمجھتا ہے۔ انسان تو پھر انسان ہے۔ صرف یہی نظامِ حیات و حکومت ہے جو خلیفۂ وقت کو

Marfat.com

خوفِ خدا کی دولت سے معمور کر کے انسانوں کی فلاح پر موثر انداز میں مامور کرتا ہے۔ دوسری جانب عوام اپنے مالی، معاشی اور معاشرتی مسائل بطریق احسن حل ہوتے دیکھ کر طمانیت کی اس پر سرور کیفیت سے مسرور ہوتے ہیں جو دینِ حق ان کے دلوں اور عملوں میں نکھار دیتا ہے۔

س: اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیل بتائیں؟

ج: مطبوعہ :

''دریچہ'' (شاعری ۱۹۸۶ء) ۔ ''طلوع'' (شاعری ۱۹۸۹ء)

''تھل دریا'' (مضامین ۱۹۹۲ء) ۔ ''برنگِ خواب سحر'' (یادنگاری ۲۰۰۰ء) ۔

''شہرِ شب میں چراغاں'' (نثر پارے ۲۰۰۳ء) ۔ ''باوضو آرزو'' (نعتیہ کلام ۲۰۰۴ء)

زیرِ طبع وتدوین :

''پینگ'' (سرائیکی کلام) ۔ ''اقبال سمندر'' (اقبالیات)

''یاذوالجلال والاکرام'' (حمدیہ کلام) ۔ ''بے برگ شجر تنہا'' (شاعری) ۔

''اظہارِ افکار'' (انٹرویوز) ۔ ''روشنی اور خوشبو'' (مقالاو مطالعات حمد ونعت)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

سر جھکائیں گے ترے آگے تو ہوں گے سر بلند
جانتے ہیں اہلِ عشق اور مانتے ہیں عقل مند

تیرا جلوہ دیکھ لے جو ابرو آب و باد میں
کون سا منظر ہے پھر اس دیدہ بینا پہ بند

بندگی تا بندگی بنتی ہے اِک اس رمز سے
کیا تجھے مرغوب ہے اور کیا عمل ہے نا پسند

صبح کے دلدار منظر میں پرندوں کے نصیب
وردِ اسمِ پاک کی سرشاریوں سے ارجمند

آگہی ، فیروزؔ ، ہے ربّ العلیٰ کی ہی عطا
ورنہ مشتِ خاک کیا جانے مضر اور سود مند

محمد فیروز شاہ

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

باریابی سے ہو مشکبو آرزو
نعتِ محبوب ﷺ کی با وضو آرزو

ربِّ ارض و سما پر فشاں ہو سدا
مدحِ سرکار ﷺ کی چار سُو آرزو

نسبتوں کا تقرّب ہو گر آپ ﷺ سے
کوئی رہتی نہیں بے نمو آرزو

جس گدائی پہ شاہی بھی قربان ہو
اس کی کرتی رہی جستجو آرزو

زندگی کو بناتی ہے تابندگی
عشقِ سرکار ﷺ کی خوبرو آرزو

صبح سے شام اور شام سے صبح تک
عشقِ احمد ﷺ کی ہو آب جُو آرزو

تذکرہ کرکے اصحابِ خیرالوریٰ ﷺ
ہوگئی اور بھی خوبرو آرزو

ننگِ اسلاف ہوں گرچہ فیرؔوز میں
ہے مگر دل میں اک ہُو بہُو آرزو

محمد فیرؔوز شاہ

Marfat.com

یوسف طاہر قریشی

نام	○	محمد یوسف شاہ
قلمی نام	○	یوسف طاہر قریشی
ولادت	○	۱۹۵۲ء ، چنیوٹ
پتہ	○	بیت الہاشمیہ نزد جامع مسجد فاروقیہ عثمان آباد، چنیوٹ

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ نعت	○	روحِ عالم
اشاعت	○	۱۹۹۷ء
صفحات	○	۱۸۴
قیمت	○	۱۵۰ روپے
ناشر	○	نعت اکادمی، فیصل آباد

Marfat.com

یوسف طاہر قریشی

(چینیوٹ)

محمد یوسف شاہ... یوسف طاہر قریشی ۱۹ دسمبر ۱۹۵۲ء بروز جمعہ شہر چینیوٹ قریشی ہاشمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔اس جہانِ رنگ و بو میں جب آنکھ کھولی تو والدین کو صوم والصلوٰۃ کا پابند، تلاوت قرآن کا شیدائی پایا۔ ان کے والد محترم اللہ بخش قریشی متقی پرہیز گار اور تہجد گزار تھے۔یوسف طاہر قریشی نے ۱۹۶۷ء میں درس نظامی کا کورس مکمل کیا۔۱۹۷۴ء میں ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا۔پہلی حمد ۱۹۶۹ء میں کہی اور پہلی نعت ۱۹۷۵ء میں۔

یوسف طاہر قریشی کے مجموعۂ نعت ''روحِ عالم'' (غیر منقوط) کو ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء میں نعت اکادمی فیصل آباد نے شائع کیا۔نعت گوئی مشکل ہی نہیں بہت مشکل فن ہے چہ جائیکہ غیر منقوط نعت گوئی لیکن ہمارے یوسف طاہر قریشی اس امتحان میں اللہ کے فضل و کرم سے کامیاب رہے ہیں۔غیر منقوط مجموعہ ہائے نعت انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔سید امین علی۔راغب مراد آبادی۔لطیف اثر۔ شاعر لکھنوی۔یہ وہ نام ہیں جو صاحبِ کتاب نعت گویان اردو (غیر منقوطہ) ہیں۔

''روحِ عالم'' میں دو حمدیں شامل ہیں دوسری حمد کا ایک شعر ملاحظہ کیجیے ۔

سہل ہو راہِ مدحِ محمد ﷺ
مرے الٰہی مری دعا ہے

یوسف طاہر قریشی کی یہ دعا رنگ لائی اور پھر ان پر کرم کی بارشیں ہونے لگیں اور اس بارشِ رحمت میں طاہر قریشی کے چمن میں ۸۷ نعتوں کے پھول کھلے ان پھولوں کی مہک ''روحِ عالم'' میں محسوس کی جاسکتی ہے۔یوسف طاہر قریشی کا یہ یادگار شہہ پارہ دنیائے نعت میں یوسف طاہر قریشی کے نام کو چمکاتا رہے گا۔

Marfat.com

مولانا ولی رازی فرماتے ہیں۔

پورے مجموعے کو پڑھ کر دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ طاہر قریشی صاحب کو اللہ نے حسنِ ذوق وحسن اسلوب حسن ادائیگی سے خوب خوب نوازا ہے یہ مجموعہ ایک طرف ان کے حبِ رسول ﷺ کی علامت ہے اور دوسری طرف ان کی قدرت کلام کی دلیل ہے۔

حسنِ ذوق وحسنِ اسلوب رکھنے والے طاہر قریشی سے سوال وجواب آپ کی نذر کیے جاتے ہیں۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعراء وشاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: حمد باری تعالیٰ شعراوشاعرات نے بہت کم لکھی ہیں ممکنہ وجوہات؟ حمد باری تعالیٰ ہو یا توحیدِ رب العزت یہ وہی شخص بیان کر سکتا ہے۔ جس کا دل محبت الٰہی سے معمور اور بادۂ عشق الٰہی سے مخمور ہو تو انسانوں میں سب سے ممتاز اور افضل ترین انسان انبیائے کرام سب سے پہلے لوگوں کے سامنے حمد رب تعالیٰ اور توحید رب العزت بیان فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کی قدرت عظمت کبریائی اور خلاقیت ورزاقیت کھول کھول کر بتاتے تھے انبیاء کا سلسلہ اختتام پذیر ہوا تو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، بزرگانِ دین اور اولیائے کرام یہ فریضہ ادا کرتے رہے اور اب بھی کسی حد تک۔ یہ مبارک سلسلہ جاری اور ساری ہے۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: اللہ رب العالمین نے انسان کو دنیا میں اپنا خلیفہ اور نائب بنا کر بھیجا اور اس کی رہنمائی کے لیے انبیائے کرام کو وقتاً وقتاً مبعوث فرمایا انہوں نے آکر انسانوں کے سامنے اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کی اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کی دعوت دی صرف اسی کو عبادت کرنے اور اس کی اطاعت کرنے کی تلقین کی۔ ابتدائے آفرینش سے ہر زمانے اور ہر دور میں انبیائے کرام۔ اولیائے عظام بزرگان دین اللہ پاک کی حمد وتعریف کرتے رہے ہیں۔ نثر میں بھی نظم میں بھی۔ نثر میں تو تمام انبیائے کرام اور نظم میں کئی بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام۔ تو حمد اصناف سخن میں سے اہم ترین صنف ہے۔ شعر کی تاثیر بھی مسلم ہے۔ توحید رب العزت اور حمدِ باری تعالیٰ ہی سے انسان اپنے خالق ومالک کو پہچان سکا ہے اسی سے شب دیجور کی طرح سیاہ قلوب کو نورِ عرفان اور ضیائے معرفت نصیب ہوتی ہے۔

Marfat.com

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائگی احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: نعت کے مقابلے میں حمد کہنا آسان ہے۔ نعت لکھتے اور کہنے کی شرائط و قیود کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جن کے بغیر نعت نگار گمراہی کی وادیوں میں بھٹکنے لگتا ہے۔ درحقیقت نعت نگاری بڑا مشکل میدان ہے۔ کئی سخن ورانِ عظام نے مختصر اظہار پر ہی اکتفا کیا ہے۔ ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے ''اردو نعت میں ہندوستانی صنمیات کا اثر'' کے ضمن میں وید، رامائن اور مہابھارت کے حوالے سے جو نتائج مرتب کئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ دیوتاؤں کو مدح میں جو بھجن نظم کئے گئے ہیں ان کے مضامین میں دیوتاؤں کے حسب مراتب فرق نہیں کیا جاتا اور جوشِ عقیدت میں تخیل کو آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے اور بڑے دیوتا کی مدح کا بیان ایک ہی مضمون لیے ہوئے ہوتا ہے۔

۲۔ مذہبی یا روحانی پیشواؤں کو اوتار سمجھ کر انہیں خدائی صفات سے مختلف گردانا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ حصولِ مقصد کے لیے اکثر خدا کو ان کی محتاجی ہوتی ہے۔ ان عقائد و خیالات کے اثرات نعت پر بھی پڑے جہاں تک مضامین میں نعت کا تعلق ہے الوہیت اور نبوت کے اس فرق کو ملحوظ خاطر نہ رکھا گیا جو نعت گوئی کا پہلا لازم ہے۔ خدا اور رسولِ خدا ﷺ کے مقام اور صفات کو گڈمڈ کر دیا گیا۔ حفظ مراتب نظرِ انداز کرنے سے کئی ایسے شرکانہ خیالات بھی نعت میں در آئے جن کا اسلام کی تعلیمات سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ہندو تصوف و عقائد کے زیر اثر ہی مسلمان نعت گو شعراء نے رسالت کے ڈانڈے توحید سے ملا دیے اور حضور اکرم ﷺ کو احمد بے میم اور عرب بلا عین کہا جانے لگا اور بڑے بڑے شاعر بھی اس انتہائے غلو سے نہ بچ سکے جو آپ کی شانِ اقدس کے سراسر منافی ہے۔ اور شرکانہ عقیدہ کا شاعرانہ اندازِ اظہار ہے۔ اس کی ایک صورت تو ایسے اشعار ہیں جہاں خدا اور رسول ﷺ کی صفات اور اختیارات کے اظہار میں مسابقت اور مقابلے کی فضا پیدا ہوگئی اور دونوں کو ایک دوسرے کے بالمقابل کھڑا کر دیا گیا ہے جیسے شائق کے اس شعر میں ؎

Marfat.com

ہے خدا کو جس قدر اپنی خدائی پر گھمنڈ
مصطفیٰ کو اس قدر ہے مصطفائی پر گھمنڈ

دوسری صورت وہ ہے جہاں شاعرانہ انداز میں کبھی تشبیہ واستعارہ اور کبھی کنایہ سے شاعر نے اپنا زورِ تخیل اس اظہار میں صرف کر دیا ہے کہ نعوذ باللہ رسول اکرم ﷺ کی صورت میں خدا خود جلوہ گر ہے اس طرح میم کا پردہ اور میم کا گھونگھٹ کہہ کر بھی اشارہ و کنایہ میں حضور ﷺ میں خدا ہی کو دیکھنے اور دکھانے کی کوشش کی گئی ۔

پردہ میم میں چھپے ہیں حضور
ہم سے نزدیک ہیں ، نہیں کچھ دور

(صحو ابو العلائی)

میم کا رخ سے اٹھا کے گھونگھٹ
شکل دکھلا میرے پیارے احمد

(شائق حیدر آبادی)

یہاں تک کہ محسن کاکوروی کے ہاں بھی اس طرح کی مثال مل جاتی ہے ۔

کہاں اب جبہ سائی کیجیے کچھ بن نہیں پڑتا
احد کو کیجیے یا احمد بے میم کو سجدہ

(محسن کاکوروی)

اس عقیدہ کی تیسری صورت وہ ہے جہاں شاعرانہ کنایہ کا تعلق بھی ختم کر کے رسول خدا کو صاف طور پر خدا کہہ دیا گیا ہے۔اس ذیل میں آسی غازی پوری کا یہ شعر دیکھئے ۔

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہوکر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفیٰ ہوکر

بعض جگہ تو تصورِ وحدت کا باقاعدہ مذاق اڑایا گیا ہے۔مثلاً ۔

Marfat.com

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے

جو کچھ مجھے لینا ہے لے لوں گا محمد سے

نعت کے آداب کو نظر انداز کر کے اس طرح کے شعر جہاں انتہائے غلو کا مظاہرہ ہو اور قادرِ مطلق کے تمام اختیارات رسول ﷺ سے وابستہ کر دیے گئے ہوں اسلام کی بنیادی تعلیمات کے خلاف ہیں اور شانِ رسالت مآب ﷺ اور آپ کے ارشادات کے بھی سراسر منافی ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

''مجھے حد سے نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاریٰ نے مسیح علیہ السلام کے ساتھ کیا میں تو صرف خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں''۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کی فہرست بڑی طویل ہے مختصراً سرفہرست علامہ اقبال، ظفر علی خاں، ماہر القادری، عبدالعزیز خالد، حفیظ تائب، ڈاکٹر ریاض مجید، حافظ لدھیانوی، ضیاء القادری ہیں ان کے علاوہ سرور بجنوری، مسرور کیفی، راغب مراد آبادی، مظفر وارثی، ریاض حسین چودھری، تابش دہلوی، بہزاد لکھنوی، راجا رشید محمود ہیں اور پچھلے آٹھ دس سال سے جن شعراء نے حمد و نعت میں نام پیدا کیا ہے ان میں شاعر لکھنوی، صبا اکبر آبادی، لطیف اثر مرحوم، اور طاہر سلطانی شامل ہیں۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اس سے پہلے کہ میں حرم شریف اور روضۂ رسول پاک ﷺ میں حاضری کی بات کچھ عرض کروں ۱۹۸۱ء میں کہی ایک نعت کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

خدایا دور کر دے تو مدینے سے مری دوری

کرا دیدارِ طیبہ کا، تمنا دل کی ہو پوری

اجل کا وقت نا معلوم روضہ دیکھ لیتا میں

الٰہی دور کر دے تو مری ہر ایک مجبوری

اور ۱۹۸۴ء میں لکھی گئی ایک نعت کے اشعار۔

Marfat.com

ہر وقت ہے دل میں یہ حسرت اے کاش مدینہ جاتے ہم
ایمان کو ملتی اک نزہت اے کاش مدینہ جاتے ہم
تصویر سعادت کی بنتے ، تفسیر مسرت کی بنتے
اس روح کو ملتی اک راحت اے کاش مدینہ جاتے ہم
افسوس رہے گا اے مالک دیدار سے گر محروم رکھا
آواز لگائے گی تربت اے کاش مدینہ جاتے ہم
آرام سکوں اور راحت کے فردوس کے رمنوں میں پھرتے
تسکین کی پاتے ہم دولت اے کاش مدینہ جاتے ہم
توحید کے پھولوں کی باسیں اس شہر میں ہیں ہر سمت بسی
محفوظ ہے کرتی ہر نکہت اے کاش مدینہ جاتے ہم

میں اللہ رب العالمین کا کن الفاظ میں شکر ادا کروں کہ جس ذات تبارک و تعالیٰ نے ۱۹۹۰ء میں میری دعاؤں کو عروس قبولیت سے ہمکنار کر دیا اور حج کی سعادت سے نوازا اور میری ان حسرتوں کے محل مکمل کر دیے جن کا اظہار میں نے کئی نعتوں میں اور ۱۹۸۵ء میں لکھی ایک نعتیہ مسدس میں کیا تھا چند بند ملاحظہ فرمائیں ۔

خدا نے چاہا تو کبھی مدینہ ہم بھی جائیں گے　　بہشت زار بے خودی سے لطف ہم اٹھائیں گے
حبیب کردگار کے ترانے گنگنائیں گے　　کبھی وہ دن بھی آئیں گے کبھی وہ دن بھی آئیں گے
فضائے شہر مصطفیٰ ﷺ کا لطف ہم اٹھائیں گے
کبھی وہ دن بھی آئیں گے کبھی وہ دن بھی آئیں گے

کریں گے دید کعبہ ہم مسرتوں کے دوش پر　　کریں گے اپنے سر کو خم عبادتوں کے دوش پر
چلیں گے رب کے گھر کو ہم عقیدتوں کے دوش پر　　بہار تازہ ہو نصیب رحمتوں کے دوش پر
دلوں کو نور دید سے ہم پر ضیا بنائیں گے
کبھی وہ دن بھی آئیں گے کبھی وہ دن بھی آئیں گے

Marfat.com

نبی کا وہ جو شہر ہے حسین کائنات ہے وہاں کا روز روزِ عید، شب، شب برات ہے

سرور بار کیف بار محفلِ حیات ہے جو دن وہاں ہیں عنبریں تو مشکبار رات ہے

درِ نبی پہ نعت ایک پیش کرکے آئیں گے

کبھی وہ دن بھی آئیں گے کبھی وہ دن بھی آئیں گے

مگر...... جب وہ مبارک و باسعادت دن آگئے اور روضۂ رسول پر حاضری کی سعادت اندوزی ہوئی تو قلب پر ادب واحترام اور جلال و جمال کا ایک ایسا عجیب اور اچھوتا غلبہ طاری ہوا کہ نعت پیش کرنے کے بجائے درود وسلام کا تحفہ پیش کرسکا اور تلاوتِ قرآن سے ان ساعتوں کو جگمگا سکا۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: جہانِ حمد عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ اس سے پہلے میں نے اپنی حیاتِ مستعار میں کبھی کوئی ایسا مجلّہ و رسالہ نہیں دیکھا جو کہ اوّل سے آخر تک وقفِ حمدِ الٰہی ہو۔ کہیں کہیں نعتِ رسول مقبول بھی اپنی ضو ریزیوں کے ساتھ جلوہ گر ہو۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے اس لحاظ سے دیکھنا چاہیے کہ ان کے اندر کہیں عبد و معبود کا امتیاز ختم تو نہیں کر دیا گیا۔ خصوصاً نعت میں دیکھا جائے گا کہ اس میں کسی بھی مرحلے پر اللہ اور رسول کے احکام کے خلاف تو کوئی مضمون نہیں آ گیا۔ ہر وہ شعر جو ''شرک'' کی معمولی سی بو لئے ہوئے ہو یا جس میں آنحضرت ﷺ کی طرف خدائی صفات منسوب کی گئی ہوں یا اس کا کوئی شائبہ پایا جاتا ہو وہ درحقیقت نعت نہیں سرکارِ دو عالم ﷺ کے سات (معاذ اللہ) بغاوت ہے۔ امیر مینائی کا مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ فرمائیں ۔

مختارِ کل ہو، مالکِ روزِ جزا ہو تم

رحمت کا ہے مقام کہ خاصِ خدا ہو تم

جناب امیر مینائی جیسے شاعر جو نعت و مدحت کے حوالے سے مشہور و معروف ہیں وہ بھی بعض اوقات احتیاط ملحوظ نہیں رکھ سکے اب ''مالکِ روزِ جزا'' مالک یوم الدین...... کا ترجمہ ہے جو سورۃ فاتحہ میں بجا طور

Marfat.com

پر اللہ تعالیٰ کی صفت خاص بیان کی گئی ہے۔اس کا استعمال غیر اللہ کے لیے خواہ مجازی معنی میں ہو انتہائی خطرناک ہے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: حکمرانوں خصوصاً بنی عباس کے خلفا اور مغل بادشاہوں کے زمانہ میں علماء، شعرا، ادباء اور صاحب فن کی زیارت و حج کے لیے بھیجا جاتا تھا انہیں مختلف انعامات سے نوازا جاتا تھا، اور آج کل کے حکمرانوں میں یہ صفات اور خوبیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ حمد و نعت لکھنے والے اہل قلم کے کلام کو سرکاری خرچ پر شائع کرنے کا اہتمام کرے۔ ان کو باری باری ہر سال حج پر بھیجا جائے ان کے لیے وظائف جاری کیے جائیں۔ حمد و نعت کے موضوع پر مجموعہ ہائے کلام شائع ہوں ان پر انعامات تقسیم کیے جائیں حمدیہ مشاعروں کا رواج ڈالا جائے بزم ''جہانِ حمد'' کراچی کے روح رواں طاہر سلطانی نے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے شروع کیے ہیں یہ ایک خوش آئند اقدام ہے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: زندگی کی اہم اور آخری تمنا یہ ہے۔

الٰہی نجنا من کل ضیق
بجاہ المصطفیٰ مولی الجمیع
وھب لی فی مدینتھا اقرار
بایمان و دفن را بقیع

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: مطبوعہ کتابیں:۔ نعتوں کے گلاب۔ طیبہ کی گلیاں (کتابچہ) باغیچہ۔ روحِ عالم (غیر منقوط نعتیہ مجموعہ۔

غیر مطبوعہ کتابیں:۔ خوشبو کا سفینہ۔ بہارِ مدینہ۔ رشک یوسف۔ کاروانِ نور۔ نغماتِ مدینہ۔ سراجاً منیراً۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

Marfat.com

ج: نعت گو، نعت خواں حضرات خواہ کتنے ہی غریب و بے کس کیوں نہ ہوں ان کی خودی اور اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ وہ رقم طے نہ کریں صاحبِ خانہ خوشی سے جو نذرانہ پیش کر دیں وہ قبول کر لیں اور حمد و نعت صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لیے ہو۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: حمدیہ ادب کے حوالے سے ایک حمدیہ مجموعے مرتب کرنے کا ارادہ ہے۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حمدِ الٰہی لکھتے وقت دل پر ایک ایسا اچھوتا کیف و سرور طاری ہو جاتا ہے جس کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن و محال ہے۔ دل اللہ پاک کی عظمت و کبریائی کے انوار سے درخشندہ و تابندہ ہو جاتا ہے حریم قلب میں محبتِ الٰہی کی تجلیات جگمگانے لگتی ہیں جس سے قربِ الٰہی کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اعمال صالحہ کا شوق اجاگر ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی نافرمانی و معصیت سے نفرت ہو جاتی ہے۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: جہانِ حمد کے دو تین شمارے پڑھ کر دل میں یہ خواہش انگڑائیاں لینے لگی ہے کم سے کم ایک مجموعہٗ حمد بارگاہ خالق السمٰوٰت والارض میں ضرور پیش کیا جائے۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارت کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

ج: اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رشوت، ناجائز سفارش، قتل و اغوا کا بازار تب بے رونق و سرد ہو گا جب ہر امیر اور ہر غریب رعایا اور حکام کے دلوں میں خوف خدا۔ فکرِ آخرت باہمی اتفاق پابند نماز۔ تقویٰ و توکل۔ استغنا۔ مضبوط و ایمان و یقین جیسی صفات کامل درجہ میں پیدا ہو جائیں گی اور ان صفات کے پیدا کرنے کا ذریعہ صحبت صالحین۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر اور دعوت الی اللہ ضروری عناصر ہیں۔ دعوت الی اللہ کا کام سیکھنے کے لیے اور اسے بطریق احسن ادا کرنے کے لیے ہمیں خود بھی اللہ کی راہ میں نکلنا ہو گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دے کر نکالنا ہو گا تبلیغ دین کے لیے تن من دھن قربان کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ہو گا۔ اللہ پاک نے امت محمدیہ

Marfat.com

کے مسلمانوں کو تمام دنیا کے انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے۔ قرآنِ مجید میں رب حمید نے تمام مسلمانوں کو بہترین امت قرار دیا ہے۔ ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے اور گناہوں سے پرہیز اور اللہ پاک کی نافرمانی اور اعلانیہ بغاوت سے توبہ کرنا چاہیے اور دوسروں سے توبہ کروانی چاہیے۔ ہمیں اپنی چوبیس گھنٹے کی حیاتِ مستعار کو احکامِ پروردگار اور سنت رسول کردگار کے مطابق گزارنا ہوگا۔ امتِ محمدیہ کے مومنین کی زندگی کا مقصد خود دین سیکھ کر، ایمان سیکھ کر، یقین سیکھ کر عبادت سیکھ کر، اخلاقِ حسنہ سیکھ کر دوسروں کو یہ تمام چیزیں سکھانا ہے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا اور احیائے کلمۃ اللہ کی خاطر اپنی تمام استعداد اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے۔ تمام انسانوں سے کچھ نہ چاہنا اور انہیں محض رضائے الٰہی کے لیے راہِ ہدایت پر ڈالنا۔ ان کی خیر خواہی کرنا کہ وہ جہنم سے بچ جائیں اور جنت میں جانے والے بن جائیں۔ رات کو اللہ پاک کی بارگاہِ اقدس میں رو رو کر پوری امت کی ہدایت اور فلاح و نجات کے لیے دعائیں کرنا اور دن کو دعوت الی الخیر دینا مقصدِ زندگی ہے۔

ان گنت محفلیں محروم چراغاں ہیں ابھی
کون کہتا ہے کہ ظلمات نے دم توڑ دیا

(ساغر صدیقی)

زندہ یوں رہیئے کہ مرجانے کے بعد
زندگی کا حق ادا ہوتا رہے

محمد یوسف شاہ...... یوسف طاہر قریشی
بیت الھاشمیہ، نزد جامع مسجد فاروقیہ
عثمان آباد۔ چنیوٹ

☆☆☆

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

مدح اک اللہ ہی کی اوّل کروں گا
وہ اللہ ہے حمد ہر دم لکھوں گا
وہ ہے مالک الملک مالک ہمارا
اسی اک کے آگے ہی سر کو دھروں گا
دوارہ کھلا ہے اسی کا سدا ہی
سدا اس کے در کا گدا ہی رہوں گا
کرے گا مرے کام وہ سہل سارے
دعا اک اسی سے ہی دائم کروں گا
کھلائے گا اک اک کلی آس کی وہ
سدا آس اس سے لگائے رکھوں گا
کرے گا مدد وہ کرے گا کرم وہ
سدا حمد گر اس کا طاہر رہوں گا

یوسف طاہر قریشی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

محمد ہے صدر العلیٰ اللہ اللہ
محمد ہے صدر الوریٰ اللہ اللہ
محمد صراطِ کرم اللہ اللہ
محمد صراطِ ہدیٰ اللہ اللہ
محمد ہے ماہِ حرم اللہ اللہ
محمد حرم کی صدا اللہ اللہ
سرورِ سراسر طہورِ سراسر
محمد کی ہر اک ادا اللہ اللہ
محمد مطہر رسولِ الٰہی
محمد مکرم سدا اللہ اللہ
محمد ہی اک محرمِ سرِّ عالم
محمد ہے منبرِ ہدیٰ اللہ اللہ

یوسف طاہر قریشی

Marfat.com

صلاح الدین ناصرؔ

نام	○	صلاح الدین
قلمی نام	○	صلاح الدین ناصر
ولادت	○	۲۸ر اپریل ۱۹۲۹ء پٹیالہ
پتا	○	۸، ایسٹ/۶۵، اسٹریٹ۔ نیو یارک ۱۰۰۲۱

☆☆☆☆☆

مجموعہ ہائے حمد ونعت ○ (۱) عقیدت کے پھول

(۲) یہ میری عقیدت

(۳) گنبدِ خضرا

اشاعت	○	۲۰۰۱ء
صفحات	○	۱۱۸
قیمت	○	درج نہیں
ناشر	○	دارالکتاب اینڈ کمپوزنگ سینٹر
		لیاقت روڈ، راولپنڈی

Marfat.com

صلاح الدین ناصر

راولپنڈی

محمد ہمارا بہت محترم
خدا کا ہے پیارا خدا کی قسم

اُجالا زمانے میں اُس سے ہوا
وہی کملی والا ہے شمعِ ھدا

وہ مونس ، وہ محسن ، طبیب الم
بہت محترم ہے بہت محترم

سبق زندگی میں ہمیں یہ ملا
اُسے پالیا تو خدا بھی ملا

ثنا اُس کی ناصر ، کبھی ہو نہ کم
بہت محترم ہے بہت محترم

ہماری دعا ہے کہ اللہ رب العزت، ناصر صاحب کے حمدیہ اور نعتیہ گلہائے عقیدت کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے اور صلاح الدین ناصر صاحب کے فکر و تخیل کو بلندیاں عطا فرمائے۔ آمین

بہت محترم ہے بہت محترم، کا نعرہ بلند کرنے والے صلاح الدین ناصر پر اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے دیکھیں نہ یہ کرم نہیں تو پھر اور کیا ہے کہ دو مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ دو مجموعہ ہائے حمد و نعت بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش کر چکے ہیں۔ عقیدت کے پھول، یہ میری عقیدت، تیرا مجموعۂ انتخاب

Marfat.com

نعت، گنبد خضریٰ، اس کتاب میں ناصر صاحب نے وہ تمام حمدیہ اور نعتیہ کلام یکجا کر دیا جو نیویارک میں ادارہ تبلیغ اسلام کے زیرِ اہتمام منعقدہ نعتیہ مشاعروں میں پڑھا گیا۔ ان نعتیہ مشاعروں کے انعقاد کا سہرا صلاح الدین ناصر کے سر ہے، میں نے کہا نہ کہ یہ بڑے کرم کی بات ہے، بقول جگر۔

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں

صلاح الدین ناصر صاحب مکۃ المکرمہ، مدینۃ المنورہ کی زیارت کے علاوہ ترکی، عمان، امریکہ، لندن، تہران، بیروت، دمشق، وغیرہ کا دورہ بھی کر چکے ہیں، آج کل امریکہ کے شہر نیویارک میں ریٹائرڈ زندگی گذار رہے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اصل ڈیوٹی اب شروع ہوئی ہے، چونکہ ناصر صاحب اب بھرپور طریقے سے حمد و نعت گوئی کی راہوں پر رواں دواں ہیں تو دوسری طرف وہ دیارِ غیر میں فروغِ حمد و نعت کے سفیر کا بہترین کردار ادا کر رہے ہیں۔ صلاح الدین ناصر صاحب اپنی بیگم نسیم اختر صاحبہ کے ہمراہ پاکستان تشریف لائے، انہوں نے اپنے بڑے بیٹے، عمران ناصر کے گھر پر قیام کیا۔ عمران ناصر کی جواں سال بیٹی کا پونے اٹھارہ برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ میں جناب صلاح الدین ناصر اور عمران ناصر صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہوں اور اس بچی کے لیے دعا گو ہوں۔

قارئین محترم! دیارِ غیر میں مقیم سفیر حمد و نعت،، صلاح الدین ناصر صاحب سے ان کے صاحبزادے عمران ناصر کی قیام گاہ گلشن اقبال کراچی میں انٹرویو کیا جو آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرا نام صلاح الدین ہے، تخلص ناصر، ۲۸/ اپریل ۱۹۲۹ء میں بسی پٹھاناں سابقہ ریاست پٹیالہ، ہندوستان میں پیدا ہوا۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں والدین کے ہمراہ پاکستان ہجرت کی۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: جون ۱۹۴۸ء میں میٹرک کیا اور ۱۹۶۳ء میں گارڈن کالج راولپنڈی سے ایم اے کیا۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: ۱۹۶۹ء میں حج کی سعادت حاصل کی اور پہلی نعت بھی اسی سنہ میں انقرہ میں کہی۔

اپنے مولا تک رسائی ہو گئی
گویا سجدوں کی کمائی ہو گئی

اس کے بعد میں کوئی نعت نہ کہہ سکا، ۱۹۸۹ء میں ہم دوسرا حج ادا کرنے گئے، حج ادا کر رہے تھے میں نے ملتزم کو پکڑ کر یہ دعا کی کہ مولا مجھے اپنے محبوب کی نعت کہنے کی توفیق عطا فرما اور پھر اللہ

Marfat.com

کا کرم ہوا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

پہلی حمد میں نے ۱۹۸۹ء اکتوبر میں کہی۔

میرے خدا ثنا تیری میرا نصیب ہے
دھڑکن کے مثل تُو بھی تو میرے قریب ہے

س: حمد باری تعالیٰ، شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: اصل میں اللہ تعالیٰ کے وحدانیت اور بڑائی کا اقرار تو ہم کرتے ہیں، لیکن نبی کریم ﷺ سے جو انسیت و محبت ہے اس کا اظہار کچھ زیادہ ہوتا ہے۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: شاعری کے مختلف اصناف ہیں اور جو لوگ ایسا کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو حمد و نعت سے رغبت نہیں رکھتے۔ اور میری نظر میں تو یہ صنف ہے۔

س: حمد کے فیوض و برکات کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟

ج: میرے نزدیک حمد کہنا آسان بنسبت نعت کے کیوں کہ نعت میں اگر شاعر حدود سے ذرا بھی آگے بڑھتا ہے تو ثواب کے بجائے عذاب کا حقدار بن جاتا ہے۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: مولانا احمد رضا خان بریلوی، پروفیسر اقبال عظیم، اعظم چشتی، سید حنیف اخگر ملیح آبادی۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: الحمد للہ یہ سعادت دو مرتبہ حاصل ہوئی۔ اس سے ایمان کو جلا ملی ہے اور دوسری مرتبہ خاص طور سے مجھ پر کرم ہوا اور حمد و نعت کہنے کا سلسلہ دراز ہوا۔

مدینے میں عالم جو ہم دیکھتے ہیں
فرشتے بھی جنت میں کم دیکھتے ہیں
(حنیف اخگر)

س: ”جہانِ حمد“ عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟

ج: حمد و نعت کے سلسلے میں مذہبی معلومات کے حوالے سے ”جہانِ حمد“ ایک ایمان افروز اور

Marfat.com

معلوماتی سلسلہ ہے جو آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بہترین حوالہ بنے گا۔

س: ترویج حمد و نعت کے لئے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: حکومت کو باقاعدہ مذہبی جرائد و رسائل کی معاونت کرنی چاہیے اور خود حکومتی سطح پر اس قسم کے اقدام کرنے چاہیے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

یارب میری نگاہ کو اتنی رسائی دے
دیکھوں جدھر حضور کا جلوہ دکھائی دے
ناصر کو تختِ شاہی کی حاجت نہ آرزو
یارب درِ رسول کی مجھ کو گدائی دے

یہی تمنا ہے اور یہی آرزو ہے۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لئے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: یہ سلسلہ قطعی ناجائز ہے یہ دین کا معاملہ ہے اس میں ہر آدمی کو ذوق و شوق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اس کا معاوضہ طلب کرنا انتہائی گھٹیا فعل ہے اور یہ لوگ اپنی تمام نیکیوں اور عبادات کو ضائع کرتے ہیں۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کی کبریائی اس کے رحیم و کریم ہونے کا احساس رہتا ہے، وہی غفور الرحیم ہے وہی رازق ہے اس کو لاشریک سمجھ کر ہی حمد کہتے ہیں۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہیے؟

ج: ہر کلام کو تنقیدی نقطہ نگاہ سے دیکھنا چاہیے، کلام کے محاسن بیان کیے جائیں اور خامیوں کی نشاندہی کی جائے۔ حمد و نعت کو زیادہ فنی خامیوں کے بجائے نفس مضمون یعنی عقیدت و محبت کے جذبۂ اظہار پر نظریں مرکوز رکھیں۔

س: نیویارک میں آپ نے نعتیہ مشاعروں کی داغ بیل ڈالی اس سلسلے میں آپ کو کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی۔

ج: کافی شعرا اس سلسلے میں تعاون کر رہے ہیں میں شعرا کرام کی تعداد سے مطمئن نہیں ہوں۔ لیکن نا امید بھی نہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ سلسلہ دراز ہوگا۔ شعرا حضرات خود کو نعت کہنے کا اہل نہیں سمجھتے ہیں جبکہ یہ ان کی انکساری و عاجزی ہے تاہم میں نعت گو شعرا حضرات کی تعدا میں اضافے

Marfat.com

کے لیے کوشاں ہوں۔

اب حمدیہ ونعتیہ مشاعرے کینیڈا، شکاگو وغیرہ میں بھی منعقد ہو رہے ہیں۔

س: صلاح الدین ناصر صاحب، آپ سے درخواست ہے کہ آپ "جہانِ حمد" کی تشہیر و ترقی کے لیے امریکہ میں اپنا کردار ادا کریں؟

ج: انشاء اللہ میں "جہانِ حمد" کے ساتھ ہر ممکن تعاون کروں گا اور امریکہ میں اسے متعارف کرانے کی پوری پوری کوشش بھی کروں گا۔

ناصر صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے کراچی میں بے انتہا مصروفیات کے باوجود ہمیں وقت دیا۔

صلاح الدین ناصر

۸، ایسٹ ۱۶۵ اسٹریٹ۔ نیویارک۔ ۱۰۰۲۱

فون: (۲۱۲)۸۷۹۔۸۶۰۰

(۷۱۸)۹۳۲۔۹۴۲۹

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

اے خدائے انس و جاں ممکن نہیں تیری ثناء
علم ہے محدود میرا ، عقل سے تو ماوریٰ
علم و حکمت کے لئے بھیجے ہیں تو نے انبیاء
جن کے عرفاں سے شہود و غیب کا عُقدہ کھلا
آتشِ نمرود کو گلزار جب تو نے کیا
تیری قدرت اور وحدت کا ہمیں نکتہ ملا
راز سب سمجھا دیئے مہر شفاعت کی عطا
تو نے یوں محبوب ﷺ کو مختار ہر عالم کیا
تو ہے خالق ،تو ہے رازق ،تو ہے مالک ،اے خدا
اور صلاح الدین ناصرؔ کو ہے تیرا آسرا

صلاح الدین ناصرؔ

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

خدائے پاک کا مظہر مرے محمد ﷺ ہیں
تمام خلق کے رہبر مرے محمد ﷺ ہیں
طہور و طاہر و اطہر مرے محمد ﷺ ہیں
کمالِ حُسنِ منوّر مرے محمد ﷺ ہیں
خدا نے رحمتِ عالم بنا دیا اُن کو
خدا کے پیارے پیمبر مرے محمد ﷺ ہیں
وہی حکیم دو عالم، وہی طبیب جہاں
علاج ہر دلِ مضطر مرے محمد ﷺ ہیں
اُنہی کا ذکر ہے جذب و سرور کا باعث
سکونِ روح سرا سر مرے محمد ﷺ ہیں
اُنہی کے دم سے ملے گی نجات اے ناصؔر
خوشا کہ شافع محشر مرے محمد ﷺ ہیں

صلاح الدین ناصؔر

Marfat.com

Monthly
Armughan-e-Hamd
Redg. No. SS 1163 Karachi

مکتبہ سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتبِ حمد و نعت و اسلامی کتب کا مرکز

جہانِ حمد کمپوزنگ سینٹر:
اردو، عربی اور انگلش کمپوزنگ

قابل اور تجربہ کار
کمپوزر صاحبان کے زیرِ نگرانی

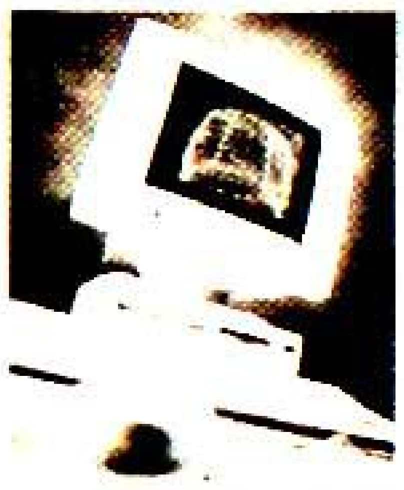

انٹرنیٹ اور فیکس
کے ذریعے کام کی سہولت موجود ہے۔

مناسب اجرت

شعراء و ادبا حضرات اپنی تصانیف کی چھپائی کے لیے فکر مند نہ ہوں
کمپوزنگ سے بائنڈنگ تک کے تمام مراحل ہمارے ذمہ ہوں گے۔
متوازن بجٹ میں معیاری کتاب ہمارا نصب العین ہے

جہانِ حمد پبلیکیشنز | ماہنامہ ارمغانِ حمد — اردو میں حمد کے موضوع پر اولین ماہنامہ | جہانِ حمد — اردو میں حمد کے موضوع پر اولین کتابی سلسلہ

رابطہ
طاہر حسین سلطانی 0300-2831089
حافظ محمد نعمان طاہر 0302-2200485
محمد سلیمان طاہر 0346-2038230

نوشین سینٹر دوسری منزل، کمرہ نمبر ۱۹، اردو بازار، کراچی۔ فون/فیکس: 021-2210869

ای میل tahirsultani@gmail.com

Marfat.com

شاعر حمد و نعت طاہر سلطانی کی تصنیفات

اردو میں حمد کے موضوع پر

اولین ماہنامہ و کتابی سلسلہ

مدیر:

طاہر حسین طاہر سلطانی

الحمدللہ! ماہنامہ ''ارمغان حمد'' کے ۳۷ شمارے ''جہان حمد'' کے ۱۶ شمارے
شائع ہو کر اہل علم و قلم سے پذیرائی حاصل کر چکے ہیں

ماہنامہ ''ارمغان حمد'' اور ''جہان حمد'' کے چند شماروں کا عکس

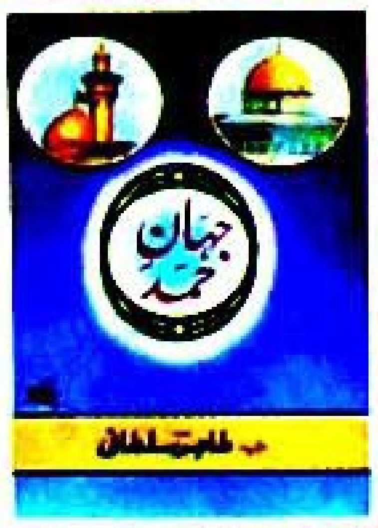

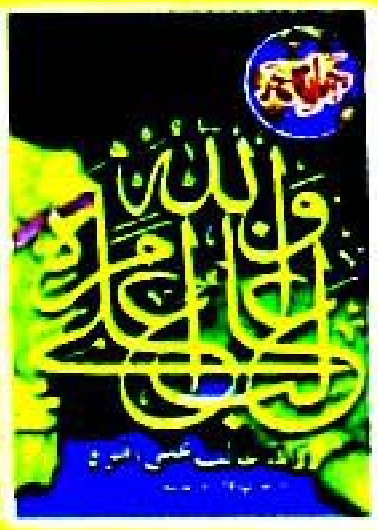
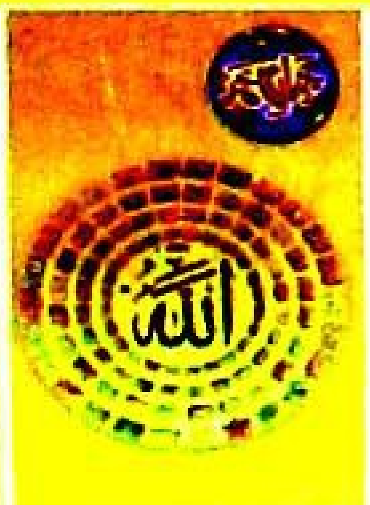

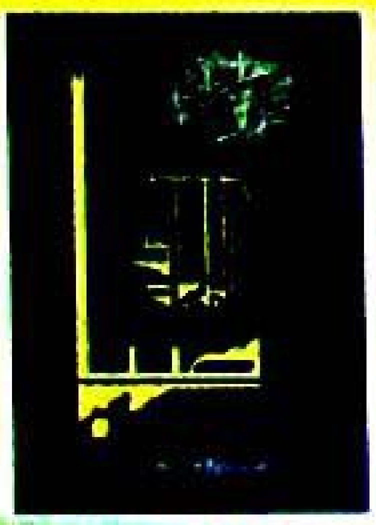

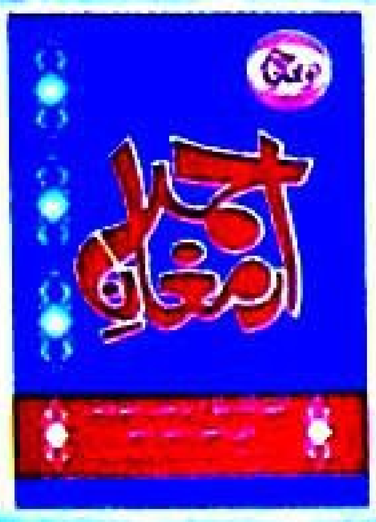

Marfat.com